طبعۂ ثانیہ

تاریخ عروج الاسلام

ترجمہ

التاریخ الکامل للعلامہ ابی الحسن علی بن ابی الکرم محمد بن محمد بن عبدالکریم بن عبدالواحد الشیبانی

المعروف بہ ابن الاثیر الجزری الملقب بہ عز الدین رحمہ اللہ

جس مین ابتداے خلقت اور انبیاء اللہ اور اقوام عرب و عجم کا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم و خلفاے راشدین

و بنی امیہ و بنی عباس اور نیز تمام روے زمین کے سلاطین اسلامیہ اور اقوام معاصرین کا بیان ۶۲۸ھ

تک کا ایسے شرح و بسط سے لکھا گیا ہے کہ تقریباً ایسی ایسی پچاس جلدون مین یہ کتاب ختم ہوگی

جلد ہفتم

جس مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات ابتداے سنہ ۵ ھجری روز وفات تک کے درج ہین

اور جس کا

مولوی محمد عبدالغفور خان صاحب متوطن رامپور مترجم سررشتہ علوم و فنون سرکار نظام

نے

عربی سے اردوے سلیس مین ترجمہ کیا

اور مطبع مفید عام آگرہ مین باہتمام محمد قادر علیخان صوفی چھپا

سنہ ۱۳۱۹ھ مطابق ۱۹۰۱ء

حق طبع محفوظ ہے . . . . قیمت فی جلد تین روپے

عروج الاسلام

اُردو ترجمہ التاریخ الکامل للعلامہ ابن الاثیر الجزری

اسکی تقریباً پچاس جلدین ہونگی۔ اور پوری کتاب کی قیمت سو روپیہ ہے۔ اور اگر کوئی جدید موانع
پیش نہ آگئے تو ۱۳۲۲ہجری کے اختتام سے پہلے یہ ختم ہوجائینگے۔ لیکن ابھی اسکی صرف
ذیل کی جلدین طبع ہوئی ہین۔ اور وہ ہمارے پاس سے مل سکتی ہین جو صاحب چاہین بذریعہ
پوسٹ کارڈ قیمت بھیجکر یا بذریعہ قیمت طلب پارسل طلب فرماسکتے ہین محصول وغیرہ ذمہ خریدار ہے

جلد اوّل مین آفرینش عالم و آدم سے حضرت موسی علیہ السلام سے پیشتر تک کے انبیا اور اونکے معاصر
عرب و عجم کی قومون اور بادشاہون کا حال مندرج ہے۔ ۲۵۱ صفحہ قیمت فی جلد عصا

جلد دوم مین حضرت موسی علیہ السلام سے لیکر اکثر انبیا اور سلاطین بنی اسرائیل کا بیان حضرت عیسی علیہ السلام کی وفات
تک کا اور نیز شاہان ایران۔ توران مین مصر بابل مین یونان اور اقوام عرب کا درج ہے ۲۶۱ صفحہ قیمت فی جلد عصا

جلد سوم مین حضرت عیسی سے بعد کے بزرگان دین اور بقیہ بادشاہان روم و فارس اور اقوام عرب کے عراق مین آباد ہونے اور
حیرہ کی سلطنت کا اور نیز امراے عرب اور قوم قریش کی قوت کا اور نیز ولادت باسعادت محمد رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کا حال قلمبند کیا گیا ہے۔ ۲۹۱ صفحہ قیمت فی جلد سے **جلد چہارم** مین اہل عرب کی اون لڑائیوں کا
بیان کیا گیا ہے جو اونکے درمیان ایام جاہلیت مین ہوئی ہین۔ اور جس سے عرب کی قدیمی حالت دکھائی دیتی ہے۔ اسمین
عربی کے کثرت سے اشعار مع ترجمہ لکھے گئے ہین ۲۷۰ صفحہ قیمت فی جلد عصا **جلد پنجم** مین بھی ایام عرب کی لڑائیان
اور اونکے اشعار مع ترجمہ ہین۔ اور ایک شجرہ انساب بھی دیا گیا ہے جس سے عرب کے قبائل کے انساب معلوم ہوتے ہین۔ یہ جلد رجب مین
تیار ہوجائیگی **جلد ششم** مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آبا و اجداد کرام کا اور بعثت و نبوت اور اشاعت اسلام کا اور نیز
سنہ ۲ ہجری تک کے غزوات سید انام کا حال تحریر کیا گیا ہے۔ ۲۷۶ صفحہ قیمت فی جلد سے **جلد ہفتم** مین رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے بقیہ غزوات کا بیان وفات سید کائنات تک مندرج ہے قیمت فی جلد سے **جلد ہشتم** مین حضرت ابوبکر الصدیق
کی خلافت بابرکت اور مرتدین عرب کے قلع و قمع اور ابتدائی فتوحات اسلامیہ کا ۲۲ جمادی الثانی سنہ ۱۳ ہجری یعنی روز وفات
حضرت ابوبکر تک بیان ہے صفحہ قیمت فی جلد دو روپیہ

المشتہر عبد الغفور خان رامپوری باغ محی الدین بادشاہ حیدر آباد دکن

باب ختم

سنہ ۵ ھ

۱ رسول اللہ کا بی بی زینب سے زید کے طلاق دینے کے بعد نکاح کرنا۔

اس سنہ ہجری مین رسول اللہ صلعم نے زینب بنت جحش سے نکاح کیا تہا جو رسول اللہ کی پہوپی کی بیٹی تہین - زینب کے شوہر رسول اللہ کے مولی زید بن حارثہ تہے - اور اونہین زید بن محمد بہی کہا کرتے تہے رسول اللہ صلعم ایک روز زید بن حارثہ کے پاس گئے - دروازہ پر کمل کا پردہ پڑا ہوا تہا - ہوا چل رہی تہی کہ مین پردہ اوپر کو اوٹھہ گیا - اور آپ کی نظر زینب پر جا پڑی - زینب اوسوقت ننگی تہین - رسول اللہ اون (کے حسن) کو دیکھکر تعجب مین رہ گئے - اور زید زینب سے کراہت کرنے لگے - اور پہر اون سے قربت نکر سکے - اور رسول اللہ صلعم کے پاس آکر اون سے اپنا حال بیان کیا - اور کہا مین جانتا ہون کہ آپ کا کچہہ زینب کی طرف خیال ہے - رسول اللہ نے فرمایا نہین واللہ مجہے کچہہ خیال نہین ہے - پہر رسول اللہ نے اون سے کہا کہ

تم اپنی بی بی کو اپنے پاس رکھو۔ اور خدا سے ڈرو۔ مگر زید نے نہ مانا۔ اور اونہین طلاق دیدی ۔
اور اونکے ایام عدت گذر گئے۔ پہر رسول اللہ صلعم پر وحی نازل ہوئی۔ اور آپ نے فرمایا کون شخص
ہے جو زینب کو جاکر یہ بشارت دے کہ اللہ تعالی نے اونہین میرے نکاح مین دیا ہے۔
اور پہر آپ نے یہ آیت پڑھکر سب لوگون کو سُنائی وَاِذْ تَقُوْلُ لِلَّذِیْٓ اَنْعَمَ اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَاَنْعَمْتَ عَلَیْہِ اَمْسِکْ عَلَیْکَ زَوْجَکَ وَاتَّقِ اللّٰہَ وَتُخْفِیْ فِیْ نَفْسِکَ مَا اللّٰہُ مُبْدِیْہِ
وَتَخْشَی النَّاسَ وَاللّٰہُ اَحَقُّ اَنْ تَخْشٰہُ ؕ فَلَمَّا قَضٰی زَیْدٌ مِّنْھَا وَطَرًا زَوَّجْنٰکَھَا لِکَیْ
لَا یَکُوْنَ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ حَرَجٌ فِیْٓ اَزْوَاجِ اَدْعِیَآئِھِمْ اِذَا قَضَوْا مِنْھُنَّ وَطَرًا ؕ وَ
کَانَ اَمْرُ اللّٰہِ مَفْعُوْلًا ؕ مَا کَانَ عَلَی النَّبِیِّ مِنْ حَرَجٍ فِیْمَا فَرَضَ اللّٰہُ لَہٗ ؕ سُنَّۃَ
اللّٰہِ فِی الَّذِیْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلُ ؕ وَکَانَ اَمْرُ اللّٰہِ قَدَرًا مَّقْدُوْرَا ۨ الَّذِیْنَ یُبَلِّغُوْنَ
رِسٰلٰتِ اللّٰہِ وَیَخْشَوْنَہٗ وَلَا یَخْشَوْنَ اَحَدًا اِلَّا اللّٰہَ ؕ وَکَفٰی بِاللّٰہِ حَسِیْبًا ؕ مَا کَانَ
مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِکُمْ وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ ؕ وَکَانَ اللّٰہُ بِکُلِّ
شَیْءٍ عَلِیْمًا (اے پیغمبر اوس بات کو یاد کرو۔ کہ تم اوس شخص کو (یعنی زید بن حارثہ کو) سمجہاتے
تہے جس پر اللہ نے (اوسے مسلمان کرکے) اپنا احسان کیا اور تم بہی اوس پر احسان کرتے
رہے۔ کہ اپنی بی بی زینب کو اپنی زوجیت مین رہنے دے۔ اور اللہ سے ڈر۔ اور اوس
بات کو (کہ زید اوسے طلاق دیدے تو مین اوس سے نکاح کرون) دل مین چہپاتے تہے۔
جس کو آخر کار اللہ ظاہر کرنے والا تہا۔ اور تم اِس معاملہ مین لوگون سے ڈرتے تہے۔ اور خدا اسکا
زیادہ حقدار ہے کہ تم اوس سے ڈرو۔ پہر جب زید اوس عورت سے بے تعلق کر چکا (یعنی
طلاق دیدی اور عدت کی مدت پوری ہوگئی) تو ہم نے تمہارے ساتہہ اوس عورت کا نکاح
کر دیا۔ تاکہ تمام مسلمانون کے لیپالک جب اپنی بیبیون سے بے تعلق ہوجائین تو مسلمانون

کے لئے اون عورتون سے نکاح کر لینے مین کوئی حرج نہ رہے - اور خدا کا حکم تو ہو ہی کر رہتا ہے اللہ نے پیغمبر کے لئے جو بات ٹھیرا دی ہو اوس کے کرنے مین پیغمبر کے لئے کچھہ مضایقہ کی بات نہین ہے جو پیغمبر پہلے ہو چکے ہین اون مین بھی یہی عادت رہی ہے (کہ اون پر خدا نے نکاح کے بارہ مین تنگی نہین کی) اور خدا کے جتنے کام ہین ایک امر تقدیری ہین - جو روز ازل سے ٹھیرے ہوے ہین - وہ اگلے پیغمبر اِس صفت کے تہے کہ خدا کے پیغام لوگون کو پہونچاتے اور خوف خدا رکھتے تہے اور خدا کے سوا کسی سے نہین ڈرتے تہے (تو اے پیغمبر تم کیون ڈرو) اور حساب اعمال کے لئے اللہ بس ہے - (وہ سب سمجھہ لیگا - لوگو) محمد تمہارے مردون مین سے کسی کے باپ نہین ہین (تو زید کے کیون ہون) وہ تو اللہ کے رسول ہین (اور خطون کی مہرون کی طرح) سب پیغمبرون کے آخر مین ہین - بہی اللہ تمام چیزون کے حال سے واقف ہے -)

اِسی وجہ سے بی بی زینب رسول اللہ صلعم کی دوسری بیبیون پر فخر کیا کرتی تہین - اور کہتی تہین کہ تمہین تمہارے گہروالون نے نکاح مین دیا ہے - اور مجہے اللہ تعالیٰ نے آسمان سے آپ کے نکاح مین دیا ہے[۵۱] -

۲ غزوہ دومۃ الجندل اور عیینہ سے مصالحت اور سعد کی ماں کا انتقال

اِسی سال کے ربیع الاول مہینے مین دومۃ الجندل کا غزوہ ہوا ہے - اوسکا سبب یہ ہوا تہا کہ رسول اللہ صلعم نے سنا تہا کہ وہان مشرکین کے کچھہ لوگ جمع ہوے ہین - آپ اون پر چڑہ کر گئے - مگر وہان لڑائی نہین ہوئی - مدینہ پر آپ اِس وقت سباع بن عرفطہ الغفاری کو خلیفہ کر کے گئے تہے - اور اِس غزوہ مین مسلمانون کو اونٹ اور غنیمت لوٹ مین ملی تہی -

سعد بن عبادہ کی ماں اِسی وقت مری تہی - جب کہ سعد رسول اللہ کے پاس اِس غزوہ مین تہے

اسی سنہ ہجری مین رسول اللہ صلعم نے عیینۃ بن حصن الفزاری سے مصالحت کرلی تہی۔

غزوہ الخندق جسے غزوہ الاحزاب بہی کہتے ہین

۳ بنی النضیر کا قریش اور غطفان کو رسول اللہ پر چڑہا کر لانا

یہ غزوہ شوال سنہ ہجری مین ہوا ہے۔ اس کا سبب یہ ہوا تہا کہ بنی النضیر کے کچہہ یہودیون نے جن مین سلّام بن ابی الحقیق و حُیّی بن اخطب وکنانۃ الربیع بن ابی الحقیق وغیرہ بہی تہے رسول اللہ صلعم کے برخلاف احزاب اور گروہون کو جمع کیا تہا۔ یہ لوگ پہلے قریش کے پاس مکہ مین آئے۔ اور اونہین رسول اللہ صلعم کی لڑائی کے لیئے برانگیختہ کیا۔ اور کہا کہ ہم تمہارے ساتہ ہین جب تک کہ محمد کا استیصال نہ ہو جائے ہم تمہین نہین چہوڑین گے۔ اونہون نے کہا بہت اچہا پہر وہ غطفان کے پاس گئے۔ اور اونہین بہی رسول اللہ کی لڑائی کے لیئے اوبہارا۔ اور اون سے کہا کہ قریش بہی اس باب مین اونکے ساتہ ہین۔ وہ بہی راضی ہوگئے۔

پہر قریش نکلے۔ اون کا قائد اور سپہ سالار ابوسفیان بن حرب تہا اور غطفان بہی نکلے۔ اون کا سردار عیینۃ بن الحصن بنی فزارہ پر اور حارث بن عوف بن ابی حارثۃ المرّی مرہ پر اور مسعود بن رخیلۃ الاشجعی اشجع پر تہا۔

۴ رسول اللہ کا سلمان فارسی کے اشارہ سے مدینہ کے گرد خندق کا کہودنا اور سلطنت فارس و روم وغیرہ کے فتح کی بشارت مسلمانون کو اور منافقین کے نفاق کا ذکر۔

جب رسول اللہ صلعم نے یہ حال سنا تو آپ نے مدینہ کے گرد خندق کہودنے کا حکم دیا۔ یہ رائے سلمان الفارسی نے دی تہی۔ اور یہ پہلا ہی موقع تہا کہ سلمان فارسی رسول اللہ صلعم کے ساتہ کسی موقع مین شریک ہوا تہا۔ اسوقت وہ حُر تہا۔ اس خندق کے کہودنے مین ثواب کیلئے اور نیز اس غرض سے کہ مسلمانونکو اسکی کہودنے کی ترغیب ہو رسول اللہ خود بہی شریک ہوئے تہے

اسوقت منافقین کے کچھ لوگ رسول اللہ صلعم کے علم کے بغیر چھپ چھپ کر یہان سے بہاگ جاتے تھے تب یہ آیت نازل ہوئی انما المؤمنون الذین اٰمنوا باللہ ورسولہ واذا کانوا معہ علیٰ امر جامع لم یذہبوا حتیٰ یستاذنوہ ان الذین یستاذنونک اولٰئک الذین یومنون باللہ ورسولہ فاذا استاذنوک لبعض شانہم فاذن لمن شئت منہم واستغفر لہم اللہ ان اللہ غفور رحیم لا تجعلوا دعاء الرسول بینکم کدعاء بعضکم بعضا قد یعلم اللہ الذین یتسللون منکم لواذا فلیحذر الذین یخالفون عن امرہ ان تصیبہم فتنۃ او یصیبہم عذاب الیم (سچے مسلمان تو وہی ہین جو اللہ اور اوسکے رسول پر ایمان لائے ہین۔ اور جب کسی ایسی بات کے لئے جسمین لوگون کے جمع ہونے کی ضرورت ہو پیغمبر کے پاس ہوتے ہین تو جب تک پیغمبر سے اجازت نہ لین اوس کے پاس سے اُٹھ کر دوسری جگہ نہین جاتے۔ اسے پیغمبر جو لوگ ایسے مواقع مین تم سے اجازت لے لیتے ہین حقیقت مین وہ ہی لوگ ہین جو سچے دل سے اللہ اور اُسکے رسول پر ایمان لائے ہین۔ تو جب یہ لوگ اپنے کسی ضروری کام کے لئے تم سے جانے کی اجازت طلب کیا کرین تو تم ان مین سے جس کو مناسب سمجھ کر چاہو چلے جانے کی اجازت دیدیا کرو۔ اور خدا کی جناب مین اونکی مغفرت کے لئے دعا بھی کرو۔ بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے مسلمانو جب پیغمبر تم مین کسی کو بلائین تو اونکے بلانے کو آپسمین معمولی بلانا نہ سمجھو جیسا تم مین ایک کو ایک بلایا کرتا ہے اللہ اون لوگون کو خوب جانتا ہے جو تم مین سے چھپ کر پیغمبر کے پاس سے بے اجازت سٹک جاتے ہین۔ تو جو لوگ رسول اللہ کے حکم کی مخالفت کرتے ہین اونکو اس بات سے ڈرنا چاہئیے کہ کہین اونپر کوئی آفت نہ آپڑے یا اون پر کوئی اور عذاب دردناک نہ آ نازل ہو) اور جب مسلمانون کو کوئی

ضرورت ہوتی کہ اوسکو بغیر کئے چارہ نہ ہوتا تو وہ رسول اللہ صلعم سے اذن حاصل کرتے اور اپنا کام جاکر کرآتے تھے۔ اور پھر رسول اللہ پاس آکر حاضر ہوتے تھے چنانچہ اس باب مین بھی اللہ تعالیٰ کے بیان سے یہ آیت نازل ہوئی۔ انما المومنون الذین اٰمنوا باللہ و رسولہ (جو اوپر مع ترجمہ لکھدی گئی)

اور رسول اللہ نے خندق کو مسلمانون کے درمیان تقسیم کیا تہا۔ جب سلمان کے حصّہ کی نوبت آئی تو مہاجرین اونہین اپنے ساتھ شریک کرتے تھے اور انصار اپنے ساتھ لیتے تھے اور کہتے تھے کہ وہ اونہین سے ہین۔ اس پر (دلدہی کے لئے) رسول اللہ نے فرمایا۔ کہ سلمان ہم مین سے اور ہمارے اہل بیت مین سے ہے۔ رسول اللہ نے یہ قاعدہ مقرر کیا تہا۔ کہ ہر دس آدمیون مین چالیس گز خندق کہودنے کے لئے دی تہی۔ اسی لئے سلمان حذیفہ نعمان بن مقرن عمرو بن عوف اور چہہ انصار ایک ہی جگہ کام کرتے تھے۔ اتفاقاً وہان ایک چٹان نکل آئی۔ کہ جس سے کدال ٹوٹ گیا اونہون نے نبی صلعم سے یہ حال بیان کیا۔ آپ وہان خندق مین اُترے۔ اور آپ کے ساتھ سلمان بھی اُترا پھر آپ نے کدال لیا اور ایسی زور سے چٹان پر مارا کہ اوسے توڑ دیا۔ اور اوسمین سے ایک بجلی چمکی کہ جس سے مدینہ کے دونو لابہ دکہائی دے گئے (لابہ سنگستانی زمین کو کہتے ہین۔ اور مدینہ کے پاس یہ دو قطعہ مشہور ہین) یہ دیکہکر رسول اللہ صلعم نے اور جو مسلمان حاضر تھے اونہون نے تکبیر کہی۔ پہر دوسری مرتبہ جب کدال مارا تو بھی ایسی ہی بجلی چمکی۔ اور ایسے ہی تیسری دفعہ بھی چمکی۔ پہر جب پتھر ٹوٹ گیا تو رسول اللہ صلعم اوپر نکل آئے۔ سلمان نے رسول اللہ سے پوچہا کہ آپ نے اس بجلی مین کیا دیکہا۔ فرمایا کہ مجھے اس کی پہلی روشنی مین حیرہ اور قصور کسریٰ دکہائی دیے۔ اور جبریل نے مجھ سے کہا کہ میری امت اُس پر قبضہ کرے گی۔

اور دوسری چمک مین مجھے شام اور روم کے سرخ قصور دکھائی دیے۔ اور جبریل نے کہا کہ
یہ بھی آپ کی امت کو ملین گے۔ اور تیسری چمک مین صنعا کے قصور نظر آئے۔ اور جبریل نے کہا
کہ یہ آپ کی امت کو دیے جائین گے۔ تم سب لوگ خوش ہو جاؤ۔ اس سے مسلمان خوش ہو گیے
مگر منافقین کہنے لگے لوگو تمہین محمد کے ان جھوٹے وعدون سے تعجب نہین آتا۔ وہ تم سے
کہتا ہے کہ یثرب مین بیٹھے بیٹھے وہ حیرہ اور مدائن کسری کو دیکھتا ہے۔ اور کہتا ہے کہ تم
اونہین فتح کرو گے۔ حالانکہ تم کو اتنی بھی طاقت نہین ہے کہ تم مدینہ سے نکل کر میدان مین
دشمنون کا سامنا کرو۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی وَاِذْ يَقُولُ الْمُنَافِقُونَ وَالَّذِينَ فِي
قُلُوبِهِمْ مَرَضٌ مَا وَعَدَنَا اللّٰهُ وَرَسُولُهُ اِلَّا غُرُورًا ۝ وَاِذْ قَالَتْ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ
يَا اَهْلَ يَثْرِبَ لَا مُقَامَ لَكُمْ فَارْجِعُوا وَيَسْتَاْذِنُ فَرِيقٌ مِنْهُمُ النَّبِيَّ
يَقُولُونَ اِنَّ بُيُوتَنَا عَوْرَةٌ وَمَا هِيَ بِعَوْرَةٍ اِنْ يُرِيدُونَ اِلَّا فِرَارًا ۝ وَلَوْ
دُخِلَتْ عَلَيْهِمْ مِنْ اَقْطَارِهَا ثُمَّ سُئِلُوا الْفِتْنَةَ لَآتَوْهَا وَمَا تَلَبَّثُوا بِهَا اِلَّا يَسِيرًا ۝
وَلَقَدْ كَانُوا عَاهَدُوا مِنْ قَبْلُ لَا يُوَلُّونَ الْاَدْبَارَ وَكَانَ عَهْدُ اللّٰهِ مَسْئُولًا ۝
قُلْ لَنْ يَنْفَعَكُمُ الْفِرَارُ اِنْ فَرَرْتُمْ مِنَ الْمَوْتِ اَوِ الْقَتْلِ وَاِذًا لَا تُمَتَّعُونَ
اِلَّا قَلِيلًا ۝ قُلْ مَنْ ذَا الَّذِي يَعْصِمُكُمْ مِنَ اللّٰهِ اِنْ اَرَادَ بِكُمْ سُوءًا
اَوْ اَرَادَ بِكُمْ رَحْمَةً ۝ وَلَا يَجِدُونَ لَهُمْ مِنْ دُونِ اللّٰهِ وَلِيًّا وَلَا نَصِيرًا ۝
قَدْ يَعْلَمُ اللّٰهُ الْمُعَوِّقِينَ مِنْكُمْ وَالْقَائِلِينَ لِاِخْوَانِهِمْ هَلُمَّ اِلَيْنَا وَلَا يَاْتُونَ
الْبَاْسَ اِلَّا قَلِيلًا ۝ اَشِحَّةً عَلَيْكُمْ ۝ فَاِذَا جَاءَ الْخَوْفُ رَاَيْتَهُمْ يَنْظُرُونَ اِلَيْكَ
تَدُورُ اَعْيُنُهُمْ كَالَّذِي يُغْشٰى عَلَيْهِ مِنَ الْمَوْتِ فَاِذَا ذَهَبَ الْخَوْفُ سَلَقُوكُمْ
بِاَلْسِنَةٍ حِدَادٍ اَشِحَّةً عَلَى الْخَيْرِ اُولٰئِكَ لَمْ يُؤْمِنُوا ۝ فَاَحْبَطَ اللّٰهُ اَعْمَالَهُمْ

وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا - يَحْسَبُوْنَ الْاَحْزَابَ لَمْ يَذْهَبُوْا ۚ وَاِنْ يَّاْتِ الْاَحْزَابُ يَوَدُّوْا لَوْ اَنَّهُمْ بَادُوْنَ فِي الْاَعْرَابِ يَسْاَلُوْنَ عَنْ اَنْۢبَآئِكُمْ ۖ وَلَوْ كَانُوْا فِيْكُمْ مَّا قٰتَلُوْٓا اِلَّا قَلِيْلًا ۔ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَذَكَرَ اللّٰهَ كَثِيْرًا ۔ وَلَمَّا رَاَ الْمُؤْمِنُوْنَ الْاَحْزَابَ قَالُوْا هٰذَا مَا وَعَدَنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَصَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَمَا زَادَهُمْ اِلَّآ اِيْمَانًا وَّتَسْلِيْمًا ۔ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ فَمِنْهُمْ مَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّنْتَظِرُ وَمَا بَدَّلُوْا تَبْدِيْلًا ۔ لِّيَجْزِيَ اللّٰهُ الصّٰدِقِيْنَ بِصِدْقِهِمْ وَيُعَذِّبَ الْمُنٰفِقِيْنَ اِنْ شَآءَ اَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۔ وَرَدَّ اللّٰهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِغَيْظِهِمْ لَمْ يَنَالُوْا خَيْرًا ۭ وَكَفَى اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ الْقِتَالَ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ قَوِيًّا عَزِيْزًا ۔ (اور جب کہ منافق اور وہ لوگ جن کے دل مین شک کی بیماری تھی کہنے لگے کہ خدا اور اوس کے رسول نے جو ہم سے وعدہ کیا تہا وہ بالکل دہوکا ہی دہوکا تہا - اور جب اون مین سے ایک گروہ نے کہا - کہ مدینہ کے لوگو تم سے اِس جگہ دشمن کے مقابلہ مین نہین ٹھیرا جاسے گا - تو بہتر ہے کہ لوٹ چلو - اور اون مین سے لگے کچھ لوگ پیغمبر سے اجازت مانگنے اور کہنے کہ ہمارے گھر غیر محفوظ ہین - حالانکہ وہ غیر محفوظ نہین - بلکہ اون کا ارادہ تو صرف بہاگنے کا ہی ہے - اور اگر ایسے ہی لشکر مدینہ کے اطراف وجوانب سے ان پر آگہسین اور اون سے فساد برپا کرنے کو کہا جاے تو یہ فی تامل فساد برپا کردین - اور اسپنے گہرون مین کچھ یون ہی سا توقف کرین تو کرین حالانکہ یہی لوگ اس سے پہلے خدا سے عہد کر چکے تہے - کہ ہم دشمن کے مقابلہ مین پیٹھ نہ پہیرین گے - اور ان لوگون نے جو خدا کے ساتھ عہد کیا تہا اوس کی تو ان سے باز پرس ہو کر ہی رہے گی -

اے پیغمبر تم ان لوگون سے کہو اگر تم موت یا قتل کے خوف سے بہاگتے ہو تو یہ بہاگنا تم کو ہرگز کچہہ فائدہ نہ دے گا - اور اگر بہاگ کر بچ بہی گئے - تو بس یہی نا کہ دنیا مین چند روز اور رہ لوگے - اے پیغمبر ان لوگون سے کہو کہ اگر خدا تمہارے ساتہہ برائی کرنی چاہے تو کون ایسا ہے جو تم کو اوس سے بچا سکے - یا تم پر اپنا فضل کرنا چاہے تو کون ایسا ہے جو اوسے روک سکتا ہے - اور خدا کے سوا نہ تو کسی کو اپنا حمایتی ہی پائینگے اور نہ کسی کو اپنا مددگار ہی پائین گے مسلمانو خدا تم مین سے اون منافقون کو خوب جانتا ہے - جو دوسرون کو لڑائی مین شریک ہونے سے روکتے اور اپنے بہائی بندون سے کہتے ہین - کہ لڑائی سے الگ ہو کر ہمارے پاس چلے آؤ - اور وہ خود بہی تمہارے ساتہہ بخیلی رکہتے ہین جنگ مین حاضر نہین ہوتے - مگر تہوڑی دیر کے لئے - تو اے پیغمبر جب کوئی خوف کا موقع پیش آتا ہے تو اونکو دیکہتے ہو کہ تم کو دیکہتے ہین - اون کی آنکہین ہین کہ چارون طرف گہومی چلی جاتی ہین - جیسے کسی پر سکرات موت کی بیہوشی طاری ہو - پہر جب خوف دور ہو جاتا ہے اور مسلمانون کی فتح ہو جاتی ہے تو مال غنیمت پر گرے پڑتے ہین اور دلخراش باتین کرکے تم پر طعنہ مارتے ہین - یہ لوگ شروع سے ایمان لائے ہی نہین - تو اللہ نے جو کچہہ عمل انہون نے کئے بہی تہے اونہین اکارت کر دیا - اور اللہ کے نزدیک یہ ایک آسان بات ہے - باوجودیکہ محاصرہ کرنے والے لشکر محاصرہ اوٹہا کر چل بہی دیے ہین مگر یہ ابہی تک یہی خیال کر رہے ہین کہ یہ لشکر ابہی نہین گئے - اور اگر دشمنون کے لشکر پہر آموجود ہون تو یہ چاہین گے کہ کسی طرف دیہات مین نکل جائین اور بیٹہے بیٹہے تمہارے حالات دریافت کرتے رہین - اور اگر کسی مجبوری سے اون کو تم مین رہنا پڑے تو دشمنون سے نہ لڑین - مگر تہوڑی دیر کیلئے مسلمانون تمہارے لئے اور خاصکر اون کے لئے جو اللہ اور آخرت کے عذاب سے ڈرتے اور کثرت سے یاد الٰہی کیا کرتے تہے

پیروی کرنے کو رسول اللہ کا ایک عمدہ نمونہ موجود تھا - اور جب سچے مسلمانون نے
دشمنون کے گروہون کو دیکھا تو بول اوٹھے یہ تو وہی موقع ہے - جو خدا اور اوس کے رسول نے
ہمین پہلے سے بتا رکھا تھا اور اللہ اور اوس کے رسول نے سچ فرمایا تھا - اور اوس موقع کے
پیش آنے سے لوگون کا ایمان اور شیوۂ فرمان برداری اور بھی زیادہ ہوگیا ان ہی مسلمانون مین
کچھہ تو ایسے ہین کہ خدا کے ساتھہ جو اونہون نے عہد کیا تھا اوس مین سچے اُترے سو بعض تو
اون مین ایسے تھے کہ اپنی منت پوری کر گئے یعنی شہید ہو گئے - اور بعض ان مین ایسے
ہین جو شہادت کے منتظر ہین - اور اونہون نے اپنی بات مین ذرا سا بھی ردوبدل نہین کیا
الغرض یہ لڑائی اس لئے پیش آئی کہ خدا سچے مسلمانون کو اونکے سچ کا عوض دے - اور
منافقون کو چاہے سزا دے اور چاہے اونہین توبہ کی توفیق دے - اور وہ توبہ کرین اور خدا
اونکی توبہ قبول کرے - بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے - اور خدا نے اپنی قدرت
سے کافرون کو مدینہ سے ہٹا دیا - اور وہ اپنے غصہ مین بھرے ہوئے ہٹ گئے - اور
اون کو اس مہم سے کچھہ بھی فائدہ نہ پہونچا - اور خدا نے اپنی مدد سے مسلمانون کو لڑنے کی نوبت
نہ آنے دی اور اللہ زبردست اور غالب ہے -

۵ قریش وغیرہ کا اور مسلمانون کا مورچہ باندھ کر مقابلہ پر پڑنا

غرض قریش آئے - اور آکر رومہ کے مقام
مین جہان سیل کا پانی اکٹھا ہوا کرتا ہے فروکش ہوئے - اور جُرف اور زغابہ کے درمیان اُترے
اون کی کل تعداد دس ہزار تھی - ان مین قریش کے سوا احابیش اور اون کے توابع کنانہ اور
تہامہ بھی تھے - اور غطفان بھی آئے تھے اور اپنے توابع کو بھی لائے تھے - اور وہ کوہ احد
کے بازو مین اُترے تھے -

اس واسطے رسول اللہ اور مسلمان بھی مدینہ سے نکلے - اور اپنی پشت کوہ سلع کی طرف کرکے

فروکش ہوے - مسلمانون کی تعداد اس وقت تین ہزار تھی - اور رسول اللہ نے بچون اور عورتون کو گڑہیون مین چھپادیا تھا -

حیی کا کعب بن اسد کو بہکا کر رسول اللہ کے برخلاف کرلینا

اور حُیَی بن اخطب اپنے مقام سے نکلا اور کعب بن اسد قریظہ کے سید کے پاس آیا - اور کعب نے اپنی قوم کی طرف سے رسول اللہ صلعم سے مصالحت کرلی تھی اس واسطے اوس نے اپنے قلعہ کا دروازہ نہین کھولا - اور حیی کو اپنے پاس آنے کی اجازت نہ دی - اور اوس سے کہا کہ تو بڑا منحوس و شوم شخص ہے مین نے محمدؐ سے معاہدہ کرلیا ہے - اور اوس نے مجہ سے کسی طرح خلاف عہد کوئی کام نہین کیا ہے - جو مین اوس سے معاہدہ توڑون - حیی نے کہا مین تیرے پاس ایسے کام کے لئے آیا ہون کہ جس سے تجھے دنیا کی عزت حاصل ہوگی - اور ایسے لوگون کو لایا ہون کہ جو ملتہب سمندر کی طرح صاحب قدرت و شوکت ہین - مین قریش کو اوس کے سپہ سالارون اور سردارون سمیت اور غطفان کو اوس کے سپہ سالارون سمیت لیکر آیا ہون - اونہون نے مجہہ سے وعدہ کیا ہے کہ جب تک محمدؐ اور اوس کے اصحاب کو بیخ و بنیاد سے اکہیڑ کر نہ پہینکدین گے تب تک وہ نہین ہٹین گے - کعب نے اسکے جواب مین کہا تو ایسے کام کے لئے آیا ہے کہ جس سے دنیا بہر مین ذلت ہوگی - اور ایسے خشک ابر کو لایا ہے جسمین پانی نہین وہ گرجتا بہی ہے اور اوسمین بجلی بہی چمکتی ہے مگر اسکے سوا اوسمین اور کچہہ نہین ہے - مجھے تو چہوڑ اور یہان سے چلاجا - مگر حیی اوسکے پیچہے لگا ہی رہا - اور بہکاتے بہکاتے اوسے ایسا بہکالیا کہ آخرکار وہ نبی صلعم سے غدر کرنے اور عہد توڑنے پر راضی ہوگیا - اور اوس نے عہد توڑدیا - اور حیی نے اوس سے یہ عہد کرلیا - کہ اگر قریش اور غطفان محمد کا کام تمام کئے بغیر چلے جائین گے تو مین تیرے حصن مین آرہون گا - پہر جو کچہہ تجہہ پر گزرے گی وہ ہی مجہ پر بہی گزرے گی -

رسول اللہ کا غطفان کو مدینہ کی پیداوار دیکر لوٹانے کا ارادہ اور سعد بن معاذ کا اس سے منع کرنا

اِس سے مسلمانون پر بڑی بلا نازل ہوئی - اور اونہین نہایت خوف ہوگیا اور دشمن نے اونہین چارون طرف آگے پیچھے سے دبا لیا - اور بعض منافقین جو اب تک چھپ کر نفاق کرتے تھے ظاہر مین باتین بنانے لگے - اِسی لئے رسول اللہ صلعم اور مشرکین بیس روز سے زیادہ کوئی ایک مہینے کے قریب تک ایک دوسرے کے سامنے پڑے رہے - اور بجز دور کی تیراندازی کے اور کوئی لڑائی نہ ہوئی - جب مسلمانون پر نہایت سختی ہوئی تو رسول اللہ نے عُیَیْنَہ بن الحصن اور حارث بن عوف المری کے پاس جو غطفان کے قائد تھے آدمی بہیجا - اور کہا کہ ہم تم کو مدینہ کی ایک ثلث پیداوار دیتے ہین بشرطیکہ تم اپنے ہمراہیون کو لیکر لوٹ جاؤ - اور ہم سے کچھ پرخاش نہ کرو - اونہون نے اِس امر کو قبول کرلیا -

پہر رسول اللہ صلعم نے سعد بن معاذ اور سعد بن عبادہ کو مشورہ کے لئے بلایا - اونہون نے پوچھا یا رسول اللہ - یہ راے جو ہے یہ آپ کی مرضی کے موافق ہے یا خدا تعالی کے یہان سے ایسا ہی حکم آیا ہے - یا آپ یہ اِس لئے کرتے ہین کہ ہمارا اسمین کچھ فائدہ ہے - رسول اللہ نے کہا یہ میری راے ہے - مین دیکہتا ہون کہ تمام عرب قوس واحد کی طرح سے تمہارے مقابلہ مین تیراندازی کے لئے کہڑے ہو گئے ہین - مین چاہتا ہون کہ اِس طرح اونکی قوت وشوکت کو توڑ ڈالون سعد بن معاذ نے کہا کہ جب ہم اور وہ مشرک تھے تو اوسوقت بہی اِن لوگون کو کبہی اتنا حوصلہ نہ ہوا - کہ ہمارے یہان کا ایک پہل بہی سواے ضیافت اور فروخت کے اونہون نے لیا ہو - پہر اب جب کہ اللہ تعالی نے ہمین اسلام کی شرافت وکرامت بخشی ہے کیا ہو اہی کہ ہم اونکو اپنا مال دیدین - ہماری تلوار ہی اور وہ ہین پہر آگے اللہ تعالی ہمارے اور اونکے درمیان جو چاہے کرے اوسے اختیار ہے - اِس واسطے رسول اللہ صلعم نے اِس خیال کو چھوڑ دیا -

۸ قریش کے سواروں کا حملہ اور مسلمانوں کا اونکو ہٹا دینا

پہر کچہہ سواران قریش جن مین عمرو بن عبدود من بنی عامر بن لوی اور عکرمتہ بن ابی جہل اور ہبیرہ بن ابی وہب اور نوفل بن عبد اللہ اور ضرار بن الخطاب الفہری بہی تہے اپنے گہوڑون پر سوار ہو کر لشکر سے نکلے اور بنی کنانہ پر ہوتے ہوے چلے - اور اون سے کہا لڑائی کے لئے تیار ہو جاؤ - تم آج دیکہہ لوگے کہ کون بڑا اولاور ہے

عمرو بن عبدود بدر مین کافرون کی طرف سے لڑائی مین آیا تہا - اور خوب لڑا تہا - اور کثرت جراحت کی وجہ سے جنگ احد مین نہین شامل ہو سکا تہا - لیکن اب اِس وقت جنگ خندق مین موجود تہا - اور ایک علامت اپنے اوپر لگالی تہی - کہ جس سے اوس کا مکان معلوم ہو جایئے -

غرض وہ اور اوس کے ساتہی آئے اور آگے بڑہ کر خندق پر پہونچے - اور پہر ایک تنگ مقام کی طرف بڑہ کر اوسمین کود پڑے اور جہان کچہہ چٹیل زمین تہی وہان اونکی گہوڑے خندق اور سلع پہاڑ کے درمیان بڑہ آئے - اودہر سے علی بن ابی طالب کچہہ مسلمانون کو لیکر نکلے - اور سرحد کی حفاظت کے واسطے جا ڈٹے -

عمرو نے اپنے اوپر ایک علامت لگالی تہی - علی نے اوس سے کہا کہ عمرو تو نے یہ عہد کر لیا ہے کہ اگر قریش کا آدمی تجہہ سے دو باتون کی درخواست کرے تو تو اون مین سے ایک ضرور قبول کرے گا - عمرو نے کہا ہان - علی نے کہا - تو مین تجہہ سے یہ درخواست کرتا ہون کہ تو مسلمان ہو جا اور اللہ کی طرف رجوع کر - اوس نے کہا مجہے اِس کی تو حاجت نہین - علی نے کہا تو پہا دوسری بات یہ ہے کہ ہم تم لڑین - کہا مین یہ نہین چاہتا کہ تجہے مار ڈالون - علی نے کہا مین تو یہ چاہتا ہون کہ تجہے مار ڈالون - اِس سے عمرو گرم ہو گیا - اور اپنے گہوڑے سے اوتر پڑا اور اوسکی کوچین کاٹ دین - پہر علی کی طرف آیا - اور دانو پیچ ہونے لگے -

حضرت علیؑ نے اوسے مارڈالا - اور اونکے گھوڑے بھاگ گئے - عمرو کے ساتھہ دو اور آدمی بھی مارے گئے - ایک کو تو علی نے ہی قتل کیا تھا - اور ایک کے تیر لگا تھا جس سے وہ مکہ مین جاکر مر گیا -

۹ سعد بن معاذ کی ایک تیر سے رگ ہفت اندام کٹ جانا اور سعد بن معاذ کے ایک تیر آکر لگا - کہ جس سے اونکے ہاتھہ کی رگ ہفت اندام کٹ گئی یہ تیر حبان بن قیس بن العرقہ بن عبد مناف نے جو بنی ہصیص بن عامر بن لوی مین سے تھا مارا تھا - عرقہ اوس کی مان کا لقب ہے عرقہ اوسے اس لئے کہتے تھے کہ اوسکے عرق اور پسینہ مین خوشبو آتی تھی - اور اوسکا نام قلابتہ بنت سعید بن سہم تھا - اور یہ بی بی خدیجہ کی دادی اور اونکے باپ کی مان تھی جو حبان کے باپ کا دادا تھا - جب اوس نے سعد کے تیر مارا تو کہا - یہ لے مین ابن العرقہ ہون - نبی صلعم نے کہا اللہ تعالیٰ آتش دوزخ مین تیرے منہ کو پسینے پسینے کرے کسی کی رگ ہفت اندام جب کٹ جاتی ہے تو مر ہی جاتا ہے - اس لئے سعد نے کہا - اے اللہ اگر قریش کی لڑائی ابھی اور باقی ہو تو تو اوسکے لئے مجھے زندہ رکھہ - کیونکہ مجھے تمام لوگون کی بہ نسبت اون سے لڑنا زیادہ مرغوب ہے جنھون نے تیرے نبی کو ستایا اور جھٹلایا ہے اور اگر اون کی اور ہماری لڑائی اسی وقت ختم ہو جاتی ہے تو تو مجھے ابھی اس زخم سے شہادت دیدے مگر مجھے اوس وقت تک زندہ رکھہ - کہ بنی قریظہ کی طرف سے میرا دل ٹھنڈا ہو جاے - یہ لوگ ایام جاہلیت مین سعد کے حلفا اور موالی تھے - بعض کہتے ہین کہ جس نے سعد کے تیر مارا تھا اوسکا نام ابو اسامۃ الجشمی حلیف بنی مخزوم تھا جب سعد نے یہ دعا مانگی تو اونکا خون تھم گیا - اور رگ مین سے خون نکلنا بند ہو گیا -

۱۰ صفیہ کا یہودی کو قتل کرنا اور حسان کی نامردی بی بی صفیہ نبی صلعم کی پھوپی حسان بن ثابت کے حصن

فارغ مین تھین- اور حسان بہی وہان عورتون مین ہی تھے کیونکہ وہ بڑے جبان اور نامرد تھے
صفیہ کہتی ہین- کہ وہان ایک یہودی ہماری طرف آیا- مین نے حسان سے کہا یہ یہودی
ہمین دیکہتا پہرتا ہے - مجھے خوف ہے کہ کہین وہ ہمارے بہید نہ تاڑ جائے- تو جا اور
اوسے مارڈال- حسان نے کہا مین اِس کام کا آدمی نہین ہون- صفیہ کہتی ہین اس پر
مین نے خود ایک لکڑی لی- اور اوس یہودی کی طرف جاکر اوسے مارڈالا- پہر مین لوٹ کر
آئی- اور حسان سے کہا جا اِس کے کپڑے اُتار لے- یہ مرد ہے مین اِس کے کپڑے
شرم کی وجہ سے نہین اُتار سکتی ہون حسان بولے کہ مجھے تو اس کے کپڑون کی کچھ حاجت
نہین ہے-

١١ نعیم کا مسلمان ہوکر بنی قریظہ قریش اور غطفان مین پہوٹ ڈالنا پہر نعیم بن مسعود الاشجعی نبی صلعم کے پاس
آیا اور کہا یا رسول اللہ مین مسلمان ہوگیا ہون اور میری قوم کو یہ بات معلوم نہین ہے- جو آپ حکم
دین وہ مین بدل وجان بجالاؤن- رسول اللہ نے اوس سے کہا تو اکیلا شخص ہے اور تجہ سے
کیا ہوسکتا ہے- اگر تجہ سے ہوسکے تو اون مین جاکر پہوٹ ڈالدے- کیونکہ الحرب خدعتہ
کی مثال بہت صحیح ہے اِس لئے وہ نکلا اور بنی قریظہ کے پاس گیا- جاہلیت کے زمانہ مین وہ
اون مین بہت اُٹھتا بیٹھتا تہا- اون سے کہا کہ تم مجھے جانتے ہو مین تمہارا ایک دوست
اور بہوا خواہ ہون- اونہون نے کہا بے شک ہم نے تیری کوئی بات بیجا نہین دیکھی نعیم
نے کہا تم نے قریش اور غطفان کو محمد کی لڑائی مین مدد دی ہے- وہ لوگ تو تمہاری طرح نہین
ہین- یہ ملک تمہارا ملک ہے اِسی جگہ تمہارے اموال اور بچے اور عورتین ہین- یہان سے
تم کہین دوسری جگہ نہین جاسکتے ہو- اور قریش اور غطفان کا یہ حال ہے کہ اگر انہون نے
دیکہا کہ موقع ہے اور غنیمت مل سکتی ہے تو تو وہ آکر ہاتہہ مارین گے اور اگر دیکہین گے کہ موقع

نہین ہے تو اپنے ملک کو چلتے بنینگے - اور تمہین اور محمد کو چھوڑ جایئن گے - جس کے مقابلہ کی تم مین طاقت ذرا بہی نہین ہے اِس لئے تم کو چاہیئے کہ جب تک تم اونکے اشراف مین سے کچھہ آدمی بطور رہن کے نہ لے لو ہرگز قتال مت کرو اور انہین رہن مین اوسوقت تک رکھو کہ محمد سے لڑائی ختم نہ ہو جاے - بنی قریظہ نے کہا بات تو تو نے بہت ہی اچہی کہی ہے ایسا ہی ہمین کرنا چاہیئے -

پہر نعیم وہان سے نکلا اور قریش کے پاس آیا - اور ابو سفیان اور اوسکے ہمراہیون سے کہا - تم یہ تو خوب جانتے ہو کہ مین تمہارا دوست ہون - اور یہ بہی جانتے ہو کہ محمد سے مجہے کچھہ تعلق نہین ہے - مین نے سنا ہے کہ قریظہ جو تم سے مل گئے تہے اونہین اپنے اس ملجانے سے ندامت ہوی ہے - اور محمدؐ کو رضامند کرنے کے لئے اونہون نے اوس سے ٹھیرایا ہے کہ ہم قریش اور غطفان کے اشراف پکڑ کر تجہے دے دیتے ہین تو اون کی گردن مار دے اور ہم سے مصالحت کر لے اِسکے بعد جو دشمن باقی رہ جایئن گے اونکی لڑائی کے لئے ہم تیرے ساتھہ ہو جایئن گے - اور اسے محمد نے بہی قبول کر لیا ہے - اِس لئے آپ کو چاہیئے کہ اگر وہ آپ لوگون سے کچھہ سردار رہن کے طور پر مانگین تو آپ اون کو ایک شخص بہی نہ دین -

پہر وہ غطفان کے پاس آیا اور اون سے کہا تم میرے اہل اور میرے عشیرہ والے ہو - اور پہر جو باتین قریش سے کہی تہین وہ سب اون سے بہی کہین - اور اونہین بہی بنی قریظہ سے ڈرادیا -

۲	بنی قریظہ کا قریش اور غطفان سے رہن طلب کرنا اور اونہین نااتفاقی اور ناامیدی سے اونکی پریشانی -

پہر جب شوال کے مہینے مین سبیت کی رات آئی - تو رسول اللہ کے لئے خدا کی قدرت کا

یہ کرشمہ ہوا۔ کہ ابوسفیان اور سرداران غطفان نے قریظہ کے پاس قریش اور غطفان کے کچھہ آدمی دیکر عکرمۃ بن ابی جہل کو بھیجا۔ اور کہا۔ کہ ہم لوگ تو یہان کے رہنے والے ہین ہی نہین۔ ہمارے گھوڑے اور اونٹ ہلاک ہو چلے۔ آپ لوگ قتال کے لئے تیار ہو جائیے بنی قریظہ نے اسکے جواب مین کہا۔ کہ آج تو سبت کا دن ہے ہم کچھہ آج نہین کر سکتے سوا اسکے ہم اوسوقت تک آپ کے ہمراہ ہو کر نہین لڑ سکتے جب تک کہ آپ لوگ کچھہ آدمیون کو ہمارے پاس بطور رہن کے نہ بھیج دین۔ کیونکہ ہمین اندیشہ ہے کہ تم لوگ اپنے اپنے بلاد کو چلے جاؤ گے اور ہمین اور اس شخص کو چھوڑ جاؤ گے۔ ہم اوسی کے ملک مین رہتے ہین۔ اور محمد یہان کا مالک ہے۔ جب قاصدون نے یہ بات اون سے جا کر کہی تو قریش اور غطفان نے کہا واللہ نعیم بن مسعود سچ کہتا تہا۔ اِس لئے اونہون نے جواب دیا۔ کہ ہم تو ایک آدمی بہی تم کو نہین دین گے۔ قریظہ نے یہ سنکر کہا جو بات نعیم بن مسعود نے کہی تہی وہ بالکل سچ معلوم ہوتی ہے۔ اِس سے دشمنون مین اللہ نے پہوٹ ڈالدی اور اونکے دل مین فرق آگیا۔

اسی مین اللہ تعالیٰ نے اون پر ایک ایسی آندہی بہیجی۔ جسنے جاڑے کی سخت ٹہنڈی راتون مین چولہون پر سے اونکی ہانڈیان گرادین۔ اور اونکے خیمہ اکہیڑ ڈالے۔ اور اونہین بالکل گہبرا دیا۔

۴۴ | قریش اور غطفان کی واپسی اور حذیفہ کا اونکی خبر لانا

جب نبی صلعم کو معلوم ہوا۔ کہ مشرکین مین اختلاف پڑ گیا تو آپ نے حذیفہ بن الیمان کو رات کے وقت بلایا۔ اور کہا کہ دشمن کے لشکر مین جا۔ اور دیکھہ کہ اونکے کیا ارادے ہین۔ مگر کچھہ اور حرکت وہان نہ کرنا اور سیدہا میرے پاس چلے آنا۔ حذیفہ کہتا ہے۔ کہ مین گیا اور جا کر اون مین داخل ہو گیا۔ وہان آندہی چل رہی تہی اور اللہ کا غیبی لشکر اون کا کام تمام کیے دیتا تہا۔ نہ تو کوئی ہانڈی اپنی جگہ پر رہتی تہی اور نہ کوئی ڈیرا ہی کہڑا

رہ سکتا تھا اور نہ آگ ہی جل سکتی تھی۔

یہ حالت دیکھکر ابوسفیان کھڑا ہوا۔ اور بولا یا معشر قریش تمہین چاہیئے کہ ہر شخص تم مین سے اپنے جلیس کا ہاتھ پکڑ لے۔ حذیفہ کہتا ہے کہ مین نے اوس شخص کا ہاتھ پکڑا جو میرے برابر تھا۔ اور مین نے اوس سے کہا تو کون ہے کہا مین فلان شخص ہون۔ پھر ابوسفیان نے کہا دیکھو ہمارے اونٹ گھوڑے ہلاک ہو گئے۔ اور قریظہ نے ہمسے اختلاف کیا ہے۔ اور یہ جو آندھی چل رہی ہے تم دیکھتے ہو کیسی تکلیف دے رہی ہے۔ اِس لئے سب کو چاہیئے کہ یہان سے کوچ کر چلو اور مین بھی کوچ کرتا ہون۔ پھر اپنے اونٹ کی طرف گیا۔ جس کے دھنگنا دلا ہوا تھا۔ اور اوس پر سوار ہوا۔ اور اوسی مارا جس سے اونٹ اٹھا۔ اور تین پیرون سے کودنے لگا۔ اِس وقت اگر رسول اللہ صلعم کے فرمان کا خلاف نہوتا کہ مین وہان کوئی حرکت نکرون تو مین ابوسفیان کو قتل کر دیتا۔

پھر حذیفہ کہتا ہے کہ مین لوٹ آیا۔ نبی صلعم اِس وقت نماز پڑھ رہے تھے۔ اور اپنی کسی بی بی کی چادر اوڑھے ہوے تھے مجھے آپ نے اپنے سامنے کر لیا۔ اور اپنی چادر کا ایک کونا مجھ کو اوڑھا لیا۔ جب آپ نے سلام پھیرا تو مین نے سارا حال عرض کیا۔

اِسکے بعد جب غطفان نے سنا کہ قریش چلدیئے تو وہ بھی اپنے ملک کو لوٹ گئے جب یہ لوگ چلے گئے تو رسول اللہ صلعم نے فرمایا اب ہم اونپر چڑھائی کرینگے اور وہ کبھی ہم پر آیندہ چڑھ کر نہ آئین گے۔ چنانچہ یہی ہوا۔ اور اللہ تعالی نے مکہ فتح کرا دیا۔

غزوہ بنی قریظہ

۱۴	رسول اللہ کا بنی قریظہ پر حصار	جب یہ رات گزر گئی اور صبح ہوئی تو رسول اللہ صلعم مدینہ کو لوٹ گئے

اور مسلمانون نے ہتیار کہول ڈالے - اور سعد بن معاذ کے لئے مسجد مین ایک قبہ استادہ کیا گیا۔ تاکہ وہ وہان مسجد سے جلد لوٹ آیا کرے - جب ظہر کا وقت ہوا تو جبرئیل نبی صلعم کے پاس آئے۔ اور کہا آپ نے کیا ہتیار رکہدیے - کہاہان جبرئیل نے کہا۔ فرشتون نے تو ہتیار ابہی نہین رکہے - اللہ تعالی نے حکم دیا ہے۔ کہ آپ بنی قریظہ کی طرف جائین - اور مین بہی اونکی طرف جاتا ہون - اسواسطے رسول اللہ نے ایک منادی کو حکم دیا - اور اوس نے ندا کی کہ جو لوگ سامع اور مطیع ہین اونہین چاہیئے کہ عصر کی نماز بنی قریظہ مین چلکر پڑہین - اور علی کو رایت دیکر آگے آگے روانہ کردیا - اور پیچہے سے اور لوگ بہی اون سے ملنا شروع ہوگئے - اور رسول اللہ صلعم قریظہ کے پاس جاکر اُترے - وہان لوگ عشاء اخیرہ کے بعد تک آتے اور عصر کی نماز پڑہتے رہے - اور رسول اللہ صلعم نے اس پر کوئی اعتراض نہین کیا - پہر رسول اللہ بنی قریظہ پر ایک مہینے تک یا پچیس روز تک حصار کیے پڑے رہے -

۱۵ بنی قریظہ کا ابولبابہ سے مشورہ اور اپنے آپ کو رسول اللہ کے حوالہ کرنا

جب اون پر حصار کی بہت سختی ہوئی - تو اونہون نے رسول اللہ کے پاس آدمی بہیجا - کہ ہمارے پاس ابولبابہ بن عبدالمنذر کو جو بنی اوس مین کا ایک انصاری تہا بہیجدیجیئے ہم اوس سے مشورہ کرینگے رسول اللہ نے اوسے بہیجدیا - جب اونہون نے اوسے دیکہا - تو اونکے مرد اوسکے پاس آئے - اور عورتین اور بچے اوسے دیکہہ کر روئے - اس سے ابولبابہ کو اون پر ترس آگیا - اونہون نے اوس سے پوچہا کہ کیا ہم اپنے آپ کو رسول اللہ کے حوالہ کردین - اوس نے کہا ہان حوالہ کردو - اور اپنے حلق کی طرف ہاتہہ سے اشارہ کیا - کہ ذبح کیے جاوٴگے -

ابولبابہ کہتا ہے - کہ مین نے کہنے کو تو کہدیا کہ ذبح کیے جاوٴگے - مگر میری قوم وہان سے ہٹی بہی نہین تہی کہ مجہے معلوم ہوگیا - مین نے اللہ اور اللہ کے رسول کے ساتہہ

خیانت کی ہے - پہر مین نے دل مین کہا کہ جس جگہ مین نے اللہ تعالی کے ساتھ عصیان کیا ہے وہان ہرگز کہڑا رہنا نہ چاہیئے - اس لیئے وہان سے چلدیا (اور رسول اللہ کے پاس شرم کی وجہ سے نہ آیا) مُنہ اُٹھائے آگے چلا گیا - اور جاکر مسجد نبوی مین ایک ستون سے اپنے آپ کو باندہ دیا اور کہا جب تک خدا تعالی میری خطا معاف نکرے اوسوقت تک مین یہان سے کہین نہ جاؤنگا - اِس سے اللہ تعالی نے اوسکی خطا معاف کی اور رسول اللہ صلعم نے اوسے چہوڑ دیا -

پہر بنی قریظہ رسول اللہ کے حکم سے اپنے قلعون سے اُتر آئے - اور مسلمانون کی قید مین آ گئے -

۱۶ قریظہ کی نسبت سعد کو حکم بنانا اور اونکا اونکی نسبت قتل کا فتوی دینا -

تب بنی اوس نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ ان ہمارے موالی کی نسبت وہی عمل کیجیے جو آپ نے خزرج کے موالی بنی قینقاع کے ساتھ کیا تہا اور جسکا ذکر اوپر آ چکا ہے - رسول اللہ نے فرمایا کیا آپ لوگ اِس بات پر راضی نہین ہین - کہ جو سعد بن معاذ اِس بات مین فیصلہ کرے وہ کیا جائے - اونہون نے کہا کہ ہان ہم اوسکے فیصلہ پر راضی ہین - پہر سعد کی قوم کے لوگ اونکے پاس آئے اور چونکہ زخمون سے اونکی حالت بڑی نڈہال ہو رہی تہی اِس لیئے اونہین ایک گدہے پر سوار کرایا اور لیکر رسول اللہ صلعم کے پاس آئے - اور راستہ مین یہ لوگ اون سے کہتے جاتے تہے - کہ تو اپنے موالی کے ساتھ احسان کر - جب انہون نے بہت کہا - تو اونہون نے کہا کہ اب یہ وہ وقت ہے کہ اس وقت سعد اللہ کے کام مین کسی لائم کی ملامت کا اندیشہ نہین کرے گا - اِس سے بہت لوگون کو معلوم ہو گیا کہ وہ اونہین قتل کرا دینگے

جب سعد رسول اللہ کے پاس آئے۔ تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ اپنے سید کی تعظیم
کے لئے کھڑے ہوجاؤ۔ راوی کو شبہہ ہے سید کے بجاے خیر کا لفظ آپ نے فرمایا تہا۔
اس لئے سب لوگ اونکی تعظیم کو کھڑے ہو گئے۔ اور اونہین گدہے پر سے اُتارا۔ اور بولے
اے ابو عمرو اپنے موالی پر احسان کر۔ رسول اللہ صلعم نے تجھے اس فیصلہ مین حکم مقرر کیا ہی
سعد نے اون سے پوچہا۔ کیا آپ لوگ سچے دل سے مجھے اس معاملہ مین حکم بناتے ہین
اور اللہ تعالیٰ کی قسم کہا کر یہ عہد کرتے ہین کہ مین کہون گا اوسے آپ لوگ مانین گے۔ سب
نے کہا ہان ہم مانین گے۔ پہر اونہون نے دوسری طرف منہ پہیرا جدہر رسول اللہ صلعم تہے
اور اجلالاً رسول اللہ صلعم سے نظر کترا کر کہا۔ کیا ادہر والے لوگ بہی یہی عہد کرتے ہین۔ سب نے
کہا ہان اور رسول اللہ صلعم نے بہی فرمایا ہان۔

تب سعد نے کہا تو مین حکم دیتا ہون۔ کہ آپ ان مین سے لڑائی لڑنے والون کو تو
قتل کر دیجیے۔ اور بچون اور عورتون کو لونڈی غلام بنا لیجیے۔ اور اونکے اموال تقسیم کر دیجیے
رسول اللہ صلعم نے فرمایا۔ کہ جو حکم سات آسمانون کے اوپر سے آیا ہے تو نے بہی اوسی
کے موافق فیصلہ کیا۔ اور یہی ٹہیک ہے۔

۱۷ بنی قریظہ کا قتل اور مال غنیمت کی تقسیم پہر بنی قریظہ کو لیکر بنت الحارث کے گہر مین جو بنی النجار
کی ایک عورت تہی محبوس کر دیا گیا۔ پہر رسول اللہ صلعم مکان سے نکلکر مدینہ کے بازار
مین آ گئے۔ اور وہان خندقین کہدوائین۔ پہر اون کو بنت الحارث کے گہر سے نکلوا نکلوا کر
اون خندقون مین اون کی گردنین مروادین۔ انہین لوگون مین جن کی گردنین ماری گئین حیی بن
اخطب اور کعب بن اسد یہود کے سردار بہی تہے۔ اور اون سب کی جن کی گردنین ماری
گئین چہہ سو یا سات سو تعداد تہی اور بعض کہتے ہین کہ سات سو اور آٹہہ سو کے درمیان

اونکی تعداد تھی ۔

حیی بن اخطب جب مشکین بندہا ہوا آیا ۔ اوس نے نبی صلعم کو دیکھا تو بولا ۔ کہ مین نے جو تیرے ساتھہ عداوت کی اِس سے مین اپنے آپ کو ملامت نہین کرتا ۔ مگر جسے اللہ چھوڑ دے اوسکا ساتھی کون ہے ۔ پہر لوگون سے کہا اللہ کے حکم سے کچھہ چارہ نہین ہے ۔ بنی اسرائیل کی قسمت مین تو ایسے ہی معاملات قدرت نے بہت لکھہ دیئے ہین ۔ پہر اوسکو بٹھاکر گردن ماردی گئی ۔

اون مین سے کوئی عورت قتل نہین کی گئی ۔ صرف ایک عورت کسی حادثہ سے مرگئی اور ایک اور عورت ارقہ بنت عارضہ اونہین سے قتل ہوئی ۔ اور ثعلبہ بن سعیہ اور اسید بن سعیہ اور اسید بن عبید مسلمان ہوگئے ۔

پہر رسول اللہ صلعم نے اونکے مال تقسیم کئے ۔ سوار کو تین حصّے دیے ۔ گھوڑے کے دو حصّے اور سوار کا ایک حصّہ ۔ اور پیادون کو جن کے پاس گھوڑے نہ تھے ایک ایک حصّہ دیا ۔ اسوقت سوار کل چھتیس ۳۶ تھے ۔

اور اوس مین سے رسول اللہ نے خمس نکالا ۔ یہ پہلا ہی موقع تھا کہ مال غنیمت مین دو دو حصّے ملے ۔ اور خمس نکالا گیا ۔

۱۸ ریحانہ کا انتخاب اور سعد بن معاذ کی موت اِن یہودیون کی عورتون مین سے رسول اللہ صلعم نے ریحانہ بنت عمرو بن خنافہ کو اپنے واسطے پسند فرمایا ۔ اور چاہا کہ اوس سے نکاح کرلین ۔ مگر اوس نے کہا کہ مجھے اپنے ملک مین الگ ہی رہنے دیجئیے یہ میرے لئے اور آپکے لئے بہتر ہے ۔

جب یہ قرنطیہ کا معاملہ ہوچکا ۔ تو سعد بن معاذ کا زخم پہوٹ گیا ۔ اور اون کی دعا مقبول ہوئی

(یعنی اون کا انتقال ہوگیا) وہ ابہی تک اسپنے اوسی خیمہ مین تہے جو مسجد مین اونکے لئے نصب
کیا گیا تہا - اس زخم کی تکلیف کا حال سنکر رسول اللہ صلعم اور ابو بکر اور عمر اون کے
پاس آئے - بی بی عائشہ کہتی ہین کہ مین نے ابو بکر اور عمر کی اپنے حجرہ سے آواز سنی کہ وہ اون
پر روتے تہے - لیکن نبی صلعم کا یہ حال تہا - کہ آپ کسی پر کبہی نہین روتے تہے - اگر آپ کو
بڑا ہی صدمہ ہوتا تو آپ اپنی ڈاڑہی پکڑ لیا کرتے تہے -

قریظہ کی فتح ذی القعدہ اور شروع ذی الحجہ مین ہوی تہی - اور خندق کی لڑائی مین چہ
مسلمان اور قریظہ کے واقعہ مین تین مسلمان مارے گئے تہے -

۶ سنہ ہجری

غزوہ بنی لحیان

۱۹ رسول اللہ کا بنی لحیان پر جانا اور عسفان مین پہونچکر مکہ والون کو دہمکی دینا

اِس سال کے مہینے جمادی الاولے مین رسول اللہ صلعم بنی لحیان کی طرف روانہ ہوے تاکہ اصحاب
رجیع خبیب بن عدی اور اوس کے ہمراہیون کا اون سے انتقام لین - مگر ظاہر مین یہ مشہور
کیا کہ آپ شام کو جاتے ہین - تاکہ دشمنون پر بیخبری مین جا پڑین - غرض چلتے چلتے
غران مین پہونچے جہان بنی لحیان کے مساکن تہے - یہ مقام امج اور عسفان کے بیچ مین
ہے - لیکن وہان معلوم ہوا - کہ اون لوگون کو آپ کے آنے کی خبر لگ گئی - اور وہ بہاگ کر
پہاڑون کی چوٹیون پر جا چہپے -

جب رسول اللہ کو یہ لوگ نہ ملے - تو آپ نے دو سو شتر سوار لئے - اور مکہ والون کی

تخویف کے واسطے عسفان مین جاکر اُترے اور اپنے اصحاب مین سے دو سوارون - (حضرت ابوبکر اور ایک اور شخص) کو بھیجا یہ دونون شخص کراع الغمیم تک پہونچے - اور پہر رسول اللہ صلعم مدینہ کو واپس چلے آئے -

غزوہ ذی قرد

۲۰ بنی فزارہ کا رسول اللہ کے اونٹ لوٹنا اور سلمہ کا اون کے تعاقب مین جانا -

پہر رسول اللہ صلعم مدینہ واپس تشریف لائے - مگر کچھہ بہت روز نہین ہوئے تھے - کہ عیینۃ بن حصن الفزاری نے غطفان کے کچھہ سوار لئے - اور نبی صلعم کے شیر دار اونٹ آکر پکڑ لے چلا - جب یہ لوگ اونٹ لے چلے تو سب سے اوّل اونہین سلمہ بن الاکوع الاسلمی نے دیکھا - اسطرح پر ابوجعفر نے ابن اسحق سے غزوہ بنی لحیان کے بعد اس غزوہ کا ذکر کیا ہے - مگر صحیح روایت سلمہ سے اس طرح پر آئی ہے - کہ جب رسول اللہ صلعم واقعہ حدیبیہ سے لوٹ کر آگئے ہین تو اوسوقت یہ واقعہ ہوا ہے - اِن دونون واقعات مین بڑا تفاوت ہے -

سلمہ بن الاکوع کہتا ہے کہ جب ہم صلح حدیبیہ سے نبی صلعم کے ساتھہ مدینہ کو آئے - تو رسول اللہ صلعم نے مجھے اپنے غلام رباح کے ساتھہ اپنی سواری کے اونٹ لینے کو بھیجا مین طلحۃ بن عبید اللہ کے گھوڑے پر رباح کے ساتھہ روانہ ہوا - جب صبح ہوئی تو عبدالرحمن بن عیینۃ بن حصن الفزاری آیا - اور رسول اللہ کی سواری کے اونٹ سب کے سب غنیمت مین لیکر چلدیا - اور رسول اللہ کے راعی کو قتل کر ڈالا - مین نے رباح سے کہا کہ یہ گھوڑا لے اور اوسے جاکر طلحہ کو دیدے اور رسول اللہ صلعم کو اطلاع کردے - کہ مشرکین نے آپ کے اونٹ لوٹ لئے -

پہر وہ کہتا ہے - کہ مین ایک پہاڑی پر چڑہا - اور وہان سے تین مرتبہ چلا کر کہا - یا صباحاہ - پہر مین

اون لوگون کے پیچھے چلا اور تیر مارنا شروع کیے اور یہ رجز پڑھنے لگا -

خذھا و انا ابن الاکوع	والیوم یوم الرضع
یہ تیر ہے - اور میرا نام یاد رکھ مین ابن الاکوع ہون	اور آج کا دن دودہ پینیے والون کا دن ہے

وہ کہتا ہے کہ مین برابر تیر مارتا اور اونکو لنگڑا کرتا چلا جاتا تہا - اور جب کبھی کوئی سوار میری طرف آتا - تو مین کسی درخت کی جڑ کے اوٹ مین ہو جاتا - اور وہان سے تیر مار کر اوسے لنگڑا کر دیتا تہا - اور جب وہ پہاڑ کی تنگ گہاٹیون مین جاتے تو مین اونکے اوپر سے پتھر پہینکتا تہا - آخر کار جتنے رسول اللہ کی سواری کے اونٹ تہے اون سب کو کہید کہید کر مین نے اپنے پیچھے کر لیا - اور اب وہ لوگ اور مین رہ گیا - اونہون نے کوئی تیس نیزہ اور چادرون سے زیادہ پہینکدین کہ ہلکے ہو جائین - مگر میرا یہ حال تہا کہ جب کوئی چیز اونکی مجھے ملتی تو مین اسپر ایک علامت کر دیتا - کہ رسول اللہ صلعم کے اصحاب اوسے پہچان جائین -

۱۲ اخرم کا عبد الرحمن کے ہاتہ سے قتل اور ابو قتادہ کا عبد الرحمن کے برچہا مارنا اور نبی صلعم کا ذی قرد پر پہونچنا

رفتہ رفتہ وہ لوگ ایک ٹیلے کے پاس ایک تنگ مقام مین پہونچے وہان عینیۃ بن حصن بن خدیفۃ بن بدر اون کی مدد کو آگیا - اور وہ سب بیٹھکر دوپہر کا کہانا کہانے لگے - جب عینیۃ نے مجہ کو دیکہا تو لوگون سے پوچہا - یہ کون ہے - بولے کہ اس شخص نے ہم کو بڑا تنگ کیا ہے - جتنے اونٹ تہے اسنے ہم سے واپس لے لئے -

مین ابہی اسی جگہ پر تہا - کہ مین نے رسول اللہ کے سوارون کو آتے دیکہا - کہ وہ درختون کے بیچ مین دور سے دکہائی دیئے ان مین سے سب سے اول اخرم الاسدی تہا جسکا نام محرز بن نضلہ تہا اور اسد بن خزیمہ کے بطن سے تہا - اور اخرم کے پیچھے ابو قتادہ اور اوسکے پیچھے مقداد بن الاسود الکندی تہا - جب اخرم میرے پاس کو آیا تو مین نے اوسکے گہوڑے کی لگام پکڑ لی - اور کہا کہ

ان لوگون کے پاس نہ جا - نہ معلوم رسول اللہ صلعم اور اصحاب رسول اللہ کب آئین اور اوسوقت تک یہ لوگ تجہے کہین کاٹ کر نہ پہینکدین - اخرم نے کہا سلمہ اگر تو اللہ تعالی پر اور یوم آخرت پر ایمان رکہتا ہے تو میرے اور شہادت کے درمیان حائل نہو - سلمہ کہتا ہے کہ اوس نے جب یہ لفظ کہا تو مین نے اوسے چہوڑدیا - اور وہ عبد الرحمن بن عیینہ سے جا بہڑا اور اوس کے گہوڑے کی کوچین کاٹ دین - مگر عبد الرحمن نے اوسکے ایک برچہا مارا اور اوسے مار ڈالا - اور اخرم کے گہوڑے پر سوار ہوگیا - اسی مین ابوقتادہ رسول اللہ صلعم کا سوار اوسکے پاس جا پہونچا - اور عبد الرحمن کے جاکر ایک نیزہ مارا اس سے وہ لوگ بہاگ نکلے -

سلمہ کہتا ہے کہ جس نے محمد صلعم کو اکرام دیا ہے - اوسی کی مجہے قسم ہے کہ مین برابر اپنے پانوون سے دوڑتا چلا جاتا تہا - اور اوسکا پیچہا نہین چہوڑتا تہا یہانتک کہ چلتے چلتے مین اتنا نکل گیا کہ اصحاب محمد صلعم کا میرے پیچہے کوئی نشان نہ رہا - اور اونکا غبار بہی دکہائی دینا موقوف ہوگیا - یہان پر بنی فزارہ غروب آفتاب کے قریب ایک غار کی طرف کو پہرے جسمین پانی تہا - اور جسے ذوقرد کہتے تہے تاکہ وہان جاکر وہ پانی پئین - اور جو مدت سے پیاسے ہو رہے تہے اپنی پیاس بجہائین - مگر یہان بہی اونہون نے مجہے دیکہا کہ مین اونکی تعاقب مین چلا جاتا ہون - وہان سے بہی مین نے اونہین ہٹادیا اور ایک قطرہ پانی کا اونہین نہ چکہنے دیا -

سلمہ کہتا ہے کہ وہ لوگ بیت ذی ابہر مین پہونچکر بہت تہک گئے جب مین اونکے تیر مارتا تہا تو اون کے شانون کی ہڈیون مین لگتا تہا اور مین کہتا تہا ؎

والیوم یوم الرضع		خذھا وانا ابن الاکوع

اور اونہون نے ایک ٹیلہ پر دو گہوڑے چہوڑدیے (تاکہ سلمہ اونکے لالچ مین آکر ہمارا پیچہا چہوڑدے) مین نے اونکو پکڑ لیا اور نبی صلعم کے پاس لے آیا - اسوقت مجہے راستہ مین میرا چچا عامر ملا جو ایک

سطیحہ (تہیلے) مین دودہ کی لسی اور ایک سطیحہ مین کچہہ پانی لئے آرہا تہا۔ مین نے اوس پانی سے وضو کیا اور نماز پڑہی اور لسی پی لی۔ پہر مین نبی صلعم کے پاس چلا۔ آپ اوس چشمہ پر آکر مقیم ہو گئے تہے جہان سے مین نے بنی فزارہ کو نکالا تہا اور جسکا نام ذی قرد تہا۔

۲۲ رسول اللہ کا ذی قرد سے واپس ہونا اور سلمہ کی دوڑ

جب مین رسول اللہ کے پاس پہونچا تو دیکہتا کیا ہون۔ کہ مین نے دشمن سے جو اونٹ چہڑاے تہے اور جو نیزہ اور چادرین دشمنون نے پہینکی تہین وہ سب رسول اللہ نے لے لی ہین۔ اور بلال نے اون اونٹون مین سے ایک اونٹنی ذبح کی ہے اور وہ اوسے بہون رہے ہین۔ مین نے رسول اللہ سے عرض کیا۔ کہ رسول اللہ مجہے سو آدمی منتخب کر لینے دیجئے۔ اور دشمنون کے پیچہے جانے دیجئے۔ مین اونہین سب کو خاک مین ملا دیتا ہون۔ رسول اللہ صلعم یہ سنکر مسکرائے اور فرمایا کہ وہ لوگ اب غطفان کی مہمانیان کہا رہے ہین۔ (یعنی اب امن کی جگہ پہونچ گئے ہین وہان نہ جانا چاہیئے)۔

پہر ایک غطفان کا آدمی آیا۔ اور کہنے لگا کہ فلان شخص نے اونکے لئے اونٹ ذبح کیا تہا۔ اور لوگ ابہی اونٹ کو ذبح کرکے کہال ہی اوتار رہے تہے کہ دور سے غبار اوڑتا ہوا دکہائی دیا۔ غبار کو دیکہکر وہ یکایک بول اوٹہے۔ کہ محمد آ پہونچا اور نکلکر بہاگ آئے۔

جب رات گزر گئی اور صبح ہوئی تو رسول اللہ نے فرمایا۔ کہ اِس موقع پر ابو قتادہ ہمارے اچہے سوارون مین اور سلمہ بن الاکوع ہمارے اچہے پیادون مین نکلے۔ پہر مجہے رسول اللہ نے دو حصّہ دیے ایک سوار کا حصّہ اور ایک پیادہ کا حصّہ اور پہر جب واپس چلے تو خاص اپنے اونٹ پر مجہے ردیف کر لیا۔ آپ عضبا اونٹنی پر سوار تہے۔

جب ہم راستہ مین لوٹتے مدینہ کو جا رہے تہے تو مین نے ایک انصاری کو دیکہا کہ بہت ہی

تیز دوڑتا تھا۔ اور کوئی بھی اوس سے آگے نہ چل سکتا تھا۔ اور کہتا جاتا تھا بھلا کوئی ایسا ہے
جو میرے ساتھہ دوڑے۔ جب کئی مرتبہ اوس نے کہا تو مین نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر آپ
مجھے اذن دین تو مین اسکے ساتھہ دوڑون۔ فرمایا اچھا اگر تیری مرضی ہے تو دوڑ۔ سلمہ کہتا ہے
کہ مین اونٹ پر سے اُتر پڑا۔ اور دوڑا اور کوئی ایک دو کوس اوسکے پیچھے لگا چلا گیا۔ پھر کچھہ
دم لیا۔ پھر اوسکے پیچھے دوڑا اور ایک دو کوس اور چلا گیا۔ پھر مین نے اپنی رفتار اور تیز کر دی
اور جا کر اوسے پکڑ لیا۔ اور اوسکے شانون پر دہپا مار کر کہا کہ تجھہ سے مین نکل گیا۔ اوس نے کہا
میرا بھی یہی خیال ہے۔ پھر مین اوس سے آگے مدینہ جا پہونچا۔ وہان ہم تین ہی دن ٹھیرے
اور پھر خیبر کو کوچ کر دیا۔

اِس غزوہ مین یا خیل اللہ ارکبی (اے خدا کے سوارو سوار ہو جاؤ) پکارا گیا تھا۔ اِس سے
پہلے ایسی منادی نہین ہوا کرتی تھی۔

خزاعہ کے بنی المصطلق کا غزوہ

۲۳۔ رسول اللہ کا بنی المصطلق پر جانا اور ہشام کا عبادہ کے ہاتھہ سے دہوکے سے قتل۔

اس غزوہ کا ذکر مین نے غزوہ ذی قرد کے بعد کیا ہے مگر یہ سنہ ۶ ہجری کے ماہ شعبان مین ہوا ہے۔

رسول اللہ صلعم نے سنا تھا۔ کہ بنی المصطلق جمع ہوے ہین۔ اور آپ کے برخلاف کچھہ کارروائی
کرنا چاہتے ہین۔ اِن کا سردار حارث بن ابی ضرار تھا۔ جو رسول اللہ کی بی بی جویریہ کا
باپ تھا۔

غرض جب آپ نے سنا تو آپ بھی اونکی طرف نکل کر روانہ ہوے۔ اور ایک چشمہ پر جسکا نام
مریسیع تھا اور قدید کی طرف واقع تھا فریقین کا مقابلہ ہوا۔ وہان دونون مین لڑائی ہوئی۔ اور مشرکین

شکست کھا کھا کر بھاگ گئے اور اونکے کچھ لوگ مارے گئے مسلمانون مین صرف ایک شخص مارا گیا۔ جو بنی لیث بن بکر سے تھا اور جسکا نام ہشام بن صبابہ تھا اور مقیس بن صبابہ کا بھائی تھا اوسے ایک انصاری نے عبادہ بن الصامت کے آدمیون مین سے مار دیا تھا۔ وہ سمجھا تھا کہ یہ دشمن کا آدمی ہے۔ یہ قتل صرف دھوکے سے ہو گیا تھا۔

۲۴ رسول اللہ کا نکاح جویریہ بنت الحارث سے رسول اللہ صلعم کو اس وقت سبایا بہت ملے تھے۔ اور ساونہین آپ نے مسلمانون مین تقسیم کر دیا تھا۔ انہین مین جویریہ بنت الحارث بن ابی ضرار بھی تھی۔ اور ثابت بن قیس بن شماس کے یا اوسکے ابن عم کے حصّہ مین آئی تھی۔ اوسکے حصّہ دار سے اور اوس سے مکاتبت پر تصفیہ ہو گیا۔ اس سے وہ رسول اللہ صلعم کے پاس آئی۔ اور اپنی کتابت ادا کرنے کے لئے آپ سے مدد چاہی۔ آپ نے فرمایا کہ مین تجھے ایک بات اس سے بھی بہتر بتاؤن اگر تو اوسے قبول کرے تو بہت ہی اچھا ہے۔ اوسنے عرض کیا یا رسول اللہ وہ کیا ہے آپ نے فرمایا کہ مین تیری کتابت دیئے دیتا ہون اور تجھ سے نکاح کئے لیتا ہون۔ کہا اچھا یا رسول اللہ آپ نے ایسا ہی کیا۔ جب لوگون نے سنا کہ آپ نے جویریہ بنت الحارث سے نکاح کر لیا۔ تو اونہون نے جو اسیر حصّہ مین پائے تھے اونہین آزاد کر دیا۔ کہ یہ لوگ رسول اللہ کے سسرالی ہین انہین لونڈی غلام بنانا نہ چاہیے۔ اس طرح بنی المصطلق کے کوئی سو آدمی آزاد ہو گئے۔ اور جویریہ اپنی قوم کے واسطے نہایت ہی برکت کا باعث ہوئی۔ کہ کوئی عورت ایسی نہ ہوئی ہوگی۔

۲۵ جہجاہ اور سنان کے جھگڑے پر انصار اور مہاجرین کی تکرار اور عبداللہ بن ابی کا مہاجرین کے برخلاف کلمات کہنا اور رسول اللہ کی دانائی ابھی لوگ اسی چشمہ پر ہی ٹھیرے ہوئے تھے۔ اور لوگ جا جا کر اون سے پانی لاتے تھے۔ کہ اسی مین ایک نیا واقعہ اُٹھ کھڑا ہوا حضرت عمر بن الخطاب

کا ایک نوکر تہا جو بنی غفار مین سے تہا اوسکا نام جہجاہ تہا۔ اور ایک شخص سنان الجہنی تہا جو خزرج کے بطن بنی عوف کا حلیف تہا۔ اِن دونون آدمیونین پانی پر کچہہ تکرار ہوئی۔ اور قتال کی نوبت پہونچ گئی۔ جہنی نے پکارا یا معشر الانصار اور جہجاہ نے آواز دی یا معشر المہاجرین اِس سے عبداللہ بن ابی بن سلول کو غصہ آیا۔ اوسکے پاس اِس وقت اوسکی قوم کے کچہہ آدمی تہے اور اُن مین زید بن ارقم ایک کم عمر لڑکا بہی تہا۔ عبداللہ نے کہا کہ کیا یہان تک نوبت پہونچ گئی۔ ہمارے ہی ملک مین وہ ہمپر زور جتانے لگے۔ واللہ جب ہم مدینہ جائینگے۔ تو جو کوئی عزیز و غالب ہوگا تو وہ ذلیل کو نکال باہر کرے گا۔ پہر اپنی قوم کی طرف متوجہ ہوا۔ اور اون سے کہنے لگا۔ کہ یہ تمہارا ہی اپنا قصور ہے۔ تم نے ہی اونہین اپنے ملک مین ٹہیرایا۔ اور اپنے اموال مین اونہین اپنا شریک بنایا۔ اگر اب بہی جو کچہہ تمہارے ہاتہون مین ہے روک لو تو اونہین کسی اور ملک مین جانا پڑے گا۔ زید نے یہ سب باتین سنین اور نبی صلعم کے پاس آیا اور سب حال بیان کر دیا۔ یہ اوسوقت کا ذکر ہے کہ رسول اللہ اِس غزوہ سے فارغ ہو چکے تہے۔

اوسوقت حضرت عمر بن الخطاب آپ کے پاس موجود تہے۔ اونہون نے عرض کیا۔ یارسول اللہ عباد بن بشر کو حکم دیجیے کہ وہ جا کر عبداللہ کو قتل کر دے۔ آپ نے فرمایا یہ کیونکر مناسب ہو سکتا ہے۔ لوگ کہینگے کہ محمد اپنے ہی اصحاب کو مار ڈالتا ہے۔ مگر اِسوقت کوچ کی منادی کر دینا چاہیئے۔ چنانچہ آپ اوسی وقت چلدیے۔ حالانکہ وہ وقت کوچ کا نہ تہا۔ اس سے یہ غرض تہی۔ کہ اِس بحث کو فریقین ترک کر دین۔ اور اپنے کوچ مین مصروف ہوجائین۔

اِس وقت اسید بن حضیر رسول اللہ صلعم کے پاس آیا۔ اور سلام علیکم کر کے عرض کیا یارسول اللہ آپ نے ایسے وقت کوچ کیا ہے کہ پہلے کبہی ایسے وقت نہین کیا کرتے تہے۔ آپ نے فرمایا کیا تو نے وہ بات نہین سنی جو عبداللہ بن ابی نے کہی ہے۔ اسید نے کہا وہ کیا

ہے - کہا وہ کہتا ہے - کہ جب وہ مدینہ جایگا تو جو عزیز اور غالب ہوگا وہ ذلیل اور مغلوب کو وہان
سے نکال باہر کرے گا - اسید نے کہا تو آپ واللہ اوسے نکال باہر کرین گے - کیونکہ آپ
عزیز اور وہ ذلیل ہے - پھر عرض کیا یا رسول اللہ آپ اوسکے ساتھ نرمی کیجیے - اللہ تعالے
نے آپ پر احسان کیا ہے - عبد اللہ کی قوم والے موتیون کو پروتے تھے کہ اوسکے لئے
تاج بنا دین - وہ دیکھتا ہے کہ آپ نے اوسکا ملک چھین لیا ہے -

جب عبد اللہ بن ابی نے سنا کہ جو کچھہ اوسنے کہا تہا اوسکا سب حال زید نے جاکر
رسول اللہ سے کہدیا - تو وہ رسول اللہ صلعم کے پاس آیا - اور قسم کہائی کہ جو کچھہ زید نے کہا وہ
مین نے نہین کہا تہا - اور اس قسم کا ایک لفظ بہی مین نے منہ سے نہین نکالا تہا - عبد اللہ
اپنی قوم کا ایک شریف آدمی تہا - اس سے اور لوگ اوس کی سفارش مین کہنے لگے یا
رسول اللہ اس لڑکے نے غلطی کی ہوگی - پہر اس باب مین اللہ تعالی کے بیان سے یہ
آیت نازل ہوئی وَإِذَا جَاءَكَ الْمُنَافِقُونَ قَالُوا نَشْهَدُ إِنَّكَ لَرَسُولُ اللَّهِ وَاللَّهُ
يَعْلَمُ إِنَّكَ لَرَسُولُهُ ط وَاللَّهُ يَشْهَدُ إِنَّ الْمُنَافِقِينَ لَكَاذِبُونَ . اتَّخَذُوا أَيْمَانَهُمْ
جُنَّةً فَصَدُّوا عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ ط إِنَّهُمْ سَاءَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ . ذَٰلِكَ
بِأَنَّهُمْ آمَنُوا ثُمَّ كَفَرُوا فَطُبِعَ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ لَا يَفْقَهُونَ ط وَإِذَا رَأَيْتَهُمْ
تُعْجِبُكَ أَجْسَامُهُمْ ط وَإِنْ يَقُولُوا تَسْمَعْ لِقَوْلِهِمْ ط كَأَنَّهُمْ خُشُبٌ مُسَنَّدَةٌ
يَحْسَبُونَ كُلَّ صَيْحَةٍ عَلَيْهِمْ ط هُمُ الْعَدُوُّ فَاحْذَرْهُمْ ط قَاتَلَهُمُ اللَّهُ أَنَّىٰ
يُؤْفَكُونَ ط وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ تَعَالَوْا يَسْتَغْفِرْ لَكُمْ رَسُولُ اللَّهِ لَوَّوْا رُءُوسَهُمْ
وَرَأَيْتَهُمْ يَصُدُّونَ وَهُمْ مُسْتَكْبِرُونَ ط سَوَاءٌ عَلَيْهِمْ أَسْتَغْفَرْتَ لَهُمْ أَمْ
لَمْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ ط لَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لَهُمْ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفَاسِقِينَ ط

هُمُ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ لَا تُنْفِقُوْا عَلٰى مَنْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ حَتّٰى يَنْفَضُّوْا ۭ وَلِلّٰهِ خَزَائِنُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلٰكِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَا يَفْقَهُوْنَ ۭ يَقُوْلُوْنَ لَئِنْ رَّجَعْنَآ اِلَى الْمَدِيْنَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ مِنْهَا الْاَذَلَّ ۭ وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَلٰكِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ۭ اے پیغمبر جب تمہارے پاس منافق آتے ہین تو تمہین خوش کرنے کے لئے کہدیتے ہین کہ ہم تو پکارے کہتے ہین کہ آپ بے شک خدا کے رسول ہین - اور اگرچہ اللہ تو جانتا ہے کہ تم بیشک اوسکے رسول ہو مگر اللہ تم کو یہ بہی جتاے دیتا ہے کہ یہ منافق جہوٹ بولتے ہین کیونکہ وہ سچے دل سے نہین کہتے ان لوگون نے اپنی قسمون کو ڈہال بنا رکہا ہے تو اوسکی آڑ مین لوگون کو راہ خدا سے روکتے ہین - کیا ہی برے کام ہین جو یہ لوگ کر رہے ہین - کس لئے یہ لوگ پہلے ایمان لائے پہر مکر گئے یہان تک کہ انکے دلون پر مہر کردی گئی - تو اب یہ حق بات کو سمجہتے ہی نہین - اور اے پیغمبر تم انکے ظاہری حال کو دیکہو تو ان کے ڈیل ڈول تمہاری نظر مین کہپ جائین اور بات کرین تو تم ان کی بات کو توجہ سے سنو - تمہارے سامنے اس طرح پر ٹیک لگا لگا کر بیٹہے ہین کہ گویا وہ لکڑیون کے بوتے ہین جو دیوارون کے سہارے لگے رکہے ہین - ہر ایک زور کے آواز کو سمجہتے ہین کہ ان ہی کو للکارا - اے پیغمبر یہی لوگ تمہارے جانی دشمن ہین - تو ان سے بچتے رہو ان کو خدا کی مار کدہر بہکے چلے جا رہے ہین اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ آؤ رسول خدا کی خدمت مین چلین کہ وہ تمہارے لئے مغفرت کی دعا کرین تو وہ سنتے ہی اپنے سر پہیر لیتے ہین اور اے پیغمبر تم اسوقت ان کو دیکہو تو ایسے مغرور ہوتے ہین کہ تمہاری طرف رخ بہی نہین کرتے - ان لوگون کے لئے تم دعاے مغفرت کرو یا نہ کرو ان کے حق مین دونو باتین یکسان ہین خدا تو انکے گناہ معاف کرنے والا ہی نہین

بیشک خدا نافرمان لوگون کو ہدایت نہین دیا کرتا۔ یہی تو ہین جو لوگون کو بہکایا کرتے ہین کہ جو لوگ رسول خدا کے پاس آ جمع ہوئے ہین اپنا پیسہ اون پر نہ خرچ کرو۔ کہ عاجز آ کر آخر کو آپ تتر بتر ہو جائین حالانکہ آسمانون مین اور زمینون مین جتنے خزانے ہین سب اللہ ہی کے ہین۔ مگر منافقون کو اتنی سمجھ نہین۔ یہ منافق کہتے ہین۔ کہ اگر ہم مدینہ لوٹ کر گئے تو جو عزت رکھتا ہے ذلیل کو وہان سے نکال باہر کرے گا۔ حالانکہ اصلی عزت اللہ کی اور اوسکے رسول کی اور مسلمانون کی ہے۔ مگر منافق اس بات سے واقف نہین ۱۲ اور اس سے زید کے بیان کی تصدیق ہو گئی۔ جب یہ آیت نازل ہوئی تو رسول اللہ نے زید کے کان پکڑے اور کہا یہ وہ شخص ہے کہ جسکے کانون کی اللہ تعالیٰ تصدیق کرتا ہے۔

جب عبد اللہ بن عبد اللہ بن ابی بن سلول نے اپنے باپ کی باتین سنین۔ تو وہ نبی صلعم کے پاس آیا۔ اور عرض کیا یا رسول اللہ مین نے سنا ہے کہ آپ میرے باپ کو قتل کرانا چاہتے ہین۔ اگر آپ کا واقعی یہ ارادہ ہے تو آپ مجھ سے ارشاد فرمایئے مین اوسکا سر کاٹ کر خدمت مین حاضر کر دون گا۔ مگر آپ اور کسی سے اوسے نہ قتل کرایئے کیونکہ مجھے خوف ہے کہ کہین آپ کسی غیر کو حکم دین اور وہ جا کر اوسے قتل کر دے۔ تو جب کبھی مین اوس قاتل کو دیکھون گا کہ وہ زندہ لوگون مین پھرتا ہے تو مجھ سے ہرگز صبر نہو سکے گا۔ اور مین اوسے مار ڈالون گا۔ اور پھر مین مسلمان ہو کر ایک کافر کے بدلے مارا جاؤن گا۔ اور جہنم مین داخل ہوؤن گا۔ نبی صلعم نے کہا۔ کہ نہین ہم اوسکے ساتھ نرمی کرین گے اور جب تک وہ ہمارے ساتھ ہے حق صحبت تو ادا کرتے ہی رہین گے۔

اس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ بعد مین جب کبھی کوئی حادثہ ہوتا تو اوسکی قوم خود اوسے بُرا بھلا کہتی اور اوسی کو ڈراتی دھمکاتی اسی بات کو دیکھکر رسول اللہ نے حضرت عمر بن الخطاب سے فرمایا۔

عمرؓ دیکہو اس نرمی کا نتیجہ کیسا اچہا ہوا۔ جس روز کہ تمنے اوسے مارڈالنے کو مجہ سے کہا تہا اگر مین اوس روز اوسے مارڈالتا تو اوسکی قوم کیسی بہڑک اوٹہتی۔ اور اگر اب مین اوسی کے لوگون سے اوسکے قتل کو کہون تو وہ اوسے ابہی مارڈالین گے۔ حضرت عمر نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کے افعال مین میرے افعال کی بہ نسبت بڑی خیر و برکت ہے۔

۲۶ مقیس کا دہوکہ سے مسلمان بنکر عبادہ کو قتل کرکے مرتد ہوجانا۔

اسی سال مقیس بن صبابہ آپ کی خدمت مین آیا۔ اور اصلی حال دل کا تو نہ کہا بلکہ عرض کیا یا رسول اللہ مین مسلمان ہو کر آیا ہون۔ اور اپنے بہائی کی دیت چاہتا ہون جو دہوکہ سے مارا گیا ہے۔ آپ نے ہشام بن صبابہ کی دیت دینے کے لئے حکم دیدیا۔ جسکے قتل کا ذکر ابہی اوپر آچکا ہے۔ پہر مقیس رسول اللہ کے پاس کوئی چند عرصہ تک رہا کیا۔ اور اپنے بہائی کے قاتل پر حملہ کرکے اوسے مارڈالا۔ اور مرتد ہو کر مکہ کو بہاگ گیا۔ اور یہ اشعار کہے۔

شفی النفس ان قد بات فی القاع مسندا		تضرج ثوبیہ دماء الاخادع

اس بات سے دل ٹہنڈا ہو گیا۔ کہ وہ میدان مین اسکو سہارے سے یعنی مقتول پڑا رہا۔ اور اوسکے گردن کی رگون کی خون سے اوسکے دونون کپڑے سرخ ہوگئے

وکانت ہموم النفس من قبل قتلہ		تلم فتحمینی وطاء المضاجع

اوسکے قتل سے پیشتر دل مین رنج والم جمع ہو رہا تہا — اور مجہے بستروں پر پاؤن نہین رکہنے دیتا تہا

حللت بہ نذری وادرکت ثارتی		وکنت الی الاصنام اول راجع

اب مین نے اوسکے قتل سے اپنی نذر پوری کرلی۔ اور خون کا انتقام لے لیا۔ اسلئے اب مین بتوں کی طرف سب سے اول رجوع کرتا ہون

بی بی عائشہ پر بہتان

۲۷ رسول اللہ کا اپنی بیبیون کو قرعہ ڈالکر سفر مین لیجانا اور بی بی عائشہ کا لشکر سے تنہا پیچہے رہ جانا۔

بی بی عائشہ پر افک اور بہتان کا واقعہ اوسوقت ہوا ہے کہ

کہ جب رسول اللہ صلعم غزوہ بنی المصطلق سے واپس آرہے تھے۔ اسی راستہ مین کسی مقام پر بہتان والون نے وہ باتین کہین جو مشہور ہین۔ اِس واقعہ کا بیان بی بی عایشہ کی زبانی اسطرح پر ہے کہ رسول اللہ صلعم جب کبھی سفر کا ارادہ کرتے تو اپنی عورتون مین قرعہ ڈالا کرتے تھے جسکے نام کا قرعہ نکلتا اوسی کو اپنے ساتھہ سفر مین لیجایا کرتے تھے۔ غزوہ بنی المصطلق مین جب آپ نے اپنی بیبیون مین قرعہ ڈالا تو میرا قرعہ نکلا۔ اِس لئے آپ مجھے اپنے ساتھہ لے گئے۔ اوس زمانہ مین عورتین بہت تہوڑا کہاتی تہین اور گوشت کا استعمال نہین کرتی تہین۔

اور میرا قاعدہ تہا کہ جب میرا اونٹ آتا تو مین اپنے ہودج مین بیٹھہ جاتی۔ پہر اونٹ ہانکنے والے لوگ آتے۔ اور میرے ہودج کو اُٹہاتے جسمین مین بیٹھی ہوتی تھی اور اوسے اونٹ کی پیٹھہ پر رکھدیتے اور اونٹ کی نکیل پکڑکر چلدیتے تھے وہ کہتی ہین کہ جب رسول اللہ صلعم اِس سفر سے مدینہ کو واپس ہوے اور مدینہ کے قریب پہونچے تو وہان ایک مقام پر رات کو کچھہ دیر تک سورہے۔ پہر رسول اللہ اور سب لوگ چلدیئے۔

اِس وقت اتفاقاً مین کسی حاجت کے واسطے (یعنی طہارت کے لئے) باہر گئی ہوئی تھی۔ اور میرے گلے مین اظفار کی (خوشبودار) پوتون کا ایک ہار تہا۔ میرے گلے مین سے وہ کہین نکل گیا مجھے معلوم بہی نہ ہوا۔ جب مین لوٹ کر آئی تو مین نے اوسے تلاش کیا اور جب نہ ملا تو اوسی جگہ جہان رفع حاجت کے لئے گئی تہی اوسے ڈہونڈہنے کو گئی۔ وہان وہ مجھے مل گیا۔ ادہر اتنے مین میرے اونٹ لے چلنے والے آئے اور ہودج کو لیکر حسب دستور یہ سمجھکر کہ مین اوس مین سوار ہوگئی ہون اٹھایا اور اونٹ پر رکھہ کر چلدیے جب مین لوٹ کر لشکر گاہ مین آئی تو دیکھتی کیا ہون کہ وہان تو ایک چڑیا تک بہی نہین۔ اِس لئے مین اپنی چادر اوڑہ کر اپنی جگہہ پر لیٹ گئی۔ اور مین نے جان لیا کہ جب وہ مجھے

نہ پائین گے تو ضرور میری تلاش مین آئین گے۔

۸۲ صفوان کا عائشہ کو اونٹ پر بٹھا کر لانا اور لوگون کا اون پر صفوان سے ناجایز تعلق ہونے کا بہتان لگانا

بی بی عائشہ کہتی ہین کہ مین وہان پڑی ہوئی تھی کہ اسی مین صفوان بن المعطل السلمی ادہر آگیا۔ وہ لشکر سے کسی کام کے لئے رہ گیا تھا۔ اور رات کو لشکر والون مین نہ تھا۔ جب اوس نے مجھے دیکھا تو میری طرف کو آیا۔ اور وہان ٹھیرا۔ اور مجھے پہچان لیا۔ جب پردہ کا حکم نہین ہوا تھا تو اس سے پیشتر اوس نے مجھے دیکھا تھا۔ جب اوس نے مجھے دیکھا تو انا للہ وانا الیہ راجعون پڑہا۔ اور پوچھا کہ آپ کیسے رہ گئین مین نے اوسے کچھ جواب نہ دیا۔ پھر اوس نے اپنا اونٹ نزدیک کیا۔ اور مجھ سے کہا کہ اس پر سوار ہو جاؤ۔ مین اوس پر سوار ہو گئی پھر اوس نے اونٹ کی نکیل پکڑ لی۔ اور جلدی جلدی روانہ ہوا۔

وہان جب لوگ اپنے مقام پر پہونچے اور اطمینان سے بیٹھے۔ تو میرے اونٹ والا آدمی اونہین دکھائی دیا۔ اسپر بہتان باندھنے والون نے وہ باتین بنائین جو بنائین (اور مجھ پر بہتان لگایا) اور سارا لشکر لوٹ پڑا اور مجھے اسکا کچھ علم بھی نہین۔ پھر ہم مدینہ آئے۔ اور مین بیمار ہو گئی اور بیماری بھی بشدت بڑھ گئی۔ اور اس بہتان کا حال رسول اللہ صلعم کے اور میرے مان باپ کے کانون مین بھی پہونچا۔ مگر میرے والدین نے مجھ سے اوسکا کچھ ذکر نہ کیا۔ البتہ رسول اللہ کی طرف سے مجھے کم التفاتی کے آثار نظر آئے۔ جب آپ گھر مین آتے اور دیکھتے تو مجھ سے اور میری مان سے جو میری تیمارداری کرتی تہین پوچھتے کہ تم کیسے ہو۔ اور اس کے سوا اور کچھ نہین کہتے۔ اس بے لطفی سے مجھے رنج ہوا۔ اور مین نے آپ سے عرض کیا کہ اگر آپ اجازت دین تو مین اپنی تیمارداری کے واسطے اپنی مان کے گھر چلی جاؤن۔ آپ نے اجازت دیدی۔ اور مین وہان چلی گئی۔ مجھے ابتک کچھ نہین معلوم تہا میری بیماری کو بیس ۲۰ روز سے

زیادہ ہو گئے تھے - اور مین نقیہ ہو گئی تھی -

۲۹ بی بی عائشہ کو اپنے بہتان کی خبر مسطح کی ماں سے معلوم ہونا اور عربون مین گھر مین پاخانے کا دستور نہ ہونا -

بی بی عائشہ کہتی ہین کہ ہم عرب لوگون مین یہ دستور تہا کہ گھرون مین پاخانہ نہین بناتے تھے - اوس کو مکان مین رکھنا ہم بُرا سمجھتے تھے - عورتین ہر روز رفع حاجت کے لئے باہر جایا کرتی تہین - چنانچہ مین بہی ایک روز رفع حاجت کے لئے باہر گئی - اوسوقت میرے ساتھ مسطح کی ماں بہی تہی - جو ابو رہم بن المطلب کی بیٹی تہی - اور مسطح کی ماں کی ماں حضرت ابوبکر الصدیق کی خالہ تہی - عائشہ کہتی ہین کہ مسطح کی ماں جا رہی تہی کہ اوس کی چادر مین میرا پانون اُلجھ گیا - وہ بولی خدا کرے مسطح اُجڑ جائے - عائشہ کہتی ہین مین نے اوس سے کہا کہ تم ایسے آدمی کو جو مہاجرین مین سے ہے اور بدر کی لڑائی مین شریک تہا ایسے بُرے الفاظ سے یاد کرتی ہو - وہ کہنے لگی - کیا تم نے اوس کی وہ بات نہین سنی - مین نے کہا کونسی بات جب اوس نے مجہ سے ساری داستان سنائی (کہ مسطح نے تمہاری نسبت کہا ہے کہ صفوان سے تمہارا کچہ تعلق ہے) عائشہ کہتی ہین کہ یہ سنتے ہی میری یہ حالت ہوگئی کہ رفع حاجت کی مجہ مین طاقت نہ رہی - اور فوراً گھر جا کر بے اختیار رونے لگی - اور اسقدر روئی کہ مین نے جانا میرا جگر پہٹ جائے گا - اور مین نے اپنی ماں سے کہا کہ لوگون نے ایسی ایسی باتین کہین اور تم نے مجہ سے اوس کا کچہ بہی ذکر نہین کیا -

اونہون نے کہا بیٹی ذرا اس قدر گہبراؤ نہین - دل کو تسلی سے رکہو - یہ قاعدہ کی بات ہے کہ اگر کوئی عورت کسی شخص کے پاس ہو اور وہ اوسے بہت پیار کرے اور اوس عورت کی سوتین بہی ہون تو وہ سوتین ایسے ہی بُرا بہلا کہا کرتی ہین اور اور لوگ بہی ایسے ہی افواہین اُڑایا کرتے ہین -

۳۰ رسول اللہ کا خطبہ اور اوس و خزرج کی تکرار

عائشہ کہتی ہین کہ رسول اللہ صلعم نے اسی مین ایک روز لوگون کے سامنے خطبہ کیا۔ مجھے اس کا علم نہ تھا۔ رسول اللہ نے فرمایا۔ ایہا الناس یہ کیسے لوگ ہین جو میرے خانہ داری کے معاملات مین مجھے ستاتے ہین اور میری بیبیون کی نسبت باتین بناتے ہین۔ اور بالکل حق کے خلاف بولتے ہین۔ اور یہ بہتان جو (میری بی بی پر) لگاتے ہین ایک ایسے شخص کے ساتھ لگاتے ہین کہ مین اوسے ہر طرح اچھا سمجھتا ہون۔ اور میرے کسی مکان مین وہ کبھی میرے بغیر نہین جاتا ہے۔

یہ بات عبد اللہ بن ابی بن سلول کے یہان خزرج کے لوگون مین بہت مشہور ہوئی تھی اور مسطح اور حمنہ بنت جحش نے کہی تھی۔ اس حمنہ کے کہنے کی وجہ یہ تھی کہ وہ بی بی زینب کی بہن تھی۔ جو رسول اللہ صلعم کے نکاح مین تھین۔ اس نے یہ بات اس وجہ سے پھیلائی تھی کہ اپنی بہن کی خاطر کسی طرح مجھے ضرر پہونچ جائے۔

غرض جب رسول اللہ نے یہ بات لوگون مین کہی۔ تو اسید بن حضیر نے کہا یا رسول اللہ اگر ایسے بہتان لگانے والے اوس مین ہون تو ہم اونکو روکین گے۔ اور اگر ہمارے خزرج بھائیون مین ہون تو اونکی نسبت جو آپ حکم کرین وہ ہم بجا لائین سعد بن عبادہ نے کہا۔ کہ یہ بات تو اس وجہ سے کہتا ہے کہ تجھے معلوم ہے کہ اس بہتان کے کہنے والے خزرج ہین اگر تیری قوم ہوتی تو ایسی بات کبھی نہ کہتا۔ اسید نے کہا تو جھوٹا ہے اور منافق ہے اور منافقون کی طرفداری کرتا ہے۔ اور پھر آپس مین لوگون مین تکرار ہونے لگی۔ اور یہ نوبت پہونچ گئی کہ کچھہ نہ کچھہ فساد ہو جائے۔ اس لئے رسول اللہ صلعم ممبر پر سے اوتر پڑے۔ اور خطبہ موقوف کر دیا۔

۳۱ رسول اللہ کا بریرہ سے اور نیز عائشہ سے تحقیقات کرنا اور علی کا بریرہ کو مارنا اور رسول اللہ کو طلاق کا مشورہ دینا اور رسول اللہ پر عائشہ کی پاکدامنی کی نسبت وحی کا نازل ہونا اور وحی کی حالت اور حسان مسطح اور حمنہ پر حد لگایا جانا

پھر رسول اللہ نے علی بن ابی طالب اور اسامہ بن زید کو بلایا۔ اور اون سے مشورہ لیا۔ اسامہ

سنے تو میری بھلائی کی - مگر علی نے کہا کہ عورتین بہت ہین (عائشہ کو نکالکر اور بہت کر سکتے ہین) عائشہ کی خادمہ سے پوچھو وہ سچ سچ کہدے گی - پھر رسول اللہ نے بریرہ کو بلایا (جو بی بی عائشہ کی خادمہ تھی) اور اوس سے میرا حال پوچھا (کہ عائشہ کا چال چلن کیسا ہے - اور صفوان کو تو نے اوسکے پاس آتے جاتے دیکھا ہے یا نہین) اور علی اوسکے پاس آئے - اور اُسے خوب مارا پیٹا - اور نہایت ہی اوس پر سختی کی - اور کہا جو سچ سچ بات ہو وہ بتادے - اور رسول اللہ سے اصلی بات کہدے - اوس نے کہا مین تو اور کچھہ نہین جانتی - جہان تک مجھے علم ہے وہ ہر طرح نیک اور صالح بی بی ہین - اور مین نے اونکی اور کوئی بُری بات کبھی نہین دیکھی - اگر اون مین کوئی عیب ہے تو اتنا ہے کہ وہ سوجاتی ہین - اور آٹا کھلا چھوڑ دیتی اور گھر کی بکریان آکر اوسے کھا جاتی ہین -

پھر رسول اللہ صلعم میرے پاس آئے - اِس وقت میرے مان باپ بھی میرے پاس تھے - اور ایک عورت انصار کی بھی تھی اور مین روتی تھی اور وہ بھی روتی تھی - پھر رسول اللہ نے اللہ کی حمد و ثنا کی - بعد ازان مجھہ سے کہا عائشہ تو نے وہ باتین سنی ہین جو لوگ کہتے ہین - اگر تو نے کسی بُرے کام کا ارتکاب کیا ہے تو تو اللہ سے توبہ کر - عائشہ کہتی ہین کہ اِسوقت میرے آنسو ایسے جاری تھے کہ مجھے کچھہ دکھائی نہ دیتا تھا - مین نے اپنے مان باپ کی طرف دیکھا کہ وہ رسول اللہ کو اِس کا جواب دین مگر اونہون نے کچھہ جواب نہ دیا - تب مین نے اون سے کہا کہ تم دونون کیون جواب نہین دیتے - اونہون نے کہا ہم کیا جواب دین ہمین کیا معلوم اصلی حال تو تجھے معلوم ہے - وہ کہتی ہین کہ مین نے کسی گھر والون پر ایسا رنج کبھی نہ دیکھا تھا جیسا کہ اِن ایام مین ابوبکر پر ہو رہا تھا جب وہ دونون نہ بولے تو مین رو پڑی - اور پھر مین نے کہا کہ مین تو اللہ سے توبہ کبھی نہ کرون گی - اگرچہ مین اِس الزام سے بالکل بری ہون لیکن

اگر مین اقرار کرون تو تم مجہے سچا جانو گے اور اگر مین انکار کرون تو تم مجہے جہوٹا سمجہو گے۔ پہر مین نے دل مین حضرت یعقوب کا نام یاد کیا مگر مجہے اون کا نام بہی اوس وقت یاد نہ آیا۔ تو مین نے اِس طرح ہی کہدیا۔ مین اِسکے جواب مین وہی کہتی ہون جو یوسف کے باپ نے کہا تہا فَصَبْرٌ جَمِيلٌ ۚ وَاللَّهُ الْمُسْتَعَانُ عَلَىٰ مَا تَصِفُونَ

مین ابہی دل مین اپنے آپ کو اتنا بڑا نہین سمجہتی تہی کہ اللہ تعالیٰ میرے باب مین قران کی آیتین نازل کرے گا اور اون کی تلاوت کی جائے گی۔ صرف مین یہ خیال کرتی تہی کہ رسول اللہ کوئی خواب دیکہین گے اور اللہ تعالیٰ میرے تہمت کی اوس مین تکذیب کردے گا۔ وہ کہتی ہین کہ رسول اللہ ابہی اسی مقام پر تہے۔ کہ آپ پر وحی نازل ہوئی۔ اور اون پر کپڑا اُڑہا دیا گیا۔ اِس وحی کے آنے کے وقت نہ تو مین گہبرائی اور نہ کچہہ مجہے اوس سے اندیشہ ہوا۔ مین جانتی تہی کہ مین گناہگار نہین ہون۔ اور اللہ مجہہ پر ظلم نہین کرے گا لیکن جب تک کہ رسول اللہ کو حالت وحی سے افاقہ نہین ہوا میرے مان باپ کی یہ حالت تہی کہ اون کی جان نکلنے کی نوبت آگئی تہی کہ کہین اللہ تعالےٰ اون باتون کی تصدیق تو نہ کردے جو لوگون نے مشہور کی تہین۔ وہ کہتی ہین کہ پہر رسول اللہ صلعم کو افاقہ ہوگیا اِس وقت آپ پر پسینہ کی بوندین ایسی تہین کہ جیسے موتی کے دانہ ہون۔ اور آپ اپنی پیشانی سے پسینہ پونچہتے اور کہتے جاتے تہے کہ عائشہ خوش ہوجا۔ کہ اللہ تعالیٰ کے یہان سے تیری برأت کی آیتین نازل ہوئین۔ مین نے کہا الحمد للہ۔ پہر آپ باہر نکل کر لوگون کے پاس گئے۔ اور وہان جاکر خطبہ کے لئے کہڑے ہوے اور میرے باب مین جو قرآن نازل ہوا تہا اوسکا سب ذکر کیا۔ پہر حکم دیا کہ مسطح بن اثاثہ اور حسان بن ثابت اور حمنہ بنت جحش کے حد ماری جاے۔ انہین لوگون نے یہ فحش باتین بیان کی تہین پہر اون پر حد لگائی گئی۔

۳۲ حضرت ابوبکر کو مسطح پر رحم دلانے کے لئے اللہ تعالیٰ کا حکم۔

اور حضرت ابوبکر نے قسم کہائی کہ مسطح کو جو اون کا بہانجا تہا جو تنخواہ مین دیا کرتا ہون اب کبہی نہ دون گا۔ اس پر اللہ تعالیٰ کے بیان سے یہ آیت نازل ہوئی۔ وَلَا يَأْتَلِ أُولُو الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ أَنْ يُؤْتُوا أُولِي الْقُرْبَىٰ وَالْمَسَاكِينَ وَالْمُهَاجِرِينَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلْيَعْفُوا وَلْيَصْفَحُوا ۗ أَلَا تُحِبُّونَ أَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لَكُمْ (اور تم مین سے جو لوگ بزرگ منش اور صاحب مقدور ہین قرابت والون اور محتاجون اور اللہ کی راہ مین ہجرت کرنے والون کو مدد خرچ نہ دینے کی قسم نہ کہا بیٹہین۔ بلکہ چاہیئے کہ اونکے قصور بخشدین اور درگزر کرین۔ کیا تم نہین چاہتے کہ خدا تمہارے قصور معاف کرے) اس پر حضرت ابوبکر نے کہا کہ مین چاہتا ہون اللہ تعالیٰ مجہے مغفرت عطا فرماے اور میری خطا معاف کرے۔ اور مسطح کی جو تنخواہ تہی پہر جاری کردی۔

۳۳ صفوان کا حسان کو مارنا اور رسول اللہ کا حسان کو بیرحا اور ایک لونڈی دینا اور صفوان کا نامرو ہونا۔

پہر کہین صفوان بن المعطل کو حسان بن ثابت مل گیا۔ صفوان نے اوسکے ایک تلوار کا وار کیا اور کہا۔

تَلَقَّ ذُبَابَ السَّيْفِ عَنِّي فَإِنَّنِي	غُلَامٌ إِذَا هُوجِيتُ لَسْتُ بِشَاعِرِ

اے حسان تو مجہ سے تلوار کا پہیلا لے کیونکہ جب کوئی میری ہجو کرے تو مین شاعر تو ہون ہی نہین جاوکر جواب مین شعر کہکر اپنے دل کو ٹہنڈا کردون مین تو ایک جوان ہون۔ اور تلوار کے سوا میرے پاس اور کچہہ نہین ہے

یہ دیکہکر ثابت بن قیس بن شماس جہپٹا اور صفوان کے دونون ہاتہہ اوسکی گردن سے باندہ لئے۔ اور حارث بن الخزرج کے پاس لیکر چلا۔ راستہ مین عبداللہ بن رواحہ اوسے ملا۔ کہا یہ کیا ہے۔ ثابت نے کہا اس نے حسان کو مارا ہے۔ مین جانتا ہون کہ وہ مرگیا ہوگا

عبد اللہ نے کہا کہ کیا یہ کام تو نے رسول اللہ کے حکم سے کیا ہے۔ اور آپ کو اسکا علم ہے
کہا نہین تو کہا تو نے بڑی جرأت کی۔ اوسے چھوڑ دے۔ اِس لیے اوس نے اوسے
چھوڑ دیا۔

جب یہ ذکر رسول اللہ کے سامنے آیا۔ تو آپ نے حسان اور صفوان بن المعطل کو بلایا۔
صفوان نے کہا یا رسول اللہ اس نے میری ہجو کی تھی۔ اور مجھے ستایا تھا اس لیے مین نے
اوسے مارا۔ رسول اللہ نے فرمایا حسان اسے معاف کر حسان نے کہا یا رسول اللہ جو آپ
فرماتے ہین تو مین معاف کرنے کو موجود ہون۔

پھر رسول اللہ صلعم نے اِسکے عوض مین حسان کو بیر حا دیا جو بنی جدیلہ کا قصر تھا۔ اور ایک
قبطی لونڈی بھی عنایت کی جو بی بی ماریہ ام ابراہیم ابن رسول اللہ صلعم کی بہن تھی۔ اِس کے
پیٹ سے حسان کے ایک بیٹا پیدا ہوا جسکا نام عبد الرحمن تھا۔ اور صفوان نامرد تھا۔ عورتون
کے کام کا ہی نہ تھا۔ پھر چند مدت کے بعد شہید ہو گیا۔

عمرۂ حدیبیہ

۴۴ رسول اللہ صلعم کا عمرہ کے ارادہ سے مکہ کو روانہ ہونا اور حدیبیہ پہونچنا۔

اِسی ۶ سنہ ہجری کے ذی قعدہ مہینے مین آپ
عمرہ کے واسطے روانہ ہوئے۔ لڑائی کا کچھ ارادہ
نہ تھا۔ اِس وقت آپ کے ساتھ مہاجرین اور انصار اور دیگر اعرابی تابعین چودہ ۱۴۰۰ سو اور بعض کہتے
ہین پندرہ ۱۵۰۰ سو اور ایک قول مین ہے کہ تیرہ ۱۳۰۰ سو تھے۔ اور آپ نے اپنے آگے ہی ستر بدنہ بھی
قربانی کے لیے روانہ کیے تھے تاکہ لوگون کو معلوم ہو جائے کہ آپ بیت اللہ کی زیارت کی
واسطے آئے ہین۔ لڑائی کے لیے نہین آئے ہین۔

جب آپ عسفان مین پہونچے۔ تو بُسر بن سفیان الکعبی آپ کو ملا (جسے آپ نے قریش کا حال دریافت کرنے کے لئے آگے بہیجا تہا) اور بولا یا رسول اللہ قریش نے سنا ہے آپ مکہ کو چلے ہین۔ اِس لئے وہ ذی طوی مقام مین جمع ہوے ہین۔ اور آپس مین محالفہ کیا ہے۔ کہ آپ کو مکہ مین ہرگز داخل نہین ہونے دین۔ اور خالد بن الولید کو کراع الغمیم پر آپ کی روک کے واسطے بہیجا ہے۔ بعض کہتے ہین کہ خالد اِسوقت رسول اللہ کے ساتہ تہے اور مسلمان ہوگئے تہے اور آپ نے اونہین آگے روانہ کیا تہا۔ اور عکرمہ بن ابی جہل سے اون کی لڑائی ہوئی تہی اور اونہون نے اوسے شکست دی تہی۔ مگر پہلی روایت زیادہ صحیح ہے۔

غرض جب بسر نے قریش کے اِس ارادہ کے حال سے رسول اللہ کو خبر دی۔ تو آپ نے فرمایا قریش پر افسوس ان کو لڑائی کی لت نے تباہ کردیا۔ اون کا کیا بگڑتا تہا۔ اگر وہ مجہ کو اور اور تمام مخلوق کو چہوڑ دیتے۔ اِس مین اگر اور لوگ مجہ پر غالب آجاتے تو اون کے دل کی مراد پوری ہوجاتی۔ اور اگر اللہ تعالیٰ مجہے غالب کردیتا تو قریش خوشی خوشی اگر چاہتے تو اسلام کے دائرہ مین داخل ہوجاتے اور اسطرح مسلمانون کی تعداد بڑہا دیتے۔ خیر مین بہی اون سے اوس بات کیلئے برابر لڑتا ہی رہون گا جسکے لئے اللہ تعالیٰ نے مجہے بہیجا ہی۔ یہین یا تو اللہ مجہ کو اونپر غالب کردے گا اور اسلام کا بول بالا ہوجائے گا۔ یا یہ گردن ہی بدن سے اُترجاے گی۔

پہر آپ دوسرے راستہ سے چلے جدہر قریش تہے اوس راستہ کو چہوڑ دیا۔ اور دہنے طرف کو ہوکر ثنیۃ المرار تک جا پہنچے جہان وہ پشتہ تہا جس پر سے حدیبیہ جاتے ہین وہان آپ کی اونٹنی بیٹہہ گئی۔ لوگون نے کہا یہ بہت تہک گئی۔ رسول اللہ نے فرمایا یہ تہکی نہین۔ بلکہ اوسے اوسنے روک لیا جس نے فیل کو روک لیا تہا (یہ اصحاب فیل کی طرف اشارہ ہے جنکا قصہ اوپر گذر چکا ہے) آپ نے فرمایا قریش مجہ سے آج جو کوئی خواہش

ایسی کرین گے جس مین صلہ رحم مراد ہے مین بہت خوشی سے قبول کرلون گا۔

پہرآپ نے فرمایا۔کہ لوگ یہان قیام کرین۔ اونہون نے کہا یہان وادی مین پانی نہین۔ آپ نے اپنے ترکش مین سے ایک تیر نکالا۔ اور اپنے اصحاب مین سے ایک شخص کو دیا۔ پہر وہ یہان کے کنوؤن مین سے ایک کنوین مین گیا۔ اور اوس کے اندر اوسے گہسیڑا۔ گہسیڑنے کے ساتہہ ہی پانی جوش مارکر نکلنے لگا۔ اور تمام لوگ اوس سے سیراب ہوگئے جو شخص کہ یہہ تیر لے کر گیا تہا اوس کا نام ناجیۃ بن عمیر تہا۔ اور وہ نبی صلعم کے اونٹون کا ہانکنے والا تہا۔

۳۵ بدیل الخزاعی کا رسول اللہ کے پاس آنا اور قریش کی مخالفت کا بیان کرنا۔

یہان لوگ ابہی اُترے ہی تہے کہ اسی مین دیکہتے کیا ہین کہ بدیل بن ورقاء الخزاعی اپنی قوم خزاعہ کے کچہہ لوگ ہمراہ لیے ہوے آیا۔ خزاعہ تہامہ مین رسول اللہ صلعم کے بڑے خیر خواہ تہے اُسنے آکر آپ سے بیان کیا۔ کہ کعب بن لوی اور عامر بن لوی کو مین حدیبیہ کے کنوؤن پر چہوڑ کر آیا ہون۔ وہ آپ سے لڑنے کو اور بیت اللہ سے روکنے کو آئے ہین۔ نبی صلعم نے اوس سے کہا کہ ہم کسی سے لڑنے نہین آئے ہین ہم تو فقط عمرہ کی نیت سے آئے ہین۔ اگر قریش چاہین تو ہم اون سے ایک مدت معین کے لیے مصالحت کرنا چاہتے ہین۔ اونہین چاہیے کہ وہ مجہہ سے کچہہ تعرض نکرین۔ مین جانون اور تمام اہل عرب جانین۔ اور اگر وہ اس بات پر مجہہ سے مصالحت نہ کرین گے۔ تو واللہ مین اون سے اپنے معاملہ کے واسطے اوس وقت تک لڑونگا جب تک کہ میرے دم مین دم ہے۔

۳۶ عروہ کا نبی صلعم کے پاس آنا اور ابوبکر وغیرہ سے اور عروہ سے گفتگو اور اصحاب نبی صلعم کا نبی صلعم کی تعظیم کرنا اور عروہ کا تعجب

پہر بدیل قریش کے پاس لوٹ گیا۔ اور جو کچہہ نبی صلعم نے اوس سے کہا تہا وہ سب حال

ادن سے بیان کیا - یہ سنکر عروہ بن مسعود ثقفی اُٹھا اور ادن سے کہنے لگا - کہ اس شخص نے (یعنی محمد نے) جو بات تمہارے روبروپیش کی ہے وہ بہت ہی اچھی ہے اوسے چاہیئے کہ تم قبول کرلو - اور مجھے اجازت دو تو مین محمد کے پاس خود جاتا ہون - قریش نے کہا اچھا تو جاوہ رسول اللہ صلعم کے پاس آیا - اور گفتگو کرنے لگا - اور رسول اللہ سے کہا - اے محمد تو نے چند بے سامان آدمی جمع کر لئے ہین - اور ادنہین لیکر یہان آیا ہے کہ کچھہ اپنا مطلب نکالے - یہ جان لے کہ قریش مکہ سے نکلکر آئے ہین اور قریب النتاج اونٹنیون کو ہمراہ لائے ہین - اور چیتون کی پوستین پہنے ہوے ہین - اور آپس مین خدا کی قسم کہا کر عہد کیا ہے کہ تجھے کسی طرح مکہ مین نہ گہسنے دین گے - اور مین قسم کہا کر کہتا ہون - کہ یہ سب تیرے ساتھی تجھے چھوڑ دین گے - اور میرے پاس آجاوینگے -

حضرت ابوبکر جو وہان موجود تھے کہنے لگے - کہ اے بیہودہ لات کی فلان چوسنے والے کیا ہم رسول اللہ کو چھوڑ دین گے (عروہ نے پوچھا کہ یہ کون ہے جو ایسے کہتا ہے) رسول اللہ صلعم نے فرمایا - کہ یہ ابوبکر بن ابی قحافہ ہے - عروہ نے کہا - واللہ اگر تیرا ایک احسان مجھ پر نہ ہوتا تو مین تجھے اس کہنے کا مزہ چکھاتا (حضرت ابوبکر نے عروہ کا کچھہ قرض اوسکے عوض ادا کردیا تھا)۔

پھر عروہ رسول اللہ صلعم سے باتین کرنے لگا - اور باتون باتون مین رسول اللہ کی ڈاڑہی تک ہاتھہ سے چھونے لگا اسوقت مغیرہ بن شعبہ زرہ پہنے اور ہتیار لگائے رسول اللہ صلعم کے سرپر کھڑا تھا - اور جب عروہ رسول اللہ کی ڈاڑہی چھونے کو ہاتھہ چلاتا تو مغیرہ تلوار کی کوتھی سے اسکا ہاتھہ ہٹا دیتا تھا اور کہتا تھا کہ ادب کرو اور اپنا ہاتھہ رسول اللہ کی ڈاڑہی سے الگ رکھہ ورنہ تجھہ پر بھی ہاتھہ پہونچے گا - (یعنی تلوار سے تیرا کام تمام کردیا جایگا عروہ نے پوچھا کہ یہ کون ہے نبی صلعم نے کہا کہ یہ تیرے بہائی کا بیٹا مغیرہ ہے عروہ بولا ارے بیوفائی کل تو مین نے

شرمگاہ وبلائی ہے (یعنی تیری رسوائی کو چھپایا ہے) اِس کا قصہ اسطرح ہے کہ مغیرہ نے بنی مالک کے تیرہ آدمی مارڈالے تھے۔ اور بھاگ گیا تھا۔ اِس سے بنی مالک مقتولین کے لوگون مین اور احلاف مغیرہ کے لوگون مین بڑا جھگڑا اُٹھہ کھڑا ہوا۔ مگر عروہ نے مقتولین کی تیرہ دیتین اپنے پاس سے دے دین۔ اور اس جھگڑے کو رفع کرا دیا۔ مغیرہ اور عروہ مین بڑی طول کلامی ہوگئی۔

لیکن نبی صلعم نے عروہ کو اپنی طرف متوجہ کر لیا۔ اور اوس سے وہی سب باتین بیان کین جو آپ نے بدیل سے کہی تھین۔ عروہ نے کہا محمدؐ کیا تیرے نزدیک یہ اچھی بات ہے کہ تو اپنی قوم کا استیصال کر ڈالے۔ تو نے اپنے سے پہلے کسی عرب کو سنا ہے کہ اوسنے اپنی ہی قوم کا استیصال کیا ہو۔

اِس وقت جب کہ عروہ نبی صلعم کے پاس تھا تو کن انکھیون سے دیکھتا جاتا تھا۔ اوس نے دیکھا کہ رسول اللہ جب بینی پاک کرکے پھینکتے ہین۔ تو اوسے کوئی نہ کوئی اصحاب مین سے اپنے ہاتھہ مین لے ہی لیتا ہے نیچے نہین گرنے دیتے اور لے کر اپنے مُنہ کو اور اپنے بدن کو مل لیتے ہین۔ اور جب آپ کسی کام کو کہتے ہین تو لوگ نہایت ہی فرتی سے اوس کی تعمیل کرتے ہین۔ اور جب آپ وضو کرتے ہین تو وضو کے مستعمل پانی کے لینے پر لوگ لڑے مرتے ہین اور تعظیم کے سبب سے کوئی شخص آپ کے روبرو نگاہ نہین اُٹھاتا ہے۔

یہ دیکھکر جب عروہ لوٹا۔ تو اپنے لوگون مین گیا۔ تو اوسنے کہا بھائیو مین بارہا کسری قیصر اور نجاشی کے پاس گیا ہون واللہ مین نے کسی کو اپنے بادشاہ کی ایسی تعظیم کرتے نہین دیکھا کہ جیسے محمدؐ کے اصحاب محمدؐ کی کرتے ہین۔ اور جو اوس نے دربار نبوی کا حال دیکھا

تھا اور جو رسول اللہ نے اوس سے کہا تھا وہ سب بیان کیا۔

۲۷ حلیس کا نبی صلعم کے پاس آنا اور قربانی دیکھ کر لوٹ جانا اور پھر کرز اور سہیل کا آنا۔

پھر قریش مین ایک اور شخص کنانہ کا جسکا نام حلیس بن علقمہ تھا اور احابیش کا سید تھا بولا کہ مین محمد کے پاس جاتا ہون۔ جب نبی صلعم نے اوسے دیکھا تو فرمایا کہ یہ شخص اون لوگون مین سے ہے جو بُدن اور قربانی کے جانورون کی تعظیم کرتے ہین۔ قربانی کے جانور اسکے سامنے کردو۔ جب اوس نے قربانی کے جانورون کو دیکھا تو بغیر اسکے کہ نبی صلعم کے پاس آئے قریش کی طرف لوٹ گیا۔ اور اون سے جاکر کہا کہ مین نے ہدی کو دیکھا کہ اون کے گلون مین قلادہ پڑے ہوے ہین ایسے لوگون کو روکنا ہرگز روا نہین ہے۔ قریش بولے بیٹھہ تو ایک اعرابی اور دیہاتی آدمی ہے ان باتون کو کیا سمجھتا ہے اوسنے کہا کہ ہم نے تمسے اس بات پر حلف نہین کیا ہے۔ کہ جو شخص بیت اللہ کی تعظیم کے واسطے آئے اوسے ہم روک دین۔ واللہ یا تو تم محمد کو آنے دو۔ اور بیت اللہ کی زیارت کرنے دو نہین تو مین اپنے احابیش کو پکارتا ہون وہ سب کے سب یک جان و دو قالب ہوکر میری تایید مین اُٹھہ کھڑے ہونگے۔ قریش بولے چپ حلیس ذرا ٹھیر و ہم ذرا آپس مین مشورہ کرلین۔ اسی مین ایک اور شخص جسکا نام مکرز بن حفص تھا کھڑا ہوا۔ اور بولا مین محمد پاس جاتا ہون۔ اونہون نے کہا اچھا جاؤ۔ جب وہ نبی صلعم کو دور سے دکھائی دیا تو فرمایا۔ کہ یہ فاجر آدمی ہے۔ پھر وہ نبی صلعم سے آکر گفتگو کرنے لگا۔ وہ گفتگو کر ہی رہا تھا۔ کہ اسی مین سہیل بن عمرو قریش کی طرف سے نبی صلعم کے پاس آیا۔ رسول اللہ صلعم نے یہ دیکھکر فرمایا کہ اب تمہارا کام سہولت کے ساتھہ درست ہو جائیگا

۲۸ رسول اللہ کا خراش کو اور پھر عثمان کو قریش کے پاس بھیجنا اور قریش کا خراش کے اونٹ کو مارنا اور عثمان کو قید کرلینا۔

ابن اسحاق کہتا ہے کہ قریش نے سہیل کو اوسوقت بھیجا ہے کہ رسول اللہ صلعم عثمان

بن عفان کو قریش کے پاس بہیج چکے تہے - وہ کہتا ہے کہ جب عروہ بن مسعود قریش کی طرف لوٹ گیا - تو رسول اللہ صلعم نے خراش بن امیۃ الخزاعی کو قریش کے پاس ثعلب نام ایک اونٹ پر سوار کراکر بہیجا - اور اوسکے ہاتہہ پیغام کہلا بہیجا - مگر قریش نے اوس اونٹ کی کونچین کاٹ دین - اور خراش کو چاہا - کہ مارڈالین - لیکن احابیش بیچ مین آگئے - اور اونہون نے قریش کو اوسکے قتل سے منع کیا - اور چہڑاکر اوسے روانہ کردیا -

جب وہ رسول اللہ صلعم کے پاس آیا - تو آپنے عمر سے کہا کہ تم مکہ جاؤ - حضرت عمر نے کہا کہ مکہ مین بنی عدی نہین ہین جو میری حمایت کرین - اور آپ جانتے ہین کہ قریش سے میری کیسی عداوت ہے - مجہے اندیشہ ہے کہ اگر مین جاؤن تو وہ مجہے مارڈالین گے - آپ عثمان کو وہان بہیجدیجیے - اون کی وہان میری بہ نسبت زیادہ عزت ہے -

اس واسطے رسول اللہ صلعم نے حضرت عثمان کو وہان بہیجا - کہ قریش سے جاکر وہ آپ کا پیغام کہدین - حضرت عثمان گئے - اور ابان بن سعید بن العاص سے جاکر ملے - اور ابان نے اونہین پناہ دی - پہر عثمان ابوسفیان کے اور اور عظماے قریش کے پاس گئے - اور اون سے جاکر رسول اللہ کا پیغام بیان کردیا - جب عثمان رسول اللہ کا پیغام پہونچا چکے تو اون سے قریش نے کہا - اگر تجہے بیت اللہ کے طواف کی ضرورت ہے تو تو طواف کرلے اونہون نے کہا مین اوس وقت تک طواف نکرون گا کہ نبی صلعم اوس کا طواف نہ کرلین - اس لئے قریش نے اونہین قید کیا - اور نبی صلعم کو یہ خبر پہونچی کہ عثمان کو قریش نے مارڈالا - آپنے فرمایا کہ ہم قریش سے اب لڑے نہین جائینگے - پہر لوگون کو بلاکر لڑائی کے لئے بیعت طلب کی - اور سب لوگون نے بجز ایک جد بن قیس کے ایک درخت سمرہ کے نیچے بیعت کی - اون مین جس نے سب سے اول بیعت کی اوسکا نام ابوسنان تہا اور بنی اسد سے تہا - پہر

خبر آئی کہ عثمان کو قریش نے قتل نہین کیا بلکہ صرف قید کر رکھا ہے۔

۳۹ رسول اللہ صلعم کی صلح قریش سے اور عہدنامہ کے شرائط۔

پہر قریش نے سہیل بن عمرو کو جو بنی عامر بن لوی سے تہا نبی صلعم کی طرف بہیجا۔ کہ وہ نبی صلعم سے اس بات پر اگر مصالحت کرے۔ کہ آپ اس سال تو حدیبیہ سے بغیر مکہ جائے لوٹ جائین چنانچہ سہیل نبی صلعم کے پاس آیا۔ اور آپ سے بہت گفتگو رہی۔ اور خوب جواب سوال ہوئے پہر اونمین صلح ہو گئی۔

پہر رسول اللہ صلعم نے علی بن ابی طالب کو بُلایا۔ اور فرمایا لکہہ۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم سہیل نے کہا یہ تو ہم نہین جانتے بلکہ یہ لکہو باسمک اللّٰہمّ۔ حضرت علی نے لکہا باسمک اللّٰہم۔

پہر رسول اللہ نے فرمایا لکہہ یہ وہ شرائط ہین جو محمدؐ رسول اللہ نے سہیل بن عمرو سے کی ہین۔ سہیل نے کہا اگر ہم جانتے کہ آپ رسول اللہ ہین تو ہم آپ سے لڑتے ہی نہین اس لئے آپ رسول اللہ نہ لکہوائیے۔ بلکہ اپنا اور اپنے باپ کا نام لکہوائیے۔ اسلئے رسول اللہ نے علی سے کہا۔ کہ رسول اللہ کا لفظ محو کر دو۔ علی نے کہا مین تو یہ لفظ کبہی محو نہ کرون گا اِس واسطے رسول اللہ نے قلم لیا اور اگرچہ آپ لکہنا پڑہنا نہ جانتے تہے مگر رسول اللہ کی جگہ محمدؐ بن عبد اللہ (نہین بلکہ صرف ابن عبد اللہ) لکہدیا۔

اور علی سے فرمایا۔ کہ تجہے بہی ایسا ہی ایک معاملہ پیش آئے گا (اس سے لوگ وہ معاملہ مراد لیتے ہین جو حضرت علی اور حضرت معاویہ کے درمیان عہدنامہ لکہتے وقت خلیفہ کے لفظ کی نسبت گزرا تہا اور جسکا بیان آیندہ اپنے موقع پر آئے گا) پہر رسول اللہ نے فرمایا۔ کہ ہم دونون فریق نے اس بات پر صلح کی ہے کہ دس برس تک ہم دونون

مین لڑائی نہ ہوگی۔

اور جو کوئی قریش مین سے اپنے ولی کے اذن بغیر رسول اللہ کے پاس چلا آئے گا تو آپ اوسے قریش کو واپس دیدین گے۔ اور اگر کوئی رسول اللہ کے ساتھ کے آدمیون مین سے قریش کے پاس چلا جائے گا تو وہ اوسے واپس نہ کرینگے۔

اور جو شخص چاہے گا کہ رسول اللہ کے عہد مین داخل ہو وہ رسول اللہ کے ساتھ شریک ہوسکتا ہے اور جو شخص چاہے قریش کے عہد مین داخل ہو وہ قریش کے عہد مین داخل ہوسکتا ہے اس پر خزاعہ رسول اللہ کے عہد مین داخل ہوے اور بنی بکر قریش کے عہد مین داخل ہوے

اور رسول اللہ نے (قریش کی طرف سے) لکھوایا کہ رسول اللہ اِس سال قریش کے یہان سے (بغیر بیت اللہ جائے) لوٹ جائین گے۔

اور سال آیندہ مین ہم الگ ہوجائین گے اور رسول اللہ اپنے اصحاب کو لیکر مکہ مین داخل ہونگے۔ اور تین دن وہان رہین گے۔ اور سوارون کے ہتیار صرف تلوارین ہون گی جو میان مین پڑی ہوئی رہین گی۔

۴۷ ابو جندل کا مسلمان ہوکر رسول اللہ پاس آنا اور عہد نامہ کے موافق سہیل کو اوسکا واپس دیا جانا اور عہد نامہ کا اختتام

یہان یہ شرائط لکہی ہی جارہی تہین۔ اور رسول اللہ صلعم یہ عہد نامہ لکھوا ہی رہے تہے کہ ابو جندل ابن سہیل بن عمرو بیڑا اور زنجیرون مین بندہا ہوا آیا۔ جو بہاگ کر رسول اللہ صلعم کی طرف چلا آیا تہا۔ اور جو خواب رسول اللہ صلعم نے دیکہا تہا اوس سے تمام اصحاب کو خیال ہو گیا تہا کہ اونکی فتح ہوگی اور اِس مین اونکو کچہہ شک باقی نہین رہا تہا۔ جب اونہون نے دیکہا کہ صلح ہوئی۔ اور فتح نہین ہوئی تو اون کو یہ بات نہایت گران گزری اور ہلاک ہونے کے قریب ہوگئے۔

جب سہیل نے اپنے بیٹے ابو جندل کو دیکہا تو اوسے لے لیا۔ اور بولا۔ کہ محمد میرے

اور تمہارے درمیان مین اس کے آنے سے پیشتر قضیہ فیصل ہو چکا ہے اور عہدنامہ ٹھیر چکا ہے (کہ جو کوئی قریش کا آدمی اپنے ولی کے بلااذن آوے گا اوسے واپس دیدینگے) فرمایا تو سچ کہتا ہے - اور سہیل نے اوسے قریش کی طرف لیجانے کے واسطے پکڑا - ابوجندل چلایا یا معشر المسلمین - مجھے مشرکین کی طرف لیجانے دیتے ہو کہ وہ مجھے میرے دین سے پھیر دین - اور میرے ساتھ فتنہ برپا کرین ایک تو مسلمان صلح نامہ سے دل شکستہ ہو رہے تھے اور اب اوس سے مسلمان لوگون مین اور بھی جوش پیدا ہوا -

رسول اللہ نے ابوجندل سے کہا - کہ تو صبر کر اور خدا تعالی سے اجر کا امیدوار رہو - اللہ تعالی تیرے لئے اور اور جو کمزور مسلمان تیرے ساتھ ہین اونکے لیئے کوئی سبیل بہتری کی ضرور پیدا کرے گا - ہم نے تو ہ اسپ ہیبد ینے کا قریش سے اقرار کر لیا ہے ہم اون سے اپنے عہد کے خلاف نہین کرینگے -

ابن اسحاق کہتا ہے کہ عمر بن الخطاب یہ دیکھکر اوٹھے - اور ابوجندل کے ساتھ ساتھ چلدیئے اور اوس سے کہنے لگے - کہ صبر کر اور خدا سے اجر کی امید رکھ - یہ لوگ مشرکین ہین - ان مین سے کسی کا خون کر دینا کتے کے خون سے زیادہ نہین ہے - اور اپنی تلوار اوسکے پاس کو کی - اس خیال سے کہ وہ تلوار کو لے اور اپنے باپ کو اوس سے مار ڈالے - مگر ابن اسحاق کہتا ہے کہ اوس نے اپنے باپ کے قتل سے جی چرایا - اور اوسے قتل نہ کیا -

پھر صلح نامہ پر مسلمانون کی طرف سے کتنے ہی آدمیون کی شہادت لکھی گئی - جنمین ابوبکر عمر عبدالرحمن بن عوف وغیرہ تھے اور مشرکین کی طرف سے کئی لوگونکے دستخط ہوے -

۱۴۸ رسول اللہ اور مسلمانون کا قربانی کرنا اور بال منڈوانا اور اس صلح کے عمدہ نتایج -

پھر جب رسول اللہ صلعم اس قضیہ سے فارغ ہو گئے - تو آپ نے مسلمانون کی طرف مخاطب

ہوکر کہا - اُٹھو - اور قربانی کرو - اور سر منڈاؤ - مگر کسی نے اِس حکم کی تعمیل کے لئے حرکت نکی
اس لئے رسول اللہ نے یہ بات کئی مرتبہ کہی - لیکن جب کوئی حکم کی تعمیل کے لئے نہ اُٹھا -
توآپ آزردہ خاطر ہوکر اپنے مکان مین بی بی ام سلمہ کے پاس گئے - اور اون سے جاکر
اسکا ذکر کیا - اونہون نے (ایک نہایت دانائی کی تدبیر بتائی اور) کہا یا نبی اللہ آپ باہر جائیے
اور کسی سے کچھہ نہ کہئے - اور خود اپنے بدنون کو قربان کر دیجئے - اور اپنے بال منڈوا ڈالیے
چنانچہ آپ نے ایسا ہی کیا -

جب مسلمانون نے دیکھا کہ آپ نے قربانی کی اور بال منڈوائے تو سب اُٹھے اور
قربانیان ذبح کین اور بال منڈوا ڈالے اور ایسے جوش مین بھرے کہ جلدی مین ازدحام کے
سبب ایک دوسرا ایک دوسرے کو قتل کرنے لگا -

پھر اِس صلح کے نتائج ایسے اچھے ہوے - کہ اسلام مین اس سے پیشتر جتنی فتحین ہوئی
تھین اون مین سے کوئی فتح اس کے برابر مفید نہین ہوئی تھی - اِس سے مخلوق امن چین
سے ہوگئی - اور ان دو سال آیندہ مین اتنے مسلمان ہوے کہ اب تک اِس قدر لوگ
مسلمان نہین ہوے تھے - بلکہ اِس سے کہین زیادہ لوگ مسلمان ہوگئے -

۴۴ ابوبصیر کا مسلمان ہوکر مدینہ آنا اور قریش کے طلب کرنے پر بھاگنا اور ساحل بحر پر مسلمانان مکہ کو جمع کرکے قزاقی کا پیشہ کرنا اور قریش کی تحریک پر نبی صلعم کے پاس چلا آنا -

پھر جب رسول اللہ صلعم حدیبیہ سے واپس
ہوکر مدینہ تشریف لائے - تو ایک شخص
ابوبصیر عتبہ بن اسید بن جاریۃ الثقفی
آپ کے پاس آیا جو مسلمان ہوگیا تھا اور اون لوگون مین سے تھا کہ جنہین قریش نے محبوس کیا
تھا - جب قریش کو معلوم ہوا - کہ وہ رسول اللہ کے پاس آیا - تو ازہر بن عبد عوف اور اخنس بن
شریق نے رسول اللہ کے پاس اپنی طرف سے بنی عامر بن لوی کے ایک آدمی کے ہاتھہ

ایک خط بھیجا اور اوس کے ساتھ اپنے ایک مولی کو بھی کر دیا - اور ابو بصیر کو عہد نامہ کے بموجب واپس طلب کیا -

رسول اللہ نے ابو بصیر سے کہا - تجھے معلوم ہے کہ ہم اون لوگون سے عہد کر چکے ہین اور ہمارے دین مین خلاف عہد کوئی کام کرنا روا نہین ہے - تو ان دونون آدمیون کے ساتھ جو تیرے لینے کو آئے ہین ذی الحلیفہ تک (جہان تک کہ ہمارا علاقہ ہے) چلا جا - (اسپر ابو بصیر اونکے ساتھ ذی الحلیفہ کو چلا گیا) اور وہان جا کر وہ سب لوگ آرام کے لئے بیٹھے - اور ابو بصیر نے ان دونون مین سے ایک کی تلوار لے لی - اور اوس سے اوسے مار ڈالا - اور دوسرا جو مولی تہا اوسکے ہاتھ سے بچ گیا - وہ رسول اللہ صلعم کے پاس بسرعت تمام بہاگ آیا - اور آپ سے یہ حال بیان کر دیا - کہ ابو بصیر نے میرے ساتھی کو مار ڈالا ہے -

پہر ابو بصیر بہی رسول اللہ کے پاس آیا - اور عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے اپنا عہد پورا کر دیا - اور خدا تعالی نے مجھے اون لوگون سے بچا دیا ہے - رسول اللہ نے کہا ابو بصیر تو آتش جنگ کو مشتعل کرنے والا ہے - اگر اوس مقتول کے کوئی اور آدمی ہوتے تو کیا نتیجہ ہوگا جب ابو بصیر نے آپ کا یہ کلام سُنا تو وہ جان گیا کہ آپ اوسے قریش کی طرف پہر واپس کر دین گے اس لیئے ابو بصیر وہان سے بہاگا - اور سیدہا بہاگ کر ساحل بحر پر ذو المروہ کے اطراف مین جا کر رہنے لگا جہان سے قریش کے قافلے شام کو آیا جایا کرتے تھے -

جب ابو بصیر کا حال مکہ کے اون مسلمانون نے سنا جو وہان رہتے تھے تو وہ لوگ بہی ابو بصیر کے پاس چلے گئے - جنمین ابو جندل بہی تہا - اور رفتہ رفتہ کوئی ستر آدمی اوسکے پاس جمع ہو گئے - اور قریش کے قافلے جو ادہر سے ہو کر گزرتے اونہین لوٹنے اور تنگ کرنے لگے -

جب قریش نے یہ کیفیت دیکھی - اور اون سے نہایت تنگ ہو گئے تو اونہون نے رسول اللہ صلعم سے پیغام سلام کئے اور آپ کو اللہ کے واسطے دلائے اور صلہ رحم کی درخواستین کین کہ مسلمانون کو کسی طرح روکین اور لوٹ کہسوٹ سے منع کرین - تب رسول اللہ نے اونہین کہلا بہیجا کہ جو شخص ہمارے پاس چلا آئیگا اوسکو امن دی جائے گی (اور قریش کے پاس نہین بہیجا جائے گا) اسلئے وہ لوگ آپ پاس چلے آئے اور آپ نے اونہین اپنے پاس رکہہ لیا -

سم ۴ رسول اللہ کا مسلمان عورتون کو کفار کو نہ دینا اور مشرکون اور مسلمانون کے نکاح کی حلت و حرمت

اِسی سنہ ۶ ہجری مین سورہ فتح بہی نازل ہوئی ہے اور چند مسلمان عورتین بہی ہجرت کرکے رسول اللہ کے پاس آئی تہین - اون مین ام کلثوم بنت عقبہ بن ابی معیط بہی تہی - اس واسطے اوس کے بہائی عمارہ اور ولید دونون اوسکے مانگنے کے واسطے آئے مگر جب اللہ تعالی کے بیان سے اس باب مین یہ آیت نازل ہوئی یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا جَآءَكُمُ الْمُؤْمِنٰتُ مُهٰجِرٰتٍ فَامْتَحِنُوْهُنَّ ؕ اَللّٰهُ اَعْلَمُ بِاِیْمَانِهِنَّ ؕ فَاِنْ عَلِمْتُمُوْهُنَّ مُؤْمِنٰتٍ فَلَا تَرْجِعُوْهُنَّ اِلَی الْكُفَّارِ ؕ لَا هُنَّ حِلٌّ لَّهُمْ وَ لَا هُمْ یَحِلُّوْنَ لَهُنَّ ؕ وَ اٰتُوْهُمْ مَّاۤ اَنْفَقُوْا ؕ وَ لَا جُنَاحَ عَلَیْكُمْ اَنْ تَنْكِحُوْهُنَّ اِذَاۤ اٰتَیْتُمُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ ؕ وَ لَا تُمْسِكُوْا بِعِصَمِ الْكَوَافِرِ وَ سْـَٔلُوْا مَاۤ اَنْفَقْتُمْ وَ لْیَسْـَٔلُوْا مَاۤ اَنْفَقُوْا ؕ اے مسلمانو جب تمہارے پاس عورتین ہجرت کرکے آیا کرین تو تم اونکے ایمان کی جانچ کر لیا کرو یون تو اونکے ایمان کو اللہ ہی خوب جانتا ہے - تاہم جانچ کر لینا ضرور ہے - سو اگر جانچنے سے تم اونکو سمجہو کہ مسلمان ہین تو اونکو کافرون کی طرف واپس نہ کرو - نہ تو یہ عورتین کافرون کو حلال ہین اور نہ کافران عورتون کو حلال - اور جو کچہہ کافرون نے ان پر خرچ کیا ہے وہ اون کافرون کو ادا کردو - اور اسمین بہی تم پر کچہہ گناہ نہین کہ اون عورتون کو اونکے مہر دے کر تم خود نکاح کر لو - اور اون کافر

عورتون کے ناموس پر قبضہ نرکہو جو تمہارے نکاح مین ہون اور جو تم نے اون پر خرچ کیا ہو وہ کافرون سے مانگ لو اور جو اونہون نے اپنی عورتون پر خرچ کیا ہے وہ اپنا خرچ کیا ہوا تم سے مانگ لین) تو رسول اللہ نے کسی عورت کو مکہ کو واپس نہین کیا - اور حضرت عمر بن الخطاب نے اپنی دو عورتون کو طلاق دیدی یہ دونون مشرک تہین - اون مین سے ایک کا نام ام کلثوم بنت عمرو بن جرول تہا اوس سے ابوجہم بن حذیفہ بن غانم نے نکاح کرلیا - اور دوسری کا نام قریبہ بنت ابی امیہ تہا -

۴۴ سریۂ عکاشہ و محمد بن مسلمہ و ابوعبیدۃ بن الجراح | اسی سنہ ۶ ہجری مین کتنے ہی سریہ اور غزوات بہی ہوے ہین -

جن مین سے ایک سریۂ عکاشہ بن محصن کا ہے - جو چالیس آدمیون کے ساتہ غمر کو گیا تہا - مگر چونکہ وہان کے لوگون کو خبر ہوگئی - وہ بہاگ گئے - لیکن جب طلائع لشکر نے اونکے پیچہے دوڑ لگائی تو دو سو اونٹ اونہین مل گئے - انہین کو وہ پکڑ کر مدینہ لے آئے - یہ واقعہ ربیع الاخر کے مہینے کا ہے -

انہین سرایا مین سے ایک سریۂ محمد بن مسلمہ کا ہے - جسے رسول اللہ صلعم نے دس سوار دیکر ربیع الاول کے مہینے مین بنی ثعلبہ بن سعد پر بہیجا تہا - مگر دشمن ایک کمین مین چہپ رہے اور یہ لوگ غافل ہوکر ایک مقام پر سب سو گئے - پہر اونہون نے نکلکر اوسکے سب ہمراہیون کو قتل کردیا صرف محمد بن مسلمہ بچ گیا اور وہ بہی زخمی ہوکر -

انہین مین ایک ابوعبیدۃ بن الجراح کا سریہ ہے - جو ذی القصہ کی طرف ماہ ربیع الاخر مین چالیس آدمیون کے ساتہ گئے تہے - مگر ذی القصہ کے لوگ اونکی خبر پاکر بہاگ گئے - اور مسلمان اونکے اونٹ پکڑ لائے - اور ایک شخص جو گرفتار ہوگیا تہا مسلمان ہوگیا - اِس واسطے

رسول اللہ صلعم نے اوسے چھوڑ دیا -

۴۵ زید بن حارثہ کے سریہ اور بنی خبیب کے مسلمانون کا مال واسباب واپس کرنا

انہین مین ایک سریہ زید بن حارثہ کا جموم پر ہے - جہان اونہین قبیلہ مزنیہ کی ایک عورت ملی جسکا نام حلیمہ تہا - اوسنے مخبری کرکے بنی سلیم کا ایک مقام زید کو ایسا بتادیا - کہ جہان سے انہین بہت اونٹ اور بکریان مل گئین - اور وہ اوسکے شوہر کو بہی رات مین پکڑ لائے - لیکن رسول اللہ صلعم نے اوس عورت کو اور نیز اوسکے شوہر کو چہوڑ دیا -

اور ایسے ہی ایک سریہ زید کا عیص پر ماہ جمادی الاولی مین ہوا ہے - اسمین اونہون نے ابوالعیص بن الربیع کا مال واسباب چہین لیا تہا - اور ابو العیص مدینہ آکر زینب بنت النبی صلعم کے پاس پناہ گیر ہوا تہا جسکا ذکر غزوہ بدر مین اوپر ہو چکا ہے -

ایسے ہی زید کا ایک اور سریہ بہی ہے جسمین وہ ثعلبہ پر پندرہ آدمیون سے جمادی الآخری مین گئے تہے مگر اون مین سے وہ لوگ بہاگ گئے - اور زید اونکے بیس اونٹ پکڑ لائے -

اسی ماہ جمادی الاخرہ مین زید بن حارثہ نے حسمی پر ایک سریہ کیا ہے - اوسکا سبب اسطرح ہوا تہا - کہ رفاعہ بن زید الجذامی جو بطن ضبی سے تہا نبی صلعم کے پاس صلح حدیبیہ مین آیا تہا - اور رسول اللہ صلعم کو مدینہ مین ایک غلام دیا تہا وہ مسلمان ہوگیا - اور اسلام مین بہت پکا نکلا - پہر رسول اللہ صلعم نے اوس کی قوم کے لوگون کو ایک خط لکہا اور اونہین اسلام کی طرف بلایا - وہ بہی مسلمان ہوگئے پہر وہ حرۃ الرجلا کو چلے گئے -

اسی زمانہ مین دحیہ بن خلیفہ الکلبی جسے رسول اللہ صلعم نے قیصر روم کے پاس سفارت پر بہیجا تہا وہ قیصر کے پاس سے شام کے ملک مین ہوکر واپس آرہا تہا جب وہ سرزمین جذام

مین پہونچا- تو ہنید بن عوص اور اوسکا بیٹا عوص الہنید الضلیعی جو جذام کا ایک بطن ہے اوسپر چڑہ دوڑے - اور جو کچہہ مال و اسباب اوسکے پاس تہا وہ سب چہین لیا-

جب یہ خبر بنی خبیب کو پہونچی جو رفاعہ کی قوم کے آدمی تہے اور مسلمان ہو گئے تہے تو وہ اکٹہے ہوکر ہنید پر اور اوسکے بیٹے عوص پر حملہ آور ہوے اور اون سے لڑے - اور بنی خبیب کی فتح ہوئی - اور جسقدر اونہون نے دحیہ کا مال و اسباب لیا تہا وہ سب اونہون نے ہنید سے چہین لیا - اور دحیہ کو وہ سب لیکر دیدیا- پہر دحیہ وہان سے نبی صلعم کے پاس آیا اور یہ سب حال آپ سے عرض کردیا -

اس واسطے رسول اللہ صلعم نے ایک لشکر دیکر اونکی طرف زید بن حارثہ کو بہیجا اور اون لوگون ذی فضافض پر تاخت کی اور جو مال وہان پایا اوسے جمع کیا - اور ہنید اور اوسکے بیٹے کو قتل کرڈالا -

جب یہ خبر بنی خبیب کو پہونچی - جو رفاعہ بن زید کے لوگ تہے - تو اون مین کے کچہہ لوگ زید بن حارثہ کے پاس آئے اور کہا ہم تو مسلمان ہین - ہمین تم نے کیونکر لوٹا - زید نے کہا اگر تم مسلمان ہو تو ام الکتاب قرآن شریف کو پڑہ کر سناؤ - اون مین سے حسان بن ملہ نے قرآن پڑہ کر سنایا - زید نے جب قرآن اون سے سن لیا - تو حکم دیا کہ لشکر مین منادی کردین کہ جو کچہہ ہمنے اون لوگون سے لیا ہے جہان سے یہ لوگ آئے ہین وہ ہم پر حرام ہے - اور یہی ارادہ کیا کہ جو اونکے قیدی ہین وہ اونہین واپس کردیے جائین - مگر اسی مین زید کے ہمراہیون مین سے بعض نے یہ راے دی کہ احتیاط کرنا چاہیئے کہین کچہہ یہ لوگ ہمین دہوکا نہ دیتے ہون - اس لئے زید نے تسلیم سا یا مین توقف کیا اور کہا - کہ اونکا واپس کرنا اللہ تعالی کے حکم پر منحصر ہے (یعنی جب رسول اللہ حکم دینگے تو وہ واپس کیے جائینگے) مگر لشکر کو حکم دیدیا کہ وہ بنی خبیب کی وادی مین نہ جائین -

اس پر جذامیون کے سوار رفاعہ بن زید کے پاس گئے جو اسوقت کراع ربہ مین تہا - اور
اوسے اس وقت تک اسکا کچہہ حال معلوم نہ تہا - اور اس سے جا کر کہا - کہ تو تو یہان بیٹہا
ہوا بکریون کا دودہ دوہ رہا اور چین کر رہا ہے - اور وہان جذام کی عورتین قید ہو گئی ہین - جسکے
اوس خط سے بڑا ہوکا ہوا جو تیرے پاس آیا ہے - تو اوسی پر پہولا بیٹہا ہے -

جب رفاعہ نے یہ حال سُنا تو وہ اپنی قوم کے کچہہ آدمی لیکر مدینہ آیا - اور رسول اللہ صلعم
کا خط آپ کے روبرو پیش کیا - آپ نے فرمایا مین اور تو سب کچہہ تلافی کرسکتا ہون مگر جو لوگ
مارے گئے اونکی نسبت کیا کیا جائے - بنی ضبیب بولے کہ جو لوگ زندہ ہین وہ لوگ ہمارے پاس ہین
اور جو مارے گئے وہ ہمارے قدمونکے نیچے ہین یعنی انہین ہم نہین مانگتے اور اُنکی نسبت کچہہ بحث نہین کرتے جو ہونا تہا
ہوگیا اون پر کسی کا چارہ نہین ہے) رسول اللہ نے اسے منظور کرلیا - اور علی بن ابی طالب کو زید بن حارثہ کی پاس اُنکی ساتہہ بہیجا زید
بن حارثہ نے اونکا تمام مال اونکو واپس دیدیا - یہانتک کہ جو کسی عورت کا نمدہ کجاوہ کے نیچے تہا وہ بہی
نکالکر اونکے حوالہ کردیا - اور قیدی بہی سب چہوڑ دیے -

اور ایسے ہی ایک سریہ زید بن حارثہ کا ماہ رجب مین وادی القریٰ کی طرف ہوا ہے -

۴۶ عبد الرحمن بن عوف کا سریہ دومۃ الجندل پر انہین سرایا مین سے ایک سریہ عبد الرحمن بن
عوف کا دومۃ الجندل کی طرف ہے - جو شعبان مین ہوا تہا - وہان کے لوگ مسلمان ہوگئے
اور عبد الرحمن نے تماضر بنت الاصبغ سے جو اونکا رئیس تہا نکاح کیا - یہی عورت ابو سلمہ
کی مان تہی -

۴۷ سریہ علی بن ابی طالب فدک پر انہین سرایا مین سے علی بن ابی طالب کا فدک پر
ماہ شعبان مین سریہ ہوا ہے وہ سو آدمی لے گئے تہے - اور اسکی وجہ یہ ہوئی تہی - کہ رسول اللہ
صلعم کو یہ خبر ملی تہی کہ بنی سعد کا ایک جی اکٹہا ہوا ہے اور وہ چاہتے ہین کہ خیبر والون کی مدد کرین

علی نے اون سے ایک جاسوس کو پکڑ لیا - اوس نے اونہین خبر دی کہ یہ جی خیبر والون کی طرف گیا ہے اور اون سے کہا ہے کہ ہم تمہاری اس شرط پر مدد کرین گے کہ خیبر کے میوہ جات کچھہ ہمین دو -

۴۸ زید بن حارثہ کا یا ابوبکر کا سریہ بنی فزارہ پر اور بدر کے پوتے کے عوض مسلمانان مکہ کا چھوٹنا

اور انہین سرایا مین سے ایک سریہ زید بن حارثہ کا ام قرفہ پر ماہ رمضان مین ہوا ہے جو ایک بڑی بوڑہی عورت تہی - زید یہان سے گئے - اور وادی القریٰ مین پہونچکر بنی فزارہ سے اونکا مقابلہ ہوا - مگر وہان اونکے ہمراہی مارے گئے - اور زید بہی مقتولین کے درمیان نیم جان زخمی ہوکر گر گئے اور وہان سے نکل کر آئے -

اس پر زید نے قسم کہائی کہ جنابت کا غسل اوس وقت تک نہ کرون گا (یعنی بی بی کے پاس اوس وقت تک نہ جاؤن گا) جب تک کہ بنی فزارہ پر غزا نہ کرلون - اس واسطے رسول اللہ صلعم نے اونہین بنی فزارہ کی طرف بہیجا - اور فریقین کا وادی القریٰ مین مقابلہ ہوا - زید نے اونکے بہت آدمی مارے اور پکڑے اور اُم قرفہ کو بہی اسیر کیا - اوسکا نام فاطمہ بنت ربیعہ بن بدر تہا اور وہ بہت بوڑہی عورت تہی اور اوسکے ایک بیٹی بہی تہی - زید نے اس ام قرفہ کو دو اونٹون کے درمیان باندہ دیا جس سے اوسکے چیر کر دو ٹکڑے ہو گئے - پہر زید اوسکی بیٹی کو لیکر نبی صلعم کے پاس چلے آئے - اِس کی بیٹی سلمہ بن الاکوع کے حصّہ مین آئی تہی - رسول اللہ نے اوس سے اوسے مانگ لیا - اور حزن بن ابی وہب کے پاس اوسے بہیجدیا - پہر اسکے پیٹ سے عبداللہ بن حزن پیدا ہوا -

مگر سلمہ بن الاکوع اس سریہ مین ابوبکر کو سردار بتاتا ہے - اوس سے جو روایت آئی ہے وہ اس طرح سے ہے کہ وہ کہتا ہے رسول اللہ صلعم نے ہم پر ابوبکر کو امیر بنایا - اور ہم بنی فزارہ پر چڑہکر گئے

اور نماز صبح کے وقت اون پر پہونچے - اور اونہین لوٹنا شروع کردیا - اور مین نے کتنے ہی آدمیون کو اون مین سے پکڑ لیا - اور لیکر ابو بکر کے پاس آیا - اونمین بنی فزارہ کی ایک عورت تہی اور اوسکی بیٹی بہی اوسکے ساتہہ تہی جو عربون مین ایک نہایت خوبصورت لڑکی تہی - ابو بکر نے وہ لڑکی مجہہ کو عطا کردی - جب مین مدینہ کو آیا تو نبی صلعم مجہے سوق مدینہ مین ملے - اور مجہہ سے کہا ابو سلمہ اللہ کے واسطے یہ عورت تو مجہے دیدے - سلمہ کہتا ہے مین نے رسول اللہ سے عرض کیا - یا رسول اللہ مجہے اوسکا حسن بہت اچہا معلوم ہوتا ہے اور مین نے ابہی اُسے چہوا تک بہی نہین ہے - رسول اللہ خاموش ہوکر چلے گئے - جب دوسرا روز ہوا تو آپ نے پہر وہی فرمایا - مین نے وہ عورت آپ کو دیدی آپ نے اوسے مکہ کو بہیجدیا - اور جو مسلمان قیدی مکہ مین تہے وہ اوسکے عوض مین چہڑا لئے -

۹۴ سریہ کرز اور عمر بن الخطاب کا جمیلہ سے نکاح اور طلاق اور نماز استسقا -

انہین سرایا مین سے ایک سریہ کرز بن جابر الفہری کا عرنیین کیطرف ہے جنہون نے نبی صلعم کے راعی کو مار ڈالا تہا - اور آپ کے اونٹ نکال لے گئے تہے - یہ سریہ ماہ شوال مین بیس سوارون سے ہوا تہا -

اِسی سال مین عمر بن الخطاب نے جمیلہ بنت ثابت بن افلح عاصم کی بہن سے نکاح کیا تہا اوسکے بطن سے حضرت عمر کا بیٹا عاصم پیدا ہوا - پہر آپ نے اوسے طلاق دیدی - اور یزید بن حارثہ نے اوس سے نکاح کرلیا - یزید کا بیٹا اوسکے پیٹ سے عبدالرحمٰن بن یزید پیدا ہوا جو عاصم کا مادرزاد بہائی تہا -

اِسی سال عرب مین ایک سخت قحط پڑا تہا - اور لوگون کو اوس سے سخت تکلیف ہوئی تہی - اور رسول اللہ صلعم ماہ رمضان مین لوگون کو لیکر نماز استسقا کے واسطے تشریف لے گئے تہے -

رسول اللہ صلعم کا پادشاہان اطراف کو خطوط لکھنا

۵۰ شاہان اطراف کے پاس رسول اللہ کا قاصدون کو بہیجنا اِسی سال رسول اللہ صلعم نے کسریٰ اور قیصر اور نجاشی وغیرہ پادشاہان اطراف کے پاس قاصد بہیجے تہے - ان مین سے حاطبؓ بن بلتعہ کو مقوقس کی طرف مصر کو بہیجا تہا اور شجاعؓ بن وہب الاسدی کو حارث بن ابی شمر الغسانی کی طرف اور دحیہؓ کو قیصر کی طرف اور ایسے ہی سلیطؓ بن عمرو العامری کو ہوذہ بن علی الحنفی کی طرف روانہ کیا تہا - اور عبداللہؓ بن حذافہ کو کسریٰ کے پاس بہیجا تہا - اور عمروؓ بن امیہ الضمری کو نجاشی کے پاس اور علاؓ بن الحضرمی کو منذر بن ساوی کے پاس جو عبد القیس سے تہا روانہ فرمایا تہا اور بعض نے بیان کیا ہے کہ یہ قاصد سنہ ہجری مین آپ نے بہیجے ہین - واللہ اعلم

۵۱ مقوقس کا رسول اللہ کے فرمان کا اعزاز کرنا ان مین سے مقوقس والی مصر نے نبی صلعم کے نوشتہ کا بخوبی اکرام کیا اور خدمت نبوی مین (اور تحفون کے ساتہ) چار لونڈیان بہی روانہ کین - جنمین سے ایک بی بی ماریہ قبطیہ تہین جو رسول اللہ صلعم کے فرزند ابراہیم کی مان تہین (اور ایک شیرین تہی جو حسان بن ثابت کو رسول اللہ نے دیدی تہی -)

۵۲ ہرقل کا نبی صلعم کے خط کا اعزاز کرنا اور بطارقہ سے اتباع کو کہنا اور دحیہ کا ضغاطر کے پاس جانا - اور اوس کا قتل اور ہرقل کا ابو سفیان سے رسول اللہ کا حال پوچہنا اور نبوت کی تصدیق کرنا رہا قیصر جس کا نام ہرقل تہا سو اوس نے بہی رسول اللہ کے خط کا خوب اعزاز کیا - اور اوسے اپنی رانون اور کولہ کے درمیان رکہہ لیا - اور رومیہ مین ایک شخص کو جو کتب مقدس پڑہا ہوا تہا ایک خط بہیجکر رسول اللہ کا حال دریافت کیا - اِس رومیہ والے نے ہرقل کو لکہا - کہ یہ وہی نبی ہے جسکا ہم انتظار کر رہے ہین - اِسکی نبوت مین کوئی شک نہین ہے - تجہے چاہیئے کہ تو اوسکا اتباع کر اور اوسکی نبوت کی تصدیق کر

اسواسطے ہرقل نے اون روم کے بطارقہ کو جمع کیا جو اوسکے قصر مین رہتے تہے۔ اور ہمان مکان مین جمع کیا تہا اوسکے دروازے بند کرادئے۔ پہر آپ اپنے محل سرا سے ایک کہڑکی مین آیا۔ اور اون سے اونچا دور بیٹہا۔ تاکہ اوس پر کسی کی دست رس نہو اوسے اپنی جان کا خوف تہا۔

اور اون سے کہا مجہے اِس شخص (عربی) نے ایک خط بہیجا ہے۔ اور مجہے اپنے دین کی دعوت کرتا ہے۔ مین جانتا ہون کہ وہ وہی نبی ہے جسکا ذکر ہماری کتابون مین لکہا ہوا ہے کہ وہ آیندہ زمانہ مین پیدا ہوگا۔ آؤ ہم سب اوس کی تصدیق اور اوسکا اتباع کرین۔ جس سے ہماری دنیا بہی اچہی رہے اور آخرت بہی اچہی ہوجائے۔ یہ سنتے ہی اون سب نے ایک دم سے غل مچا دیا۔ اور سب وہان سے اُٹہکر دروازون کیطرف بہاگے۔ کہ باہر نکل جائین۔ مگر ہرقل نے فوراً اپنی بات پلٹ دی۔ اور کہا کہ انہین میرے پاس لاؤ۔ اوسے اپنی جان کا خوف ہوا اونہین بُلاکر کہا۔ کہ مین نے یہ بات تمسے اِس لئے کہی تہی۔ کہ دیکہون تم اپنے دین مین کیسے مضبوط ہو۔ اِس سے مجہے بڑی خوشی ہوئی کہ جیسا مین چاہتا تہا تم ویسے ہی نکلے۔ ہرقل کی یہ بات سنکر سب نے اوسے سجدہ کیا۔ اور پہر ہرقل اپنے مکان مین چلا گیا۔

اور دحیہ سے بلا کر کہا مین جانتا ہون کہ محمدؐ نبی مرسل ہین۔ لیکن مجہے رومیون سے اپنی جان کا خوف ہے اگر مجہے یہ خوف نہوتا تو مین اونکا اتباع کرتا۔ تو ضغاطر کے پاس جو روم کا اسقف اعظم ہے جا اور اوس سے محمدؐ کا حال بیان کر دیکہہ وہ اوس کی نسبت کیا کہتا ہے۔

اِس واسطے دحیہ ضغاطر کے پاس گیا۔ اور اوس سے رسول اللہ صلعم کا سب حال بیان کیا۔ ضغاطر نے کہا یہ شخص تو نبی مرسل ہے ہم نے اِسکی صفت لکہی ہوئی دیکہی ہے۔

اور ہماری کتاب مین اوس کا ذکر ہے - پہر اپنا عصا لیا - اور رومیون کے سامنے گیا - وہ ایک کنیسہ مین اسوقت جمع تہے - پہر اوسنے کہا یا معشر روم ہمارے پاس احمدؐ کے پاس سے ایک نوشتہ آیا ہے - اوس مین ہمین اللہ کی طرف بلاتا ہے اور مین تو یہ کلمہ پڑہتا ہون اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ دحیہ کہتا ہے کہ اسکے سنتے ہی سب لوگ اوسپر جہپٹ پڑے اور اوسے قتل کر ڈالا -

پہر دحیہ لوٹ کر ہرقل کے پاس آیا - اور اوسے یہ سب حال سنایا - ہرقل نے کہا دیکہہ مین اسی بات کا تو اندیشہ کرتا تہا - ہمین اپنی جانون کا خوف ہے -

اور قیصر نے رومیون سے کہا - کہ ہم اسے جزیہ دین اور اسکے خراج گزار بنجائین -

مگر رومیون نے اسے نہ مانا - پہر اوس نے کہا کہ اچہا سوریہ کی سرزمین یعنی شام کا علاقہ ہم اوسے دیدین - اور اوس سے صلح کرلین - مگر اس سے بہی اونہون نے انکار کیا -

اور قیصر نے ابوسفیان کو اپنے پاس بلایا جو صلح حدیبیہ کی وجہ سے شام کو تجارت کے واسطے چلا گیا تہا - جب وہ اوسکے پاس گیا - اور اوسکے ساتہہ اور بہی قریش کے کچہہ آدمی گئے تو اونہین ہرقل نے ابوسفیان کے پیچہے بٹہلایا اور اون سے کہا کہ مین ابوسفیان سے کچہہ باتین پوچہتا ہون اگر وہ جہوٹ بولے تو تم مجہے بتادینا (اور پیچہے اِس لئے بٹہایا تہا کہ آنکہون کے سامنے اگر ہون گے تو وہ ابوسفیان کی جہوٹ بات کو جہوٹ نہ کہہ سکینگے) ابوسفیان کہتا ہے کہ مجہے محمدؐ سے ایسی عداوت تہی کہ اگر میری جہوٹ کی لوگ گرفت نہ کرتے اور مجہے جہوٹا مشہور ہونے کا خوف نہوتا تو مین ضرور جہوٹ بولتا -

پہر قیصر نے اوس سے محمد صلعم کا حال پوچہا - ابوسفیان کہتا ہے کہ مین نے اون کو تحقیر کے ساتہہ یاد کیا - مگر اوس نے میری بات پر کچہہ التفات نہ کیا - بلکہ پوچہا کہ اونکا نسب

تمہاری قوم مین کیسا ہے - مین نے کہا کہ وہ ہم مین نسب کا شریف ہے - پہر ہرقل نے کہا کہ کیا
کوئی اوسکے خاندان مین پہلے بہی ایسا شخص گزرا ہے جو ایسی باتین کہتا ہو - مین نے کہا
نہین ایسا تو کوئی شخص پہلے نہین گزرا ہے - پہر اوس نے پوچہا کہ کیا وہ بادشاہ تہا اور تم نے
اوسکا ملک چہین لیا ہے - مین نے کہا نہین - پہر اوس نے پوچہا کہ کونسے لوگ اوسکا اتباع
کرتے ہین - مین نے کہا ضعفا اور مساکین اور نوجوان - پہر اوس نے پوچہا - کہ جو لوگ اوس کا
اتباع کرتے ہین وہ اوس سے محبت کرتے اور اوسکے ہو رہتے ہین - یا اوسے چہوڑ دیتے
اور نکل بہاگتے ہین - مین نے کہا کوئی شخص ایسا نہین جو اسکا متبع ہوا ہو اور پہر اوسے چہوڑ بہاگا
ہو - پہر اوس نے پوچہا - کہ تمہارے اور اوس سے جو لڑائی ہوتی ہے اوسکا کیا نتیجہ ہوتا ہے
مین نے کہا کبہی وہ غالب رہتا ہے اور کبہی ہم اوس پر غالب رہتے ہین - پہر پوچہا -
کیا وہ دہوکا بہی دیتا اور عہد شکنی بہی کرتا ہے یا نہین - ابوسفیان نے کہا کہ مین نے یہانتک
کسی جواب مین کچہہ لگاوٹ کی بات نہ کہی تہی - مگر یہان مین نے یہ کہدیا کہ اوس نے ہم سے
اب تک تو خلاف عہد کوئی کام نہین کیا ہے - اور آج کل ہماری اوس سے صلح ہے -
مگر ہمین آیندہ کو اوس سے اطمینان نہین ہے تعجب نہین کہ خلاف عہد کرے - ابوسفیان
کہتا ہے کہ اس پر اوسنے کچہہ التفات نہ کیا -

ابوسفیان کہتا ہے کہ پہر ہرقل نے مجہہ سے کہا - مین نے تجہہ سے اوس شخص کا نسب
پوچہا تو تو نے کہا کہ وہ نسب کا شریف ہے تو انبیا ایسے ہی ہوا کرتے ہین - اور مین نے
تجہہ سے پوچہا کہ کیا کسی نے اوس کے خاندان مین پہلے بہی ایسا دعوے کیا ہے
کہ وہ بہی اوسی کی تقلید کرتا ہو تو تو نے کہا - کہ کسی نے ایسا دعوی نہین کیا - اور مین نے
پوچہا کہ کیا تم نے اوسکا ملک چہین لیا ہے کہ اس پیرایہ مین وہ اپنا گیا ہوا ملک پہر حاصل کرنا چاہتا ہو

تو تو نے کہا نہیں - پہر مین نے پوچہا کہ اوسکے اتباع اور متبعین کون ہین تو تو نے کہا ضعفا اور مساکین - سو اسطرح کے لوگ انبیا کا اتباع کیا کرتے ہین - پہر مین نے پوچہا کہ اوس کے متبعین اوس سے محبت کرتے ہین یا چہوڑ بہاگتے ہین - تو تو نے کہا کہ لوگ اوس سے محبت کرتے ہین کوئی اوسکو نہین چہوڑتا - سو ایمان کی حلاوت ایسی ہی ہوا کرتی ہے - کہ جب کبہی وہ کسی کے دل مین جگہہ پکڑتی ہے تو پہر کبہی نہین نکلتی - پہر مین نے پوچہا کہ وہ غدر اور خلاف عہد بہی کیا کرتا ہے تو تو نے کہا نہین - اگر تو نے مجہہ سے یہ باتین سچ کہی ہین - تو دیکہہ لینا کہ وہ کوئی دن مین اِس سرزمین کا مالک ہوجائے گا جو اِس وقت میرے قدمون کے نیچے ہے - کاش کہ مین اوس وقت اوس کے سامنے ہوون اور اوس کے قدم دہویا کرون - پہر مجہہ سے کہا اچہا جا تو تیرا جہان بچ جاتا ہے -

ابو سفیان کہتا ہے کہ مین ہرقل کے پاس سے نکلا - تو اپنے ہاتہہ پر ہاتہہ افسوس سے مارتا تہا اور دل مین کہتا تہا - کہ ابن کبشہ کا معاملہ ایسا بڑا ہوگیا کہ ملوک روم اپنی ایسی بڑی سلطنت ہونے پر بہی اوس سے ڈرتے ہین - راوی کہتا ہے کہ جو خط رسول اللہ صلعم کا دحیہ ہرقل کے پاس لے گیا تہا وہ یہ ہے - بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۔ مِنْ مُحَمَّدٍ رَّسُوْلِ اللّٰهِ اِلٰى هِرَقْلَ عَظِيْمِ الرُّوْمِ ۔ وَالسَّلَامُ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى ط اَسْلِمْ تَسْلَمْ وَاَسْلِمْ يُؤْتِكَ اللّٰهُ اَجْرَكَ مَرَّتَيْنِ ط وَاِنْ تَوَلَّيْتَ فَاِنَّ اِثْمَ الْاَرِيْسِيِّيْنَ عَلَيْكَ ط

(یہ خط محمد رسول اللہ کی طرف سے ہرقل پادشاہ روم کے نام ہے - سلام ہو اوس شخص پر جو ہدایت کے راستہ کا اتباع کرتا ہے - تو مسلمان ہوجا - اوس سے تو سلامت رہے گا - اور اگر تو مسلمان ہوگیا تو تجہے اللہ تعالیٰ دوہرا اجر عطا فرمائے گا - اور اگر تو ہماری بات نہ مانے گا تو رعایا اور مزارعین کا گناہ بہی تیرے اوپر پڑے گا -

(کفار لوگ رسول اللہ کو ابن ابی کبشہ کے نام سے پکارا کرتے تھے۔ ابوکبشہ بنی خزاعہ کے بطن بنی غبشان کا ایک شخص تھا جس نے بتون کی پرستش چھوڑ دی تھی۔ اور عربون کے برخلاف شعری ستارہ کو پوجتا تھا۔ چونکہ رسول اللہ نے بھی عربون کے بتون کو چھوڑ دیا تھا عرب اونہین ابوکبشہ کا بیٹا ضد و نفسانیت سے کہتے تھے)

۵۳ حارث حاکم شام کا جواب رسول اللہ کے خلاف اُدہر حارث بن ابی شمر الغسانی کا حال سنئے۔ اوسکے پاس رسول اللہ کا فرمان شجاع بن وہب لیکر گیا۔ جب اُسنے پڑہا تو (بہت ناراض ہوکر) کہا کہ مین خود ہی (حملہ آور ہوکر) اوس کے پاس جاؤنگا۔ رسول اللہ صلعم نے فرمایا۔ کہ اوسکی مملکت تباہ ہوگی (اور وہ اُجڑ جائیگا چنانچہ ایسا ہی ہوا)

۵۴ نجاشی کا رسول اللہ کے فرمان کو دیکھکر ایمان لانا اور اُم حبیبہ بنت ابی سفیان سے رسول اللہ کا نکاح۔ رہا نجاشی پادشاہ حبش۔ جب اوسکے پاس رسول اللہ صلعم کا فرمان عالیشان پہونچا۔ تو وہ ایمان لایا اور آپ کا اتباع کیا۔ اور جعفر بن ابی طالب کے ہاتھ پر مسلمان ہوگیا۔ اور ساٹھ آدمیون کے ساتھ اپنے بیٹے کو رسول اللہ کے پاس روانہ کیا۔ مگر یہ لوگ سمندر مین غرق ہوگئے اور اوسی نے رسول اللہ کے پاس ام حبیبہ بنت ابی سفیان کو بھی بھیجا تھا۔ کہ آپ اون سے نکاح کرلین۔ یہ بی بی اپنے شوہر عبید اللہ بن جحش کے ہمراہ حبش کو ہجرت کرگئی تہین۔ وہان عبید اللہ نصرانی ہوگیا اور حبش ہی مین مرگیا۔

اب اسوقت نجاشی نے ام حبیبہ سے درخواست کی کہ وہ رسول اللہ سے نکاح کرلین۔ ام حبیبہ نے اوسے منظور کرلیا اور اوس نے آپ سے نکاح کرادیا۔ اور خود ہی اپنے پاس سے چارسو دینار اونکا مہر بھی ادا کردیا۔ جب ابوسفیان نے سنا کہ اُم حبیبہ سے رسول اللہ صلعم نے نکاح کرلیا۔ تو بہت خوش ہوا کہ جوڑا ٹھیک ہے۔

۵۵ پرویز کا رسول اللہ کے فرمان کو چاک کرنا اور بازان کو لکہنا کہ محمد کو پکڑ کر بہیجدے اور بازان کے قاصدون کے ہاتہہ رسول اللہ کا پرویز کے قتل کی خبر دینا اور بازان کا اسلام -

اب رہا کسریٰ - جب اوس کے پاس عبد اللہ بن خذافہ رسول اللہ کا فرمان لیکر پہونچا - تو اوس نے آپ کے فرمان کو چاک کر کے پہینکدیا - اور رسول اللہ نے اس کو سنکر فرمایا - کہ اوس کی سلطنت چاک ہوگئی - رسول اللہ کا فرمان اس کے نام اس طرح تہا بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط من محمدٍ رسولِ اللّٰهِ اِلٰی کسریٰ عظیمِ فارِس ط سلامٌ علٰی مَنِ اتَّبَعَ الھُدیٰ و اٰمَنَ باللّٰهِ ورسولهٖ واشھد ان لا اِلٰهَ اِلّا اللّٰهُ و اَنَّ محمداً عبدُهٗ ورسولُهٗ ط و اِنّی اَدعوك بدعاءِ اللّٰهِ و اِنّی رسولُ اللّٰهِ الی الناس کافّةً لاُنذرَ مَن کان حیًّا و یحقَّ القولُ علی الکافرین فاسلِم تسلم ط و اِن تولّیتَ فاِنَّ اِثمَ المجوسِ علیك (یہ خط محمد رسول اللہ کی طرف سے کسریٰ پادشاہ فارس کے نام ہے - سلام اوس شخص پر جو ہدایت کا اتباع کرتا ہے - اور اللہ پر اور اللہ کے رسول پر ایمان لاتا ہے اور گواہی دیتا ہے کہ کوئی معبود بجز خدا کے نہین اور محمد اوس کے بندہ اور اوس کے رسول ہین - مین تجہے اللہ کی طرف بلاتا ہون - اور تمام جمہور انام کے واسطے اللہ کی طرف سے رسول کر کے بہیجا گیا ہون کہ جو زندہ ہین اور گوش شنوا رکہتے ہین اونہین آیندہ کے عذاب سے ڈراؤن - اور جو بات کافرون کے لئے کہی جاتی ہے وہ حق ہو کر رہے گی - تو مسلمان ہو جا تاکہ تو سلامت رہے اور اگر تو نے روگردانی کی تو جان لے کہ تمام مجوس کا گناہ تیرے سر پر پڑے گا -)

جب اوس نے یہ خط پڑہا تو اوسے چاک کر ڈالا - اور کہا وہ تو میرا غلام ہے غلام ہو کر مجہے ایسا کہتا ہے پہر بازان کو جو اوس کی طرف سے یمن کا حاکم تہا لکہا کہ یہ شخص جو حجاز مین اٹہہ کہڑا ہوا ہے اوس کے پاس تو دو دلاور آدمیون کو اپنے پاس سے بہیج کہ وہ اسے پکڑ کر

میرے حضور مین حاضر کرین۔

اس واسطے بازان نے نابوہ (یا بابویہ) کو جو ایک دبیر اور عقلمند آدمی تھا اور ایک ور فارس والے کو جس کا نام خرخرہ تھا رسول اللہ کے پاس روانہ کیا۔ اور ایک خط مین لکھا آپ ان دونون شخصون کے ساتھ کسریٰ کے پاس جائیے۔ اور نابوہ کو حکم دیا کہ وہ رسول اللہ کی خبر لا کر اوس کو سنائے۔

جب قریش نے سنا۔ کہ کسریٰ نے رسول اللہ کے خط کے جواب مین ایسا حکم دیا ہے تو بہت خوش ہوے اور آپسمین مبارکبادیان دینے اور کہنے لگے۔ کہ کسریٰ شہنشاہ محمدؐ کے مقابلہ مین اوٹھہ کھڑا ہوا۔ اب تمہین محمدؐ کے دفعیہ کی تدابیر کرنے کی کوئی ضرورت نہ رہی

یہ دونون قاصد رسول اللہ کے پاس آئے۔ آپ نے دیکھا کہ اون کی ڈاڑہی اور مونچھین منڈی ہین۔ اس پر آپ نے اونھین بکر نظر سے دیکھا۔ اور فرمایا کہ یہ تمہین کس نے حکم دیا ہے کہا ہمارے پروردگار نے (یعنی ہمارے پادشاہ نے) آپ نے فرمایا مگر میرے پروردگار نے حکم دیا ہے کہ ڈاڑہی چھوڑون اور مونچھین کترواؤن۔

پہر اون دونون نے اوس غرض کا ذکر کیا کہ جس کے واسطے وہ آپ کے پاس آئے تھے۔ اور اوس کے ساتھ یہ بہی کہا۔ کہ اگر آپنے حکم کی اطاعت کی تو بازان آپ کی کسریٰ سے سفارش کرے گا۔ اور اگر آپ حکم نہ مانین گے تو کسریٰ آپ کو اور آپ کی قوم کو ہلاک کرڈالے گا۔ آپ نے اون دونون سے کہا کہ اچھا آج تو ٹھیرو۔ کل میرے پاس آنا اسکا جواب دیا جائیگا

پہر رسول اللہ صلعم کے پاس آسمان سے خبر آئی کہ اللہ تعالیٰ نے کسریٰ پرویز پر شیرویہ کو مسلط کر دیا۔ اور بیٹے نے باپ کو مار ڈالا رسول اللہ نے صبح ہی قاصدون کو بلایا۔ اور اونھین خسرو پرویز کے قتل کی خبر سنائی۔ اور اون سے کہا کہ میرا دین اور میری سلطنت کسریٰ کے

ملک تک پہنچین گے اور وہان پیل جائین گے جہان تک اونٹ اور گہوڑے جا سکتے ہین - اور اون سے کہا بازان سے جا کر کہدو - کہ تو مسلمان ہو جا - اگر تو مسلمان ہو جائے گا تو جو ملک کہ تیرے تحت حکومت ہے مین اوسے تیرے اوپر بحال رکہون گا - اور تیری قوم پر تجہے حاکم بنا دونگا

پہر خرخسرہ کو ایک مذہب اور نقرہ منطقہ عنایت کیا - جو آپ کو کسی بادشاہ (یعنی مقوقس) نے بہیجا تہا -

پہر یہ لوگ رسول اللہ کے پاس سے روانہ ہوے اور بازان کے پاس آئے - اور اوس سے سارا حال بیان کیا - بازان نے کہا کہ یہ باتین تو بادشاہون کی سی نہین ہین - میرے نزدیک تو وہ کوئی نبی معلوم ہوتا ہے اچہا ہم اوسکی بات کو دیکہتے ہین - اگر وہ بات جو اوس نے کہی ہے سچ نکلی - تب تو وہ نبی ہے اور خدا کی طرف سے بہیجا ہوا ہے - اور اگر سچ نہ نکلی تو جیسا مناسب ہو گا اوس طرح ہم اوس سے پیش آئین گے - اِسکے بعد کچہہ بہت روز نہین گزرے تہے کہ اوسکے پاس شیرویہ کا فرمان آیا جسمین لکہا تہا کہ خسرو پرویز مارا گیا - اور اوسے شیرویہ نے اہل فارس کے سبب سے مار ڈالا - کیونکہ پرویز نے اون کے سردارون کو قتل کر ڈالا تہا - اور شیرویہ نے بازان کو یہ بہی لکہا تہا کہ یمن والون کو اوس کی اطاعت کی طرف مائل کرے اور نبی صلعم سے کسی طرح کی پرخاش نہ کرے -

اِس فرمان کے آتے ہی بازان اور جو اوسکے ساتہہ ابنار فارس تہے وہ سب مسلمان ہو گئے - خرخسرہ کو حمیر لوگ (رسول اللہ کے منطقہ کی وجہ سے) صاحب المعجزہ کہتے تہے - اور اونکی زبان مین معجزہ منطقہ اور کمربند کو کہا کرتے ہین -

۵۶ ہوذہ کا جواب اور رجال کا اسلام اور مرتد ہونا

اب ہوذہ بن علی کا حال سنئیے - یہ یمامہ کا بادشاہ تہا - اور دین کا نصرانی تہا جب سلیط بن عمرو اوس کے پاس گیا - اور اوسے اسلام کی دعوت کی -

تو اوس نے رسول صلعم کے پاس اپنے سفیر بھیجے جس مین مُجّاعہ اور رجّال بالجیم یا رحّال بالحا ابن عنفوہ بھی تھے۔ اور یہ کہلا بھیجا کہ اگر آپ اپنی حکومت اپنے بعد مجھے دیدین تو مین مسلمان ہوجاؤن گا۔ اور آپ کے پاس آؤن گا۔ اور آپ کی مدد بھی کرون گا۔ اور اگر آپ اسے منظور نہ کرین گے تو مین آپ سے لڑائی لڑون گا۔ رسول اللہ نے فرمایا کہ یہ کسیطرح نہین ہوسکتا۔ اور اللہ سے دعا مانگی کہ اے اللہ تو اوسکے مقابلہ مین میری مدد کر۔ اسکے چند مدت بعد وہ مرگیا۔

رہے مجاعہ اور رجّال یہ دونون مسلمان ہوگئے۔ اور اون مین سے رجّال رسول اللہ صلعم کے پاس ہی رہ گیا۔ اور سورۃ البقر وغیرہ اوس نے پڑہی اور دین کے معاملات خوب سیکہہ کر فقیہ ہوگیا۔ اور یمامہ کو پھر چلا گیا۔ مگر وہان جاکر مرتد ہوگیا۔ اور یہ گواہی دی کہ رسول اللہ صلعم نے مسیلمہ کو اپنی نبوت مین شریک کرلیا تھا۔ اس سے جو فتنہ پیدا ہوا وہ اوس سے بڑہ کر تھا جو مسیلمہ کے سبب سے پیدا ہوا تھا۔

۷ھ منذر حاکم بحرین کا اسلام اور رعایا کا جزیہ

منذر بن ساوی جو بحرین کا حاکم تھا اوس کے پاس علا ابن الحضرمی پہونچا اور اوسے اور جو لوگ بحرین مین اوس کے ساتھ تھے اونہین مسلمان ہونے کو کہا۔ اور کہا کہ اگر مسلمان نہون تو وہ جزیہ دین۔ بحرین کے مالک اہل فارس تھے۔

منذر بن ساوی اور اوس کے ساتھ جو عرب تھے اور بحرین مین رہا کرتے تھے وہ سب مسلمان ہوگئے۔ لیکن اہل البلاد یہود و نصاریٰ اور مجوس مسلمان نہ ہوے۔ مگر اونہون نے علا اور منذر سے جزیہ دینے پر مصالحت کرلی اور یہ قرار پایا کہ ہر ایک بالغ سے ایک دینار لیا جاے بحرین مین کسی طرح کی لڑائی نہین ہوئی۔ کچھہ لوگ تو وہان کے مسلمان ہوگئے اور کچھہ لوگون نے

جزیہ دینا قبول کر لیا۔

۵۸ ام رومان کی موت اس سال بھی حج کے کارپرداز مشرک ہی رہے - اور اسی سال اُم رومان مر گیئن جو بی بی عائشہ زوجہ رسول اللہ صلعم کی مان تھی۔

سنہ ۷ ہجری

غزوہ خیبر

۵۹ رسول اللہ کی چڑہائی خیبر پر اور غطفان کا سامنے آنا اور عامر کا صدا اور قتل اور رسول اللہ کی دعا۔ جب رسول اللہ صلعم حدیبیہ سے واپس ہو کر آئے - تو مدینہ مین ذی الحجہ مین محرم کے کچھہ دنون تک رہے - اور پھر چودہ سو آدمیون سے جن مین دو سو سوار بھی تھے خیبر کو روانہ ہوے - خیبر کو کوچ محرم سنہ ۷ ہجری مین ہوا ہے - اور مدینہ پر آپ اس وقت سباع بن عرفطہ الغفاری کو خلیفہ کر گئے تھے۔

غرض آپ مدینہ سے روانہ ہو کر اپنے لشکر سمیت رجیع مین جا کر قیام پذیر ہوے - تاکہ خیبر والون کے اور غطفان کے درمیان مین حائل ہو جائین - اور ایک کو دوسرے فریق کی مدد نہ کرنے دین - کیونکہ غطفان رسول اللہ صلعم کے برخلاف اہل خیبر کی مدد پر تھے - چنانچہ غطفان نے قصد کیا - کہ یہود کی جا کر مدد کرین - مگر اونہین یہ خوف ہوا - کہ اگر وہ اُدہر چلے گئے تو کہین مسلمان اونکے گھرون پر نہ جا پڑین - اور اون کی عورتون اور مال و اسباب کو نہ لوٹ لیجائین اس واسطے وہ لوٹ گئے - اور یہود کے پاس نہ گئے - لیکن یہود کے اور نبی صلعم کے درمیان حائل ہو گئے۔

پہر رسول اللہ صلعم آگے بڑہے - اور راستہ مین عامر بن الاکوع سے جو سلمہ بن عمرو بن الاکوع کا چچا تہا فرمایا - کہ ہمارے اونٹون کے سامنے اونکے تیز چلنے کے لئے کچہہ اشعار پڑہ - اس لئے وہ اونٹ پر سے اوتر پڑا اور یہ گانے لگا ؎

واللہِ لَولا اللہُ مَا اھتَدَینَا		وَلا تَصَدَّقنَا وَلا صَلَّینَا
واللہ اگر اللہ نہ ہوتا تو ہم کو ہدایت کا راستہ نہ ملتا	—	اور نہ ہم صدقہ دیتے اور نہ نماز پڑہتے
فَانزِلَن سَکِینَۃً عَلَینَا		وَثَبِّتِ الاَقدَامَ اِن لاقَینَا

اے اللہ جس وقت ہمارا دشمنون سے مقابلہ ہو تو اوسوقت ہم پر سکینہ اُتار (اور ہمین اطمینان دے) اور اونکے مقابلہ مین ہمکو ثابت قدم رکہ

یہ سنکر رسول اللہ صلعم نے فرمایا - رحمک اللہ - حضرت عمر نے یہ کلمہ آپ کی زبان سے سنتے ہی ازراہ افسوس عرض کیا کہ یا رسول اللہ کیا ہم اوس سے فائدہ نہ اُٹہاوین - اسکی وجہ یہ تہی کہ جب رسول اللہ کسی شخص کے حق مین رحمک اللہ فرماتے تو وہ قتل ہو جایا کرتا تہا - حضرت عمر کو اس سے یقین ہو گیا - کہ وہ اب مارا جائے گا اس سے انہین افسوس ہوا - اور چاہا کہ وہ جیتا رہتا تو ہم اوس سے فائدہ اُٹہاتے -

غرض جب خیبر پر جا کر اُترے تو عامر میدان جنگ مین نکلا اور مبارز طلب کیا - وہان لڑنے مین اوس کی تلوار اُلٹ پڑی اور خود اپنی تلوار سے اوسکے ایک زخم لگ گیا - جو ایسا سخت زخم تہا کہ وہ اوس سے جان بر نہ ہو سکا - اس سے لوگ کہتے ہین کہ اوس نے خودکشی کی - اسپر اوسکے بہائی کے بیٹے سلمہ نے نبی صلعم کی خدمت مین جا کر عرض کیا - کہ لوگ ایسا کہتے ہین - آپ نے فرمایا - کہ ان کا خیال غلط ہے - بلکہ (وہ شہید ہوا) اوسے دوچند ثواب ملے گا -

پہر جب رسول اللہ صلعم اوس کے سامنے پہونچے - تو اپنے اصحاب سے فرمایا - ذرا ٹہیرو - پہر یہ دعا مانگی اللھم رب السموات وما اظللن ورب الارضین وما اقللن و

رب الشیاطین وما اضللن ورب الریاح وما اذرین نسالک خیر ھذہ القریۃ وخیر اھلھا ونعوذبک من شرھا وشر اھلھا وشر ما فیھا

اقدموا بسم اللہ (اے اللہ پروردگار آسمانون کے اور اون چیزون کے جن پر وہ سایہ ڈالے ہوے ہین اور پروردگار زمینون کے اور اون چیزون کے جن کو وہ اٹھائے ہوے ہین اور پروردگار شیاطین کے اور اونکے جنھین وہ گمراہ کرتے ہین - اور پروردگار ہواؤن کے اور جنھین وہ اڑا اڑاے لئے پھرتی ہین ہم تجھ سے چاہتے ہین کہ اس قریہ مین اور یہان کے رہنے والون مین جو بھلائی ہے وہ ہمین دے - اور اس قریہ کے اور اس قریہ کے رہنے والون کے اور جو چیزین اوس مین ہین اون کے شر سے ہمین محفوظ رکھ - اے مسلمانون بسم اللہ آگے بڑھو) رسول اللہ صلعم کا یہ قاعدہ تھا کہ جب کسی قریہ پر جاتے تو آپ اس طرح دعا مانگا کرتے تھے -

۶۰ حصن ناعم اور حصن قموص کی فتح اور صفیہ اور گدھون کے گوشت کی حرمت -

رسول اللہ صلعم خیبر پر جب پہونچے تھے تو رات کا وقت تھا کسی کو آپ کا جانا دہان پر معلوم نہ ہوا - لیکن جب وہ صبح کے وقت کاروبار کے لئے اپنے بیلچہ لیکر نکلے - اور نبی صلعم کو دیکھا تو فوراً لوٹ پڑے - اور بولے محمد محمد اور خمیس یعنی لشکر - اس پر نبی صلعم نے فرمایا - اللہ اکبر خیبر اُجڑ جاے جب ہم کسی قوم کے گرد اُترتے ہین تو اون لوگون کی صبح جو ہم سے ڈرین (اور اطاعت نہ کرین) بہت ہی بُری ہوتی ہے یہ الفاظ آپ نے تین مرتبہ فرمائے پھر اون پر محاصرہ ڈالا - اور خوب تنگ پکڑا - اور اونکے مال و اسباب جس قدر پاے تھوڑے تھوڑے لینا شروع کر دیے اور قلعے پر قلعے فتح کرنے لگے -

چنانچہ پہلا حصن جو آپ نے فتح کیا اوسکا نام حصن ناعم تھا - اِسی مقام پر محمود بن سلمہ مارا گیا

اوس پر ایک چکی گر گئی اوس سے وہ مر گیا۔

پہر دوسرا قلعہ قموص نام بہی لے لیا۔ جو بنی ابی الحقیق کا حصن تہا۔ یہان آپ کو سبایا بہی بہت ہاتہہ آئے۔ انہین مین ایک لڑکی صفیہ بنت حُیَیّ بن اخطب بہی تہی۔ اور کنانہ بن الربیع بن ابی الحقیق کے نکاح مین تہی۔ اسے رسول اللہ صلعم نے اپنے واسطے پسند فرمایا۔ اور مسلمانون کے پاس سبایا بہت کثرت سے ہو گئے۔

اور اونہون نے پلاؤ گدہون کا گوشت کہایا۔ اس سے اونہین رسول اللہ صلعم نے منع فرمایا۔

۶۱ زبیر بن باطا کو ثابت کا رسول اللہ سے چہڑانا مگر اوسی کی درخواست پر اوسکا قتل کیا جانا۔

بُعاث کی لڑائی زمانہ جاہلیت مین ہوئی تہی۔ (جسکا ذکر اوپر آچکا ہے) اِس وقت زبیر بن باطا قرظی نے ثابت بن قیس بن شماس پر بڑا احسان کیا تہا۔ اور قید سے اوسے چہوڑ دیا تہا۔ اس وقت زبیر پکڑا آیا تو ثابت اوس کے پاس آیا۔ اور اوس سے کہا تو مجہے جانتا ہے۔ زبیر نے کہا تجہہ سے آدمی کو مجہہ سا آدمی نہین بہول سکتا ہے۔ ثابت نے کہا مین چاہتا ہون کہ تو نے مجہہ پر بڑا احسان کیا ہے مین اوس کا تجہہ سے بدلہ کر دون۔ زبیر نے کہا کریم کریم کے ساتہہ ایسے ہی کیا کرتے اور جزا دیا کرتے ہین۔

اِس لئے ثابت رسول اللہ صلعم کے پاس آیا۔ اور عرض کیا کہ زبیر نے مجہہ پر ایک مرتبہ بڑا احسان کیا ہے مین چاہتا ہون کہ اوسکا بدلہ اوسکے ساتہہ کر دون۔ آپ اوسے مجہے دیدیجیئے۔ رسول اللہ نے اوسے ثابت کو دیدیا کہ چاہے تو اوسے چہوڑ دے۔ پہر ثابت زبیر کے پاس آیا اور کہا رسول اللہ صلعم نے تیرا خون معاف کر دیا۔ اور اب تو قتل نہین کیا جائے گا زبیر نے کہا مین ایک بوڑہا شخص ہون۔ مین جورو بچون بغیر کیسے رہ سکتا ہون۔ ثابت پہر رسول اللہ

پاس گیا اور آپ سے اوس کے جورو بچے بہی چھوڑ دینے کی اجازت حاصل کرلایا - پہر زبیر نے کہا حجاز مین رہنا اور مال و اسباب وغیرہ نہ ہو نا کسطرح گزر ہوگی - اِس لئے ثابت نے رسول اللہ سے اوسکا مال بہی طلب کیا - آپ نے وہ بہی اوسے دیدیا - اور کل مال عطا فرمادیا -

پہر زبیر نے کہا کعب بن اسد کہان گیا - جسکا چہرا تو ہمارے حیّ کے کنواری لڑکیون کے لئے آئینہ مصقل کی طرح تہا - ثابت نے کہا وہ تو مارا گیا - پہر پوچہا سید الحضر والبادی حیّی بن اخطب کیا ہوا - کہا وہ بہی مارا گیا پہر پوچہا غزال بن سموال کہان ہے - جو ہمارے حملون کے وقت آگے چلتا اور ہماری شکستون کے وقت ہماری حمایت کرتا تہا - کہا مارا گیا - پہر پوچہا بنی کعب بن قریظہ و بنی عمرو بن قریظہ کہان گئے - کہا وہ بہی اسی راستہ پر چلے گئے - تو زبیر نے کہا - کہ اے ثابت مین اوس احسان کے بدلے جو مین نے تیرے ساتہ کیا تہا یہ درخواست کرتا ہون - کہ تو مجہے بہی انہین کے پاس پہونچادے - اونکے مرنیکے بعد کچہہ لطف زندگانی مجہے نظر نہین آتا - اِس لئے ثابت نے اوسے قتل کردیا -

۶۲ حصن صعب و حصن وطیح و سلالم کی فتح اور محمد بن مسلمہ کا مرحب کو اور زبیر کا یاسر کو قتل کرنا۔

پہر رسول اللہ صلعم نے حصن صعب کو بہی فتح کیا - اس قلعہ مین طعام اور گوشت چربی بہت تہی پہر آپ نے اونکے حصن وطیح اور سلالم پر توجہ کی - یہ سلالم حصن سب سے اخیر فتح ہوا ہے اوس حصن سے مرحب یہودی نکلا اور بولا -

قَدْ عَلِمَتْ خَیْبَرُ اِنِّی مَرْحَبُ	شَاکِی السِّلَاحِ بَطَلٌ مُجَرَّبُ

خیبر (والون) کو معلوم ہے کہ مین مرحب ہون اور ہتیارون سے خوب آراستہ دلاور (کہ میدان مین نکلتے ہی لڑائی میٹ دیتا ہون) اور آزمودہ کار ہون

اَطْعَنُ اَحْیَانًا وَحِیْنًا اَضْرِبُ	اِذِ اللُّیُوثُ اَقْبَلَتْ تَلَہَّبُ

جسوقت شیر (دل اور بہادر لوگ میدان مین) آتے ہین - اور آتش جنگ مشتعل ہوتی ہے تو اوسوقت کبہی تو مین بہالا مارتا ہون اور کبہی تلوار چلاتا ہون

إنّ حمای لحمیٰ لا یقرب
میری حمی ایسی حمی ہے کہ جس کے پاس کوئی پہنچ نہین سکتا

اور میدان مین نکلکر مبازر کی درخواست کی۔ اوس کے مقابلہ کے لئے محمد بن مسلمہ نکلا اور کہا مین موتور اور ثائر ہون (یعنی میرا آدمی مارا گیا ہے اور مین اوسکا انتقام لینا چاہتا ہون) کل میرے بہائی کو انہون نے مار ڈالا تہا۔ اس واسطے رسول اللہ صلعم نے اوس کی مبازرت قبول فرمائی اور اوس کے حق مین دعا کی۔ اے اللہ تو دشمن کے مقابلہ مین اس کی مدد کر۔ پہر محمد بن مسلمہ گیا اور بہت دیر تک دونون دلاور میدان مین لڑتے رہے۔ پہر مرحب نے محمد بن مسلمہ پر حملہ کر کے ایک تلوار کا وار کیا جسے محمد بن مسلمہ نے اپنی ڈہال پر لیا۔ اور تلوار ڈہال کاٹ کر اوس مین اٹک گئی۔ اس پر محمد بن مسلمہ کو موقع مل گیا۔ اور اوس نے ایک تلوار مین اوسکا کام تمام کر دیا پہر اس کے بعد اوس کا بہائی یاسر نکلا اور کہا۔

شاکی السلاح بطل مغاور	قد علمت خیبر انی یاسر

خیبر والون کو معلوم ہے کہ مین یاسر ہون۔ اور پورے ہتیارون سے آراستہ دلاور اور حملہ کرنے والا ہون

اور مبازر کو میدان مین طلب کیا۔ اوس کے مقابلہ کے واسطے زبیر بن العوام نکلا۔ اور جاکر زبیر نے اوسے قتل کر دیا۔

٦٣ حصن قموص کا ایک روایت کے بموجب حضرت علی کے ہاتہ سے فتح ہونا۔

مگر اور لوگ کہتے ہین کہ جس نے مرحب کو مارا اور یہ حصن فتح کیا وہ علی بن ابی طالب تہے۔

اور یہی روایت زیادہ مشہور اور صحیح ہے (ابن اثیر نے اس حصن کا نام جسے حضرت علی نے فتح کیا نہین بیان کیا ہے۔ مگر دوسری کتابون مین اوسکا نام قموص بیان کیا گیا ہے۔) بریدۃ الاسلمی کہتا ہے۔ کہ رسول اللہ صلعم کے کبہی کبہی درد شقیقہ ہوا کرتا تہا۔ اور ایک دو روز

رہا کرتا تہا کہ جس سے آپ مکان سے باہر تشریف نہین لایا کرتے تہے۔ جب آپ خیبر آئے ہین تو اوس وقت آپ کے یہی آدہاسیسی کا درد ہونے لگا۔ اور آپ مکان سے باہر تشریف نہین لائے اِس لئے حضرت ابوبکر نے نبی صلعم کا رایت لیا۔ اور اُٹہے۔ اور میدان جنگ مین جاکر خوب شدت سے لڑائی کی۔ پہر لوٹ آئے۔ پہر حضرت عمر نے رایت لیا۔ اور آپ جاکر اوس سے بہی شدت سے لڑے کہ جس قدر پہلے دن ایک مرتبہ پہلے آپ لڑ چکے تہے۔ پہر لوٹ آئے۔ اور رسول اللہ صلعم کو اِسکی خبر دی گئی۔

پہر رسول اللہ نے فرمایا۔ کہ مین کل کو یہ رایت ایسے شخص کو دونگا کہ جس سے اللہ اہنکا رسول محبت کرتے ہین اور وہ بہی اللہ اور اوس کے رسول سے محبت کرتا ہے (یہ تعریف ولدہی اور یاددہانی کے لئے تہی اور جتنے صحابہ تہے اون سب مین یہ صفت موجود تہی) وہ اوس قلعہ کو زبردستی فتح کرے گا۔ اِس وقت حضرت علی وہان نہ تہے بلکہ مدینہ مین آشوب چشم کی وجہ سے رہ گئے تہے۔ پہر جب رسول اللہ صلعم نے یہ ارشاد فرمایا۔ تو قریش اسکا انتظار کرنے لگے کہ کل دیکہئے رایت کسے ملتا ہے۔ جب صبح ہوئی تو حضرت علی ایک اونٹ پر سوار آئے۔ اور رسول اللہ کی خبا کے پاس ہی آکر اونٹ کو بٹہایا۔ ابہی تک آشوب چشم دور نہین ہوا تہا یعنی آنکہون سے بندہی تہی۔ رسول اللہ نے پوچہا کیا حال ہے۔ عرض کیا کہ آپ کی تشریف آوری کے بعد مجہے آشوب چشم ہو گیا ہے۔ آپ نے فرمایا میرے پاس آؤ اور آنکہون پر لب لگا دیا۔ کہتے ہین کہ پہر کبہی حضرت علی کی آنکہون مین آشوب چشم کی بیماری نہوئی۔

پہر رسول اللہ نے اونہین رایت دیا۔ اور وہ اوسے لیکر اوٹہے اور سرخ لباس پہنے خیبر کی طرف گئے وہان سے اونہین ایک یہودی نے دیکہا۔ کہا تیرا کیا نام ہے کہا میرا نام علی بن ابی طالب ہے۔ یہودی نے باواز بلند کہا اے قوم یہود آج تم مغلوب ہو جاؤگے۔

پہر مرحب جو اس حصن کا حاکم تہا نکلا - اوس کے سر پر ایک مغفر یمانی تہا جسے اوس نے اپنے سر پر بیضہ کی طرح رکہا تہا اور چہرہ کو اوس سے ڈہکے ہوئے تہا - اور کہتا تہا ؎

قد علمت خیبر انی مرحب		شاکی السلاح بطل مجرب

حضرت علی نے اسکے جواب مین کہا ؎

انا الذی سمتنی امی حیدرہ		کلیث غابات کریہ المنظرہ

مین وہ شخص ہون کہ جسکا نام میری ماں نے حیدر رکہا ہے اور مین بیشون کے شیر کی طرح ڈراونی صورت ہون - لوگ دیکہکر ڈر جاتی ہین

اکیلہم بالسیف کیل السندرہ

اور دشمنون کو مین تلوار سے سندرہ کی کیل دیا کرتا ہون (سندرہ ایک درخت ہے جس سے تیر اور کمان بناتی ہین یعنی اور لوگ دور سے تیر مارتے ہین مین پاس جاکر تلوار سے وہی کام لیتا ہون -)

ان دونون دلاورون مین دو وار ہوئے - مگر حضرت علی نے فرق کرکے جو ایک تلوار ماری تو ڈہال اور مغفر اور سر کاٹ کر زمین پہ پہینکدیا اور اوس شہر کو فتح کرلیا -

ابو رافع جو رسول اللہ صلعم کا مولی تہا کہتا ہے - کہ جب رسول اللہ نے حضرت علی کو خیبر کی طرف بہیجا تو اوسوقت ہم بہی اونکے ساتہ تہے - جب حصن کے قریب پہونچے تو وہان کے لوگ باہر نکلے - اور دونون فریق مین لڑائی ہوئی - ایک یہودی نے حضرت علی کے ایک تلوار ماری - کہ جس سے علیؓ کے ہاتہ مین سے ڈہال گرگئی - اس واسطے حضرت علی نے ایک دروازہ (کاکواڑ) اپنے ہاتہ مین اوٹہا لیا جو یہان کمین حصن کے قریب پڑا تہا - اور اوسے اپنی ڈہال بنالیا - اور اوسی کو ہاتہ مین لئے اوسوقت تک لڑتے رہے کہ یہ لڑائی تمام نہین ہوئی - اور اللہ تعالی نے اونکے ہاتہ سے یہ قلعہ فتح کرادیا - جب قلعہ فتح ہوگیا تو اونہون نے اوسے پہینکدیا - اوسوقت مین نے دیکہا کہ سات آدمی تہے اور مین آٹہوان تہا - ہم نے ہرچند کوشش

کی کواوسے پلٹ دین مگر یہ دروازہ ایسا بہاری تہا کہ ہم اوسے پلٹ بہی نہ سکے۔ جسے حضرت علی نے اوٹہاکر اپنی ڈہال بنالیا تہا (لیکن یہ کوئی کرامت کی بات نہین ہے۔ کیونکہ اسی بیان مین یہ بہی موجود ہے کہ ایک یہودی کے وار سے حضرت علی کی ڈہال گرگئی تہی جس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ یہودی آپ سے بہی قوی تہا)۔ یہ خیبر کی فتح صفر کے مہینے مین ہوئی ہے

۴۶ بی بی صفیہ کا رسول اللہ سے نکاح اور کنانہ کا قتل جب خیبر فتح ہوگیا۔ تو بلال نے صفیہ کو اور اوس کے ساتہ کی ایک اور عورت کو اپنے ساتہ لیا۔ اور کسی ضرورت کی وجہ سے یہود کے مقتولون کی طرف گئے۔ جب بی بی صفیہ کے ساتہ کی عورت نے مقتولون کو دیکہا تو چیخین مارنے اور اپنا مُنہ نوچنے کہسوٹنے اور اپنے سر پر دہول ڈالنے لگی۔ اِس واسطے رسول اللہ صلعم نے صفیہ کو تو اپنے لئے پسند کرلیا اور دوسری عورت کو الگ کردیا۔ اور اوس کی حرکتون کے سبب سے فرمایا کہ وہ شیطان ہے اور بلال سے کہا تجہے اتنا خیال نہ ہوا۔ اور رحم نہ آیا۔ کہ تو اون عورتون کو اونہین کے مقتولون کے پاس سے گیا۔

بی بی صفیہ جس وقت کنانہ بن ابی الحقیق کی عروس تہین تو اوس وقت اونہون نے خواب مین دیکہا تہا۔ کہ اون کے گود مین چاند آگیا ہے۔ یہ خواب اونہون نے اپنے شوہر کے روبرو بیان کیا۔ اِس زمانہ مین غالباً یہ لڑائی شروع ہوگئی ہوگی اسواسطے اُسکے شوہر نے کہا۔ اِس سے معلوم ہوتا ہے کہ تجہے محمدؐ کی آرزو ہے۔ اور اوسکے مُنہ پر ایک طپانچہ مارا جس سے اونکی آنکہ نیلی ہوگئی۔ چنانچہ وہ جس وقت رسول اللہ کے پاس آئی ہین تو اس طپانچہ کا نشان اونکے چہرہ پر موجود تہا۔ آپ نے پوچہا کہ یہ کیا ہے تو اونہون نے یہ سارا قصّہ آپ کو سنایا۔

پہر کنانہ بن ابی الحقیق محمد بن مسلمہ کو دیدیا گیا۔ اور اوس نے اپنے بہائی محمود کے بدلے اوسے قتل کردیا۔

۶۵ اہل خیبر کی اطاعت اور نصف پیداوار پر ان سے اور اہل فدک سے معاملہ۔

پہر رسول اللہ صلعم نے خیبر کے دونون قلعون وطیح اورسلالم پر محاصرہ ڈالا۔ جب اون قلعہ والون کو یقین ہوگیا کہ اب ہلاک ہوجاینگے تو اونہون نے رسول اللہ صلعم سے درخواست کی کہ آپ اونہین وہان سے نکال دین اور جان کی امن دین۔ رسول اللہ نے اسے منظور کرلیا۔ اور جو کچہہ مال اسباب شق اور نطاۃ اور کتیبہ حصنون مین تہا اور جتنے حصن تہے وہ سب لے لئے۔

جب اہل فدک نے خیبر کا یہ حال سنا۔ تو اونہون نے بہی رسول اللہ صلعم کے پاس آدمی بہیجے کہ مسلمان اونہین بہی اس ملک سے نکالدین اور جسقدر اون کا مال واسباب ہے وہ لے لین۔ رسول اللہ نے اسے بہی منظور کرلیا۔

غرض جب خیبر والے مطیع ہوگئے اور قلعون سے اوتر آئے۔ تو اونہون نے رسول اللہ صلعم سے عرض کیا۔ کہ وہ اموال مین نصفا نصفی پر معاملہ کرلین۔ اور اونہین جب چاہین نکالدین۔ اِس واسطے رسول اللہ صلعم نے اِس شرط کو جس کی اونہون نے درخواست کی تہی منظور کرلیا اور نصف محاصل پر اون سے معاملہ کرلیا (یعنی باغات کی پیداوار مین سے نصف اہل خیبر اپنی اجرت کے عوض مین لے لیا کرین اور نصف اہل اسلام کے بیت المال مین داخل کیا کرین) اور اِسی طرح فدک والون کے ساتہہ بہی معاملہ کیا۔

اس خیبر مین سے جو کچہہ ملا اور کل خیبر تمام مسلمانون کے واسطے غنیمت تہا۔ مگر فدک خالص رسول اللہ صلعم کا تہا۔ کیونکہ مسلمان وہان اونٹ گہوڑے لشکر کے لیکر نہین گئے تہے (یعنی وہان اونہون نے فوجی چڑہائی نہین کی تہی۔ لیکن یہ بات کیونکر صحیح ہوسکتی ہے۔ یہ فوجی چڑہائی نہ تہی تو کیا تہا۔ خیبر کی چڑہائی کے خوف سے ہی فدک والون نے یہ معاملہ کیا تہا)۔

۶۶ ایک یہودی عورت زینب کا زہر دینا اور بشر بن براء کا اوس سے مرنا

جب یہ سب معاملہ ہوگیا۔ اور لوگ اطمینان سے

بیٹھے - تو زینب بنت الحارث جو سلام بن مشکم کی جورو تھی رسول اللہ کے واسطے ایک بھنی ہوئی بکری تحفۃً لائی جسمین اوسنے زہر ڈالا تہا - اور لاکر رسول اللہ کے سامنے رکھی - آپ نے اوسمین سے ایک مضغہ گوشت لے لیا - اور منہ مین چاب کر تہوک دیا - آپ کے ساتہہ بشر بن البرار بن معرور بہی تہا - اوسنے کسی قدر اوس مین سے کہا لیا - اور رسول اللہ صلعم نے فرمایا مجھے یہ بکری خبر دیتی ہے کہ اوسمین زہر ڈالا گیا ہے - پہر اوس عورت کو بلایا - اور دریافت کیا - تو اوسنے زہر ڈالنے کا اعتراف کیا - اوس سے پوچہا کہ تو نے کیون ایسا کیا - تو کہا جو کچہہ آپ نے میری قوم کے ساتہہ کیا ہے وہ تو ظاہر ہی ہے - اِس واسطے مین نے دل مین کہا - کہ اگر آپ نبی ہین تو میرا زہر ڈالنا آپ کو معلوم ہو جاوے گا اور اگر آپ بادشاہ ہین تو اوسے کہا کر مر جاوینگے اور ہمارا آپ سے پیچہا چہٹ جائیگا - اِس پر رسول اللہ صلعم نے اوسکی خطا سے درگزر کی - مگر بشر اس کے کہانے سے مر گیا -

رسول اللہ صلعم جس وقت اوس مرض مین مبتلا ہوے کہ جس مین آپ نے وفات پائی ہے تو آپ نے اوسوقت فرمایا کہ خیبر کے لقمہ سے اب مجکو اپنے ابہر (پیٹہہ کی رگ) کا انقطاع معلوم ہوتا ہے - اِس واسطے مسلمان اوس وقت کہنے لگے تہے کہ آپ کو اِس طرح پر انتقال کرنے مین کرامت نبوت کے ساتہہ شہادت کا درجہ بہی حاصل ہوا ہے -

۶۷ وادی القری کی فتح اور رسول اللہ کا اوس کے محصول مقرر کرنا اور حضرت عمر کا اونہین نکالنا -

جب رسول اللہ صلعم خیبر کے معاملہ سے فارغ ہوگئے - تو وہان سے وادی القری کی طرف آپ نے مراجعت فرمائی - اور وہان کے لوگون کو تین روز تک گہیرا - اور وادی القری کو فتح کر لیا - اِس حصار مین رسول اللہ صلعم کا مولی مدعم مارا گیا - جسے رفاعہ بن زید الجذامی نے آپ کو ہدیہ مین دیا تھا -

اس پر مسلمانون نے کہا اوسے جنت مبارک ہو۔ رسول اللہ صلعم نے فرمایا۔ ہرگز نہین۔ اسوقت اوسکے شملہ پر دوزخ کی آگ جل رہی ہے۔ یہ شملہ اوس نے مسلمانون کے مال غنیمت مین سے خیبر کی فتح مین چرا لیا تھا۔

رسول اللہ صلعم سے نعب مدعم کی نسبت ایسا کلمہ فرمایا۔ تو ایک اور شخص نے سنکر کہا۔ کہ مین نے بتون کے جو دو تسمے لیے ہین کیا مجھہ سے بہی اون کا مواخذہ ہوگا۔ رسول اللہ نے فرمایا ہان اون دونون کے برابر تجھہ پر بہی دوزخ کی آگ عذاب کرے گی۔

اور رسول اللہ صلعم نے نخلستان اور زمین کو وادی القریٰ کے ہی باشندون کو دیدیا۔ اور اون سے بہی وہ ہی معاملہ کر لیا جو خیبر والون سے کیا تہا۔ چنانچہ یہ لوگ بہی اوسی جگہ حضرت عمر بن الخطاب کی خلافت کے عہد تک رہے۔ پہر اونہون نے انکو جلاوطن کردیا۔ مگر بعض لوگ کہتے ہین کہ اونہین حضرت عمر نے نہین نکالا تہا کیونکہ یہ مقام حجاز کی سرزمین سے باہر ہے۔

۶۸ رسول اللہ کی نماز قضا ہونا اسی سفر خیبر مین رسول اللہ صلعم صبح کی نماز کے وقت سو گئے تہے اور آفتاب نکل آیا تہا۔ جسکا قصہ مشہور ہے۔

رسول اللہ کے ساتھہ اس سفر مین مسلمانون کی عورتین ہمراہ تہین۔ آپ نے اونہین بہی کچھہ حصہ مال غنیمت مین سے دیا تہا۔

۶۹ حجاج بن علاط کا مسلمان ہوکر مکہ جانا اور جہوٹ بول کر اپنا مال و اسباب لے آنا۔ اسی سفر مین حجاج بن علاط السلمی نے (جو مسلمان ہوگیا تہا اور ابہی کسی کو اوسکے اسلام کی خبر نہ تہی) رسول اللہ صلعم سے عرض کیا۔ کہ میری بی بی ام شیبہ بنت ابی طلحہ کے پاس جو اوسکے بیٹے معرض بن الحجاج کی مان تہی مکہ مین کچھہ مال ہے اور نیز مکہ مین اور لوگون پر بہی میرا کچھہ روپیہ لینا ہے مجہے آپ وہان جانے کی اجازت دین (تو مین وہ مال و اسباب پہلے اس سے لے آؤن

کہ میرے اسلام کی کسی کو خبر ہووے -) آپ نے اوسے اجازت دیدی - تب اوسنے عرض کیا یا رسول اللہ وہان جاکر مجھے کچھہ جھوٹ بولنا پڑے گا - آپ نے فرمایا اچھا اِس کی بھی اجازت ہے -

پھر حجاج جب مکہ گیا تو مکہ والون نے اوس سے پوچھا کہ محمدؐ کا کیا حال ہے - خیبر والون سے اوس کی کیسی گزری - اونہین ابھی تک یہ نہ معلوم تھا کہ وہ مسلمان ہو گیا ہے - اوسنے کہا کہ خیبر والون نے محمدؐ کو اور اوسکے اصحاب کو شکست دی اور اوسکے بہت اصحاب مارے گئے - اور محمدؐ قید ہو گیا - اور اب یہودیون نے یہ ارادہ کر لیا ہے کہ محمدؐ کو وہان قتل نہ کرین بلکہ مکہ کو لائین اور یہان لاکر اوسے قتل کرین - یہ سنتے ہی قریش خوب چلائے اور تمام مکہ مین رسول اللہ کے قتل کی خبر مشہور کر دی -

پھر حجاج نے اون لوگون سے کہا - کہ مجھے میرے مال اور روپیہ کے جمع کرنے مین مدد دو - کہ مین جلدی سے خیبر کو جاؤن - اور جو کچھہ مال و اسباب محمدؐ کا اور اوسکے اصحاب کا وہان ہے اوسے جاکر اور تاجرون سے پہلے خرید لون کہ اوسمین مجھے خوب نفع ہو - اِس لئے قریش نے خوشی خوشی اوسکا مال و اسباب بہت جلد جمع کرا دیا -

جب عباس نے یہ خبر وحشت انگیز سنی تو وہ حجاج کے پاس دوڑے آئے اوس سے حقیقت حال دریافت کی - حجاج نے جب سب اپنا مال جمع کر لیا - تو اون سے چپکے سے کہا کہ خیبر فتح ہو گیا - اور نبی صلعم نے صفیہ بنت حُیَیّ کو اپنے واسطے پسند فرمایا - اور مین (مسلمان ہو گیا ہون اور) یہان صرف اپنا مال جمع کر کے لیجانے کے لئے آیا ہون تم کو چاہیئے کہ تین روز تک اِس خبر کا حال کسی سے نہ کہنا نہین تو لوگ میرے پیچھے دوڑین گے اور میرے ساتھہ بُری طرح پیش آئین گے -

اِس واسطے عباس نے تین روز تک اسکا حال کسی سے نہ کہا - پہر چوتہے روز اچہے کپڑے پہنے - اور نکلکر کعبہ کا طواف کیا - جب قریش نے دیکہا تو کہا - ابوالفضل یہ خوشی تمہاری بڑا صبر دکہانے کے لئے ہے - عباس نے کہا نہین نہین - واللہ محمدؐ نے خیبر فتح کرلیا - اور وہان کے بادشاہ کی بیٹی اپنے نکاح مین لے لی - اور پہر سب حجاج کا حال سنایا - یہ سنکر وہ بولے افسوس ہمین نہ معلوم ہوا اگر یہ بات ہمین پہلے سے معلوم ہوجاتی تو حجاج کو ہم خوب مزہ دکہاتے -

۷۰ شق اور نطاۃ کی تقسیم مسلمانون مین اور کتیبہ کا خمس مین دیاجانا اور خیبر کا حدیبیہ والون کو ملنا - اور حضرت عمر کا یہودیونکو عرب سے نکالنا

رسول اللہ صلعم نے شق اور نطاۃ حصنون کو مسلمانون مین تقسیم کردیا - اور کتیبہ کا حصن اللہ اور اوسکے رسول کے خمس مین رہا - اور اوسمین ذوی القربی اور یتامی اور ابن السبیل کا حصہ بہی رہا - اِسی سے رسول اللہ کی ازواج کا خرچ چلتا اور اسی سے اون لوگون کا خرچ چلتا جو رسول اللہ کے اور فدک والون کے درمیان آئے گئے تہے -

اور خیبر حدیبیہ والون کے اوپر تقسیم کردیا گیا (یعنی اون لوگون مین بانٹ دیا گیا جو رسول اللہ کے ساتہ صلح حدیبیہ کے وقت موجود تہے) سوار کو اون مین سے دو حصے ملے اور پیدل کو ایک حِصّہ دیا گیا -

اور نبی صلعم نے اور نیز آپ کے بعد حضرت ابوبکر نے اور حضرت عمر نے بہی اپنی امارت کے ابتدائی عہد مین خیبر کو خیبر والون کے پاس رکہا مگر جب حضرت عمر کو معلوم ہوا کہ آپ نے مرض الموت مین فرمایا تہا کہ جزیرۃ العرب مین دو دین رہنا نہ چاہئین تو اونہون نے اون یہودیون کو عرب سے نکالدیا جن کے ساتہ رسول اللہ نے عہد نہین کیا تہا -

فدک

۱۷ فدک کا نصف رسول اللہ کی ملکیت قرار پانا اور خلفائے راشدین کے عہد میں بنی فاطمہ کے قبضہ مین رہنا اور خلیفہ مامون تک اسکا حال -

جب رسول صلعم نے خیبر سے مراجعت کی - تو محیصہ بن مسعود کو فدک کی طرف بھیجا - اور وہان کے لوگونکو مسلمان ہونے کے لئے کہا - اون کا رئیس اس وقت یوشع بن نون یہودی تھا - پہر اس بات پر اون سے فیصلہ ہوا - کہ نصف زمین اونکے پاس رہے - اسے رسول اللہ صلعم نے منظور کر لیا -

یہ فدک نصف خالص رسول اللہ صلعم کی ملکیت تھی - کیونکہ اس کی تسخیر مین مسلمانون کے گہوڑے اور اونٹ نہین گئے تھے - (یہ غلط ہے - بلکہ رسول اللہ کو جو فوج کے ذریعہ سے چارون طرف فتحین ہوئی تہین اونہین کی وجہ سے یہ فدک کا معاملہ طے ہوا تھا - اور رسول اللہ فدک کے علاقہ پر ٹہیک اوسی طرح متصرف تھے جیسے بادشاہ کسی قطعۂ ملک کو اپنے لئے مخصوص کر لیا کرتے ہین - نہ اسطرح کہ جیسے رعایا کی ملکیت ہوتی ہے جو وہ اپنے ہاتھ کی کمائی سے پیدا کرتے ہین اور یہی وجہ تھی - کہ جو آپ کو اپنے ذاتی اخراجات کے بعد بچتا تو) آپ جسطرح چاہتے تھے اوس کی آمدنی کو ابنائے سبیل پر خرچ کرتے تھے -

اور اوس کے باشندے برابر اوس وقت تک وہان رہے جب تک کہ حضرت عمر بن الخطاب خلیفہ نہ ہوے - بعد ازان آپ نے اپنے عہد خلافت مین یہود کو حجاز سے نکالدیا - اور یہ معاملہ اسطرح کیا - کہ حیثم بن التیہان اور سہل بن ابی حثمہ اور زید بن ثابت کو حضرت عمر نے وہان بھیجا اور وہان کے زمین کی ازراہ عدل وانصاف ایک قیمت تجویز کی اور وہ یہود کو دیکر اونہین وہان سے شام کو جلا وطن کر دیا -

اور رسول اللہ صلعم کے بعد حضرت ابوبکر اور حضرت عمر اور عثمان اور علی کی خلافت مین بیان کی ملکیت بنی فاطمہ کے قبضہ مین رہی - اور جیسا رسول اللہ نے عمل کیا تہا وہی عمل یہ سب کرتے رہے - لیکن جب حضرت معاویہ خلیفہ ہوے تو فدک مروان الحکم کو دیدیا - اور مروان نے اپنے بیٹون عبدالملک اور عبدالعزیز کو دیدیا - پہر عمر بن عبدالعزیز اور ولید اور سلیمان بن عبدالملک اس کے مالک ہو گئے - جب ولید خلیفہ ہوا تو اوس نے اپنا حصہ عمر بن عبدالعزیز کو دیدیا - پہر جب سلیمان خلیفہ ہوا تو اوسنے بہی اپنا حصہ عمر بن عبدالعزیز کو ہی دیدیا - پہر جب عمر بن عبدالعزیز خلیفہ ہوا تو اوسنے لوگونکے سامنے خطبہ کیا - اور فدک کا سارا حال لوگون سے بیان کیا - اور جسطرح اوسکی ملکیت رسول اللہ کے زمانہ مبارک مین تہی اور حضرت ابوبکر اور عمر اور عثمان اور علی کے زمانہ مین رہی تہی اوسیطرح بنی فاطمہ کو دیدی - اور اولاد فاطمہ بنت رسول اللہ صلعم اوسکے مالک ہوگئی لیکن پہر اونکے قبضہ سے وہان کی ملکیت جاتی رہی - مگر جب مامون عباسی خلیفہ ہوا تو اوس نے پہر سنہ ۲۱۰ ہجری مین یہان کی ملکیت بنی فاطمہ کے حوالہ کر دی -

۴۷ زینب بنت رسول اللہ اور ماریہ زوجہ رسول اللہ اور ابن رسول اللہ -

اسی سنہ ۷ ہجری مین رسول اللہ نے اپنی بیٹی زینب پہر اوس کے شوہر ابوالعاص ابن الربیع کو محرم کے مہینے مین واپس دیدی -

اور اسی سنہ مین حاطب مقوقس والی مصر کے پاس سے واپس آیا - اور ماریہ ام ابراہیم بن رسول اللہ صلعم کو اور اوس کی بہن شیرین اور نیز آپ کی بغلہ دلدل اور آپ کے حمار یعفور اور ایک کسوت کو ہمراہ لایا - بی بی ماریہ اور اونکی بہن آپ کے پاس آنے سے پہلے ہی مسلمان ہو گئی تہین - بی بی ماریہ کو تو رسول اللہ نے اپنے واسطے پسند فرمایا - اور شیرین حسان بن ثابت الانصاری کو دیدی - جس کے پیٹ سے اوس کا بیٹا عبدالرحمن پیدا ہوا - اس واسطے ابراہیم اور وہ خالہ زاد بہائی تہے -

اسی سال رسول اللہ صلعم نے اپنے واسطے منبر بنایا تہا۔ مگر اور لوگ کہتے ہین کہ ۸ ہجری مین بنایا تہا۔ اور یہی صحیح ہے۔

۷ھ عمر کا ہوازن پر اور بشیر کا بنی مرہ پر اور غالب کا بنی مرہ اور پہر عینیہ پر سریہ

اسی سنہ مین رسول اللہ صلعم نے حضرت عمر کو تیس ۳۰ آدمی دیکر ہوازن کی طرف بہیجا تہا۔ لیکن وہ بہاگ گئے اور کچہہ لڑائی نہین ہوئی۔

اور اسی سنہ کے ماہ شعبان مین بشیر بن سعد نعمان بن بشیر انصاری کا باپ بنی مرہ کی طرف تیس آدمیون سے گیا تہا۔ لیکن وہان اوس کے سب ساتھی مارے گئے۔ اور وہ بہی زخمی ہوکر گر پڑا۔ اور مقتولون مین سے نکلکر مدینہ کو چلا آیا۔

اسی سنہ مین غالب بن عبد اللہ اللیثی کا سریہ ارض بنی مرہ کی طرف ہوا۔ وہان مرداس بن انہیک جو اون کا حلیف تہا اور قبیلہ جہنیہ سے تہا مارا گیا۔ اوسے اسامہ نے اور ایک اور انصاری نے قتل کیا۔ اسامہ کہتا ہے کہ جب ہم اوسکے پاس پہونچے تو اوس نے کہا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ۔ مگر اوسے ہم نے نہ چہوڑا اور قتل کر ڈالا۔ پہر جب ہم نبی صلعم کے پاس آئے اور آپ کے روبرو یہ حال بیان کیا۔ تو آپ نے فرمایا بہلا خدا تعالیٰ کو تو کیا جواب دے گا لا الہ الا اللہ کہنے والے کو تو نے مار ڈالا۔

اسی سنہ مین غالب بن عبد اللہ کا ایک اور سریہ ہوا۔ وہ ایک سو تیس ۱۳۰ سوار سے بنی عبد بن ثعلبہ پر گیا تہا۔ اور اون کو لوٹ کر اون کے اونٹ مدینہ کو ہنکال لایا تہا۔

اسی سنہ کے ماہ شوال مین بشیر بن سعد مین اور خباب مقامات کی طرف بہیجا گیا تہا۔ اوس کا سبب یہ ہوا تہا کہ حسیل بن نویرہ اشجعی خیبر کے راستہ مین رسول اللہ صلعم کا دلیل اور راہنما تہا۔ وہ اس وقت رسول اللہ صلعم کے پاس آیا۔ اور بیان کیا کہ خباب مین غطفان کے

کچھہ لوگ فراہم ہوے ہین - اوراون کو عینیہ بن حصن نے مددی ہے - اس واسطے رسول اللہ صلعم نے بشیر کو وہان جانے کا حکم دیا - اور اوسکے ساتھہ کچھہ آدمی بھی ہمراہ کیے - ان لوگون نے جاکر اونکے اونٹ پکڑ لئے - اور عینیہ کے موالی کو مارڈالا - پہر عینیہ کے آدمی اونکے سامنے آئے - اونہین بھی مسلمانون نے بہگادیا - اور عینیہ بھی بہاگ گیا - اسوقت جب کہ وہ بہاگا جاتا تہا تو حارث بن عوف اوسے ملا اور اوس سے کہا کہ اب وہ وقت آگیا ہے - کہ تو پہلی باتون کو چہوڑدے -

عمرۃ القضا

۴۷ رسول اللہ کا مکہ جانا اور عمرہ کرنا اور میمونہ سے نکاح جب رسول اللہ صلعم خیبر سے واپس ہوے تو مدینہ مین جمادی الاول سے لیکر شوال تک رہے - اور گرد نواح کے علاقہ پر سریہ بھیجتے رہے پہر آپ ذی الحجہ مین عمرۃ القضا کی نیت سے نکلے - اور ستر بدنہ بہی ہمراہ لیے - اور جو مسلمان کہ عمرہ اولی مین آپ کے ہمراہ تہے وہ بہی اس وقت سب ساتھہ چلے -

جب مکہ والون نے سنا کہ رسول اللہ صلعم مکہ آتے ہین تو وہ مکہ سے باہر چلے گئے اور قریش آپسمین کہنے لگے - کہ نبی صلعم اور اون کے اصحاب بڑے عسر و جہد مین ہین - مدینہ کی آب و ہوا نے انہین سست و نحیف اور بے قوت و ضعیف کردیا ہے - پہر وہ لوگ دارالندوہ کے پاس صف باندہ کر کہڑے ہوگیے -

جب رسول اللہ صلعم مکہ مین داخل ہوے - تو آپ نے چادر اس طرح اوڑہی کہ دہنا ہاتھہ باہر رکہا - اور بایان ہاتہہ اندر کیا - پہر فرمایا اوس شخص پر خدا رحم کرے جو آج اپنی قوت کا اظہار کرے پہر رکن کو بوسہ دیا - اور آپ اور آپ کے اصحاب خوب چستی سے اُچہلتے کودتے ہوے

دوڑے جب آپ مکہ مین داخل ہوے ہین تو عبداللہ بن رواحہ آپکے اونٹ کی مہار تھامے ہوے تھا۔ اور کہتا جاتا تھا۔

خلوا بنی الکفار عن سبیلہ		خلوا فکل الخیر فی رسولہ
اے کفار کی اولاد رسول اللہ کے راستہ سے ہٹ جاؤ	-	اور راستہ چھوڑدو اوسکے رسول مین تمام خیر و برکت رکھی ہے
یا رب انی مومن بقیلہ		اعرف حق اللہ فی قبولہ
اے رب مین اونکی باتون پر ایمان لایا ہون	-	اور اللہ کا حق اسی کو جانتا ہون کہ اوسے قبول کرون

اور نبی صلعم نے اسی سفر مین میمونہ بنت الحارث سے نکاح کیا۔ اور تین روز مکہ مین رہے اسکے بعد مشرکون نے علی بن ابی طالب کے ہاتھ کہلا بھیجا۔ کہ اب آپ چلے جائیے۔ رسول اللہ نے کہا اگر آپ لوگ اجازت دین تو مین آپ لوگون مین اپنے نکاح کے رسوم ادا کرون اور کھانا پکواؤن اور آپ بھی اوسمین شریک ہون۔ اور ہمارے ساتھ کھانا کھائین۔ اونہون نے کہا ہمین تمہارے طعام کی ضرورت نہین ہے آپ جائیے۔ اس واسطے رسول اللہ وہان سے اپنے وعدہ کے بموجب نکل آئے۔ اور میمونہ سے سرف کے مقام پر آکر خلوت کیا۔

۷۵ رسول اللہ کا مدینہ آنا اور غزوۂ موتہ اور غزوۂ ابن ابی العوجاء

پھر رسول اللہ صلعم مدینہ کو چلے آئے۔ اور ذی الحجہ کے باقی ایام مین اور محرم سے لیکر ربیع الاول تک وہین رہے اور وہ لشکر اسی زمانہ مین بھیجا۔ جو موتہ مین کام آیا۔ اور یہ حج بھی مشرکون کے ہی اہتمام سے ہوا۔

اور اسی سنہ مین غزوہ ابن ابی العوجاء السلمی بنی سلیم پر ہوا۔ جب فریقین کا سامنا ہوا۔ تو ابن ابی العوجا اور اوس کے ہمراہی سب مارے گئے۔ مگر بعض کا قول ہے کہ اوس کے ساتھی مارے گئے تھے اور وہ صرف بچ گیا تھا۔

سنہ ۸ ہجری

۷۶ زینب بنت رسول اللہ کا انتقال اسی سنہ مین زینب بنت رسول اللہ کا انتقال ہوگیا یہ روایت واقدی نے بیان کی ہے۔

۷۷ غالب بن عبداللہ کا سریہ کلب اللیث پر اور جندب کا استقلال اسی سنہ ۸ ہجری مین غالب بن عبداللہ اللیثی الکلبی کا سریہ کلب اللیث کے بنی الملوح پر ہوا ہے۔ غالب کو کہین حارث بن البرصار اللیثی مل گیا۔ غالب نے اوسے اسیر کرلیا۔ اس پر حارث کہنے لگا۔ کہ مین تو مسلمان ہونے کو آیا تھا۔ غالب نے کہا اگر تو سچا ہے تو ایک رات کا رسی سے بندھا رہنا کچھ تجھے بہت مضر نہین ہے۔ اور اگر تو جھوٹا ہے تو ہمکو ضرور ہے کہ تجھ سے اپنی حفاظت کرین۔ اور اوسپر کسی اصحاب کو مقرر کردیا۔ اور اوس سے کہدیا کہ اگر وہ تجھ سے کچھ منازعت کرے تو اوسکا سر کاٹ کر پھینکدینا۔ اور اگر وہ حکم مین رہے تو تو اوسوقت تک کہین لوٹون ہین رہنا۔

پھر یہ لوگ آگے روانہ ہوے۔ اور رفتہ رفتہ بطن الکدید تک پہونچے۔ اور عصر کے بعد وہان جاکر قیام کیا۔ اور جندب بن مکیث الجہنی کو ربیئہ کے طور پر بھیجا۔

جندب کہتا ہے۔ کہ مین ایک ٹیلہ پر چڑھا۔ جہان سے اون لوگون کے مکان دکھائی دیتے تھے۔ اور اس وجہ سے کہ کوئی مجھے دیکھے نہین پیٹ کے بل گھسٹنے لگا۔ وہان اون مین کا ایک شخص میری طرف کو آگیا۔ اور مجھے پیٹ کے بل گھسٹتے دیکھ لیا۔ اور کمان نکالکر دو تیر لیے۔ اور ایک تیر میرے مارا۔ جو میرے ایک پہلو مین آکر لگا۔ مین نے اوسکو نکال کر پھینکدیا اور کچھ حرکت نہین کی۔ پھر اوس نے دوسرا تیر مارا وہ میرے کندھے کے کنارہ پر لگا اوسے بھی مین نے نکال ڈالا۔ اور جیسا پڑا تھا بے حس و حرکت پڑا رہا۔ تب اوس نے کہا۔ میرے دونون

تیر اسکے لگ گئے۔ اگر یہ کوئی جاسوس ہوتا تو ضرور کچھہ نہ کچھہ حرکت کرتا۔

پھر جندب کہتا ہے۔ کہ ہم نے اون سے کچھہ پرخاش نہ کی۔ اور اوس وقت تک اون سے بالکل نہ بولے۔ کہ اون کے مویشی چراگاہون سے نہ آئین۔ اور اونہون نے دوده نہ دوہ لیا۔ اسکے بعد ہم اون پر پہلے۔ اور اون کو قتل کیا۔ اور اون کے اونٹ لیکر جلد دیئے اور نہایت ہی پھرتی اور تیزی سے بہاگے۔

پھر اون کا صریخ اون کی قوم کے پاس گیا۔ اور وہ اس قدر کثرت سے ہجوم کرکے آئے کہ ہم کو اون کے مقابلہ کی بالکل طاقت نہ تہی اور ہمارے ایسے نزدیک پہونچ گئے کہ قدید پہاڑ کا وادی ہی ہمارے اور اُنکے درمیان رہ گیا۔ اسی مین قدرت ایزدی نے ایک کرشمہ دکہایا ایک بادل کی گہٹا اُٹہی۔ اور اوس سے ایسا زور کا مینہ برسا کہ ہم نے پہلے کبھی ایسے زور کا مینہ دیکہا بہی نہ تہا۔ پہر وادی مین ایک سیلاب آیا کہ جس سے عبور کرنا دشوار ہوگیا۔ وہ وادی کی دوسری طرف سے ہم کو دیکہتے تہے۔ مگر یہ ہمت نہین پڑتی تہی۔ کہ اون مین سے کوئی ہمارے پاس آئے۔ پہر ہم مدینہ چلے آئے۔ اس لڑائی مین ہمارے مسلمانون کا شعار اَمِتْ اَمِتْ (مارو مارو) تہا اور ہماری تعداد دس آدمیون سے کچھہ زیادہ تہی۔

۷۸ علاء بن الحضرمی کا بحرین پر جانا اور شجاع اور کعب بن عمیر کے سرایا۔

اسی سنہ مین رسول اللہ صلعم نے علاء بن الحضرمی کو بحرین پر بہیجا تہا۔ جہان منذر بن ساوی حاکم تہا۔ منذر نے اس بات پر مصالحت کرلی۔ کہ مجوس سے جزیہ لیا جاوے۔ اور اونکے ذبیحہ نہ کہائے جائین اور اونکی عورتون سے نکاح کیا جائے۔ بعض لوگ کہتے ہین۔ کہ علا کو رسول اللہ نے سنہ ۶ ہجری مین اوسوقت منذر کے پاس بہیجا ہے۔ جب کہ آپ نے اور بادشاہون کے پاس اپنے قاصد روانہ کئے تہے۔ جسکا ذکر اوپر آچکا ہے۔

اِسی سنہ مین شجاع بن وہب نے بنی عامر پر ربیع الاوّل مین چودہ آدمی سے تاخت کی تہی - اور یہ لوگ جاکر اونکے اونٹ پکڑ لائے تہے - جن مین سے ہر شخص کے حصّہ مین پندرہ پندرہ اونٹ آئے تہے -

اِسی سنہ مین کعب بن عمیر الغفاری کا سریہ ذات الاطلاح پر پندرہ آدمی سے ہوا مگر جب یہ لوگ وہان پہونچے تو دیکہا کہ اونکے بہت کثرت سے آدمی ہین - اِنہون نے اون سے اسلام لانے کو کہا - اِس سے تو اونہون نے انکار کیا - اور کعب کے سب آدمیون کو مار ڈالا - مگر وہ کسی طرح بچکر مدینہ چلا آیا - ذات الاطلاح ایک مقام شام کی طرف ہے یہ لوگ قضاعہ سے تہے - اور اونکا رئیس ایک شخص تہا جسکا نام سدوس تہا -

خالد بن الولید اور عمرو بن العاص اور عثمان بن طلیحہ کا اسلام

۹ ے عمرو بن العاص کا نجاشی کے پاس جانا

اسی ۸ سنہ ہجری کے ماہ صفر مین عمرو بن العاص مسلمان ہوکر نبی صلعم کے پاس آیا - اور پہر خالد بن الولید اور عثمان بن طلیحہ العبدری بہی آپ کے پاس آئے -

عمرو کے اسلام لانے کا سبب یہ ہوا - وہ کہتے ہین کہ جب ہم جنگ احزاب سے لوٹے تو مین نے اپنے اصحاب سے کہا کہ محمد کی ترقی تو مین دیکہتا ہون بڑی بری طرح سے تیزی کے ساتہ ہو رہی ہے - میری راے مین یہ بہتر ہے کہ ہم نجاشی کے پاس چلے جائین - اگر محمد ہماری قوم پر غالب آگیا - تو ہم کو کچہ خوف نہین ہے ہم نجاشی کے پاس ہونگے - اور اگر ہماری

توعم محمدؐ پر غالب آگئی - تو ہم وہی لوگ ہون گے جنہین ہماری قوم جانتی ہوگی - جب چاہین گے چلے آئین گے - میرے دوستون نے کہا ہان یہ راے ٹہیک ہے - پہر وہ کہتے ہین کہ ہم نے چمڑے لئے اور بہت چمڑے فراہم کرکے نجاشی کے پاس چلے گئے -

۸۰ عمرو بن العاص اور خالد بن الولید اور عثمان بن طلیحہ کا اسلام -

وہ کہتے ہین کہ جس زمانہ مین مین نجاشی کے پاس رہتا تہا اوسی زمانہ مین عمرو بن امیۃ الضمری نبی صلعم کی طرف سے رسول ہوکر آیا - اور جعفر اور اوسکے اصحاب کی نسبت کچہہ گفتگو کی - مین یہ سنکر نجاشی کے پاس گیا - اور اوس سے کہا کہ عمرو بن امیۃ الضمری کو مجہے دیدے - مین اوسے اپنی ملک کی قوم قریش کے راضی کرنے کے لئے مارڈالون - یہ میرا کہنا تہا کہ نجاشی غصہ مین بہر گیا - اور اپنی ناک پر ایک ایسا تہپڑ مارا کہ مین سمجہا اوسنے اپنی ناک توڑ ڈالی - مین اس سے ڈر گیا - اور اوس سے کہا کہ اگر مین جانتا آپ میری اِس درخواست سے ایسا بُرا مانین گے تو مین کبہی ایسی درخواست نہ کرتا -

وہ کہنے لگا تو مجہہ سے یہ درخواست کرتا ہے کہ مین اوس شخص کے رسول کو تجہے قتل کرنے کو دیدون جسکے پاس وہ ناموس الاکبر آتا ہے جو موسیٰ کے پاس آتا تہا -

مین نے اوس سے کہا یا دشاہ سلامت کیا یہ بات صحیح ہے - اوس نے کہا بے شک تجہے چاہیئے کہ تو میرا کہنا مان اور اوس کی اطاعت کر - واللہ وہ حق پر ہے - اور وہ ضرور اون لوگون پر غالب ہوجائے گا جو اوسکے مخالف ہین جیسے موسیٰ فرعون پر غالب ہوگئے تہے

تب مین نے اوس سے کہا - تو مین تیرے ہاتہہ پر اوس سے بیعت کرتا ہون - اور مسلمان ہوتا ہون - اوس نے اپنا ہاتہہ پہیلایا - اور مین نے اوس سے بیعت کرلی -

پہر مین اپنے اصحاب کے پاس آیا - اور اون سے اسلام کا کچہہ ذکر نہ کیا - اور رسول اللہ صلعم

سے کے پاس جانے کے واسطے وہان سے واپس ہوا۔

راستہ مین مجھے خالد بن الولید ملے۔ یہ واقعہ فتح مکہ سے پیشتر کا ہے۔ وہ بھی آ رہے تھے۔ مین نے اون سے کہا کہان کو ابوسلیمان۔ وہ بولے کہ اس شخص (محمد) کا سکہ تو جم گیا۔ وہ نبی معلوم ہوتا ہے چلو چلکر مسلمان ہوجائین۔ اب کب تک مارے مارے پھرتے پھرین۔ مین نے کہا مین بھی تو مسلمان ہی ہونے کو آیا ہون۔ پھر ہم نبی صلعم کے پاس آئے۔ اور خالد بن الولید آگے گئے۔ اور مسلمان ہوے۔ پھر مین آپ کے قریب گیا اور مسلمان ہو گیا۔ پھر عثمان بن طلیحہ آگے بڑھے اور مسلمان ہو گئے۔

غزوہ ذات السلاسل

۱۸ عمرو بن العاص کا علاقہ جذام پر جانا اور ابوعبیدہ کی روانگی امداد کے لئے اور نیز عمرو بن العاص کا عمان پر جانا۔

اسی سنہ ہجری مین رسول اللہ صلعم نے عمرو بن العاص کو علاقہ بلی اور عذرہ کی طرف روانہ کیا۔ کہ وہ جا کر لوگون کو اسلام کی دعوت کرین۔ عمرو کی مان قبیلہ بلی سے تھی رسول اللہ صلعم نے عمرو کو تالیف قلوب کے لئے اس قبیلہ کی طرف بھیجا تھا۔ عمرو وہان گئے اور علاقہ جذام کے اوس چشمہ پر پہونچے جسکا نام ذات السلاسل ہے۔ اور اسی لئے اس غزوہ کا نام غزوہ ذات السلاسل ہو گیا۔

لیکن جب عمرو وہان پہونچے تو ان کو دشمن سے اندیشہ ہوا۔ اور اونہون نے رسول اللہ صلعم سے مدد چاہی۔ رسول اللہ صلعم نے ابوعبیدہ بن الجراح کو کتنے ہی مہاجرین اولین کے ہمراہ اون کی مدد کو روانہ کیا۔ جس مین ابوبکر اور عمر بھی تھے۔ اور چلتے وقت ابوعبیدہ سے کہدیا کہ عمرو بن العاص سے تم اختلاف نہ کرنا۔

پہر جب ابو عبیدہ اون کے پاس گئے تو عمرو نے کہا کہ تم تو میری مدد کے لئے آئے ہو ابو عبیدہ نے کہا۔ عمرو رسول اللہ نے مجہہ سے فرمایا ہی کہ تم باہم اختلاف نہ کرنا اگر تم میرا کہنا نہ مانوگے تو مین تمہاری اطاعت کرونگا۔ عمرو نے کہا تو مین تمہارا امیر ہون۔ ابو عبیدہ نے کہا۔ اچہا آپ ہی امیر سہی۔ اس واسطے عمرو نے لوگون کو نماز پڑہائی۔

اسی سنہ مین رسول اللہ صلعم نے عمرو بن العاص کو جیفر اور عیاذ کے پاس عمان کو بہیجا جو جلندی کے بیٹے تہے۔ یہ دونون ایمان لائے اور آپ کی رسالت کو مان لیا۔ اور عمرو بن العاص نے مجوسیون سے جزیہ وصول کیا۔

غزوہ الخبط وغیرہ

۸۲ غزوہ الخبط مین غذا کی کمی ہونا اور غازیون کا سمندر کی مچہلی کو کہانا۔

اسی سال مین غزوہ الخبط بہی ہوا ہے جسمین ابو عبیدہ بن الجراح امیر ہوکر تین سو انصار اور مہاجرین سے گئے تہے۔ یہ واقعہ ماہ رجب کا ہے۔ اور رسول اللہ صلعم نے زاد راہ کے لئے اونہین خرما کا ایک تہیلا دیا تہا۔ ابو عبیدہ اون مین سے اول تو ایک ایک مٹہی دیتے اور اونہین دیتے تہے۔ اور پہر جب زاد راہ کم ہوگیا تو ایک ہی ایک خرما دینے لگے تہے۔ ہر شخص اون سے اوسے لیکر چاہتا اور پانی پی لیتا تہا۔ آخر کار تہیلے مین جس قدر خرما تہے وہ سب خرچ ہوگئے لاچار اونہون نے درختون کے خبط (یعنی پتے جہاڑ جہاڑ کر) کہائے (اور اسی لئے اس غزوہ کا نام غزوۃ الخبط ہوگیا) اور جب نہایت ہی بہوکون مرے۔ تو قیس بن سعد بن عبادہ نے نو اونٹ ذبح کئے۔ اور اونہون نے کہالئے۔ پہر اونٹون کے ذبح کرنے کو ابو عبیدہ نے منع کردیا۔ تب قیس نے اونٹ ذبح کرنا موقوف کئے۔

پہر سمندر مین سے جہان یہ لوگ تہے اوس مقام پر ایک مری ہوئی مچہلی باہر آپڑی۔ اور انہون نے اوسے خوب پیٹ بہر کر کہایا یہ مچہلی اس قدر بڑی تہی کہ ابو عبیدہ نے اوس کی ایک پسلی گاڑ دی تہی جب کوئی سوار اودہر ہو کر نکلتا تو اوس سے نیچا ہی ہوتا تہا۔ جب یہ لوگ وہان سے لوٹ کر مدینہ آئے۔ تو اونہون نے اسکا ذکر نبی صلعم سے کیا۔ آپ نے فرمایا کہایا تو اچہا کیا۔ خدا تعالی کے یہان سے تمہین یہ رزق عنایت ہوا تہا۔ اور پہر رسول اللہ صلعم نے بہی اوسمین سے کہایا۔ پہر لوگون نے رسول اللہ سے قیس بن سعد کی مہربانی کا بہی ذکر کیا۔ آپ نے فرمایا کہ جود و کرم تو اس گہرانے کا خاصہ ہی ہے۔

۴۷ ابو قتادہ اور عبد الرحمن بن حدرد کا سریہ جشم پر۔

اسی سنہ کے ماہ شعبان مین ایک اور سریہ رسول اللہ صلعم نے روانہ کیا تہا اسکا امیر ابو قتادہ تہا۔ اور اوسکے ساتہ ابو حدرد الاسلمی بہی تہا۔ اس کا سبب یہ ہوا تہا کہ رفاعۃ بن قیس یا قیس بن رفاعۃ جشم کے ایک بڑے بطن کو لیکر غابہ مین آیا تہا۔ اور نبی صلعم کی لڑائی کا ارادہ کیا تہا۔ رسول اللہ صلعم نے ابو قتادہ کو اور اوسکے ہمراہیون کو اوس کی خبر لانے کے واسطے روانہ کیا۔ یہ لوگ اونکے قیام گاہ کی طرف غروب آفتاب کے وقت پہونچے۔ اور ان مین کا ہر ایک شخص ایک ایک طرف جاکر چہپ گیا۔ یہ لوگ صرف تین آدمی تہے۔ اور بعض نے بیان کیا ہے کہ سولہ[۱۶] آدمی تہے۔

عبد اللہ بن حدرد کہتا ہے۔ کہ اون کا کوئی راعی اسوقت تک چراگاہ سے نہین آیا تہا۔ اوسے بہت دیر ہوگئی تہی اس واسطے رفاعۃ بن قیس اون کی تلاش مین نکلا۔ ہتیار بہی اوسکی پاس تہے۔ مین نے اپنی کمین گاہ سے اوسکے ایک تیر مارا جو عین اوسکے دل پر جا لگا۔ اور اوس سے ایسا گرا۔ کہ آواز بہی نہ دی۔ عبد اللہ کہتا ہے کہ پہر مین نے اوس کا سر کاٹ لیا۔

اور اون سے کے لشکر کے ایک سمت سے حملہ کر کے اللہ اکبر کا نعرہ مارا - میرے ہمراہیون نے بہی تکبیر کی آواز بلند کی - کہ اونکے سنتے ہی اون پر کچہہ ایسا رعب غالب ہوا - کہ بہاگ کہڑے ہوے اور اپنے عورتون بچون کو اور جو ہلکا اسباب تہا اوسے لیکر بہاگ گئے - اور ہم اون کے کثرت سے اونٹ اور بکریان ہنکال لائے - اور اونہین لیکر رفاعہ کے ہمراہ رسول اللہ کے پاس پہونچے - رسول اللہ نے اون اونٹون سے مجہے تیرہ اونٹ عنایت کئے - کہ اوسی مین مین نے نکاح کیا اور خانہ دار بن گیا - اِس وقت رسول اللہ نے ایک اونٹ دس بکریون کے برابر تجویز کیا تہا -

۸۴ ابو قتادہ کا سریہ اضم پر اور محلم کا عامر بن الاضبط کو باوجود اظہار اسلام مار ڈالنا -

اسی سنہ مین رسول اللہ نے ابو قتادہ کو بہی اضم کیطرف روانہ کیا تہا اور اوس کے ساتہہ محلم بن جثامۃ اللیثی کو بہی بہیجا تہا - یہ واقعہ فتح مکہ سے پہلے کا ہے -

اس مین اونہین عامر بن الاضبط الاشجعی راستہ مین ملا - کہ وہ ایک اونٹ پر جا رہا تہا - اور اوس کا مال و اسباب بہی اوسکے ساتہہ تہا - اوسنے مسلمانون کو دیکہکر مسلمانون کی طرح اونہین سلام کیا - اِس واسطے کسی مسلمان نے اوس سے پرخاش نہ کی مگر محلم بن جثامہ سے اور اوس سے پہلے کچہہ تکرار تہی - اوس نے اوسے قتل کر دیا - اور اوسکا اونٹ لے لیا - پہر جب یہ لوگ رسول اللہ صلعم کے پاس لوٹ کر آئے - اور یہ سب حال بیان کیا - تو اوسوقت یہ آیت نازل ہوئی یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا ضَرَبْتُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَتَبَیَّنُوْا وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ اَلْقٰٓی اِلَیْكُمُ السَّلٰمَ لَسْتَ مُؤْمِنًا ۚ تَبْتَغُوْنَ عَرَضَ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا ۡ فَعِنْدَ اللّٰهِ مَغَانِمُ كَثِیْرَةٌ ؕ كَذٰلِكَ كُنْتُمْ مِّنْ قَبْلُ فَمَنَّ اللّٰهُ عَلَیْكُمْ فَتَبَیَّنُوْا ط (مسلمانو جب تم اللہ کی راہ مین لڑنے کے لئے باہر نکلو تو جن لوگون پر چڑہ کر جاؤ اون کا حال اچہی طرح

تحقیق کرلیا کرو۔ اور جو شخص اظہار اسلام کے لئے تم سے سلام علیک کرے۔ اوس سے یہ نہ کہو کہ تو مسلمان نہین۔ اور اس کہنے سے تمہارا مقصود ہو زندگی دنیا کا ساز و سامان تا کہ اوسکو دشمن ٹھیرا کر لوٹ لو سو ایسی لوٹ پر کیا گرتے ہو خدا کے یہان تمہارے لئے بہت سی جائز غنیمتین موجود ہین۔ پہلے تم بھی تو ایسے ہی کمل کر اظہار اسلام کرتے ہوے ڈرتے تھے۔ پھر اللہ نے تم پر اپنا فضل کیا۔ کہ علم کھلا اظہار اسلام کرنے لگے۔ تو دوسرے نو مسلمانون کی کمزوری پر نظر کر کے ٹر پڑنے سے پہلے اچھی طرح تحقیق کر لیا کرو) بعض لوگ کہتے ہین کہ یہ سریہ اوس وقت ہوا ہے کہ جس وقت رسول اللہ مکہ کی طرف رمضان مین روانہ ہوے ہین۔

غزوہ موتہ

۸۵ رسول اللہ صلعم کا زید بن حارثہ کی امارت مین رومیون پر لشکر بھیجنا اور اوس کا وداع کرنا۔

تاریخ کے لحاظ سے تو مناسب یہ تھا۔ کہ ہم اس غزوہ کو پچھلے غزوون سے پہلے لکھتے مگر پیچھے ہم نے اس وجہ سے اوسے لکھا ہے کہ بڑے بڑے غزوے ایک جگہ متصل ہو جائین۔ اور علی التوالی یکے بعد دیگرے بیان کئے جائین۔ یہ غزوہ سنہ ۸ ہجری کے ماہ جمادی الاولی مین ہوا ہے۔ ان لوگون پر رسول اللہ صلعم نے زید بن حارثہ کو امیر لشکر کیا تھا۔ اور فرمایا تھا کہ وہ اگر مارے جائین تو پھر اون کے بعد امیر جعفر بن ابی طالب ہون اور اگر وہ بھی مارے جائین تو عبداللہ بن رواحہ امیر لشکر قرار دئے جائین جعفر نے اسپر کہا کہ مجھے اسی کا ڈر تھا کہ آپ زید بن حارثہ (غلام) کو مجھپر امیر کہین مقرر نہ کر دین۔ آپ نے فرمایا کہ جاؤ تمہین نہین معلوم

کہ اس مین کون سے شے بہتر ہے -
پہر لوگ رو پڑے اور کہنے لگے یا رسول اللہ آپ نے ان لوگون کی زندگی سے ہمین فائدہ نہ اُٹھانے دیا۔ رسول اللہ خاموش ہو رہے ۔ اور اس کا کچھ جواب نہ دیا۔ رسول اللہ کا یہ قاعدہ تہا - کہ جب فرماتے کہ اگر فلان مارا جاے تو فلان امیر ہو اور فلان مارا جاسے تو فلان امیر ہو تو جتنون کا آپ اس طرح ذکر کر دیتے تہے وہ سب مارے ہی جایا کرتے تہے کوئی اون مین پہر زندہ نہین رہتا تہا - اسی لئے لوگ اس وقت جان گئے تہے کہ یہ لوگ ہی مارے جائین گے - اور اسی واسطے اونہون نے عرض کیا تہا کہ یا رسول اللہ ان کی زندگی سے آپ نے ہمین فائدہ نہ اُٹہانے دیا -
یہ تین ہزار آدمی کا لشکر تہا - جب سب سازوسامان سے درست ہو گئے - اور چلنے لگے تو رسول اللہ صلعم نے اور مدینہ والون نے اونہین وداع کیا - اور جب آپ نے عبداللہ بن رواحہ کو وداع کیا تو وہ رو پڑا - لوگون نے پوچہا کہ تم کیون روتے ہو - کہا مین اس لئے تو نہین روتا ہون کہ مجہے کچھ دنیا کی محبت ہے - یا آپ لوگون سے دوستی ہے - لیکن مین نے رسول اللہ صلعم کو ایک آیت پڑہتے ہوے سنا ہے - اور وہ یہ ہے،
وَاِنۡ مِّنۡكُمۡ اِلَّا وَارِدُهَا ۚ كَانَ عَلٰى رَبِّكَ حَتۡمًا مَّقۡضِيًّا ۚ ثُمَّ نُنَجِّى الَّذِيۡنَ اتَّقَوْا وَّنَذَرُ الظّٰلِمِيۡنَ فِيۡهَا جِثِيًّا ؕ (اے انسانو تم مین کوئی بہی ایسا نہین جو جہنم پر سے ہو کر نہ گزرے یہ ایک وعدہ قطعی فیصل شدہ ہے جسکا پورا کرنا تمہارے پروردگار نے اپنے اوپر لازم کر لیا ہے - پہر ہم پرہیزگارون کو بچا لین گے - اور نافرمانون کو اوسی مین گھٹنون کے بل گہسٹتا ہوا چہوڑ دین گے) سو مین نہین جانتا کہ جب اوس پر جاؤن گا تو وہان سے لوٹون گا کیونکر - مسلمانون نے کہا اللہ تعالیٰ تمہارے ساتھ رہے اور تمہین اس سفر سے

سلامت خیر وعافیت سے لائے۔ پہر عبداللہ نے کہا

لٰکنّنی اَسْاَلُ الرَّحْمٰنَ مَغْفِرَةً	وَضَرْبَةً ذَاتَ فَرْغٍ تَقْذِفُ الزَّبَدَا

لیکن مین تو اللہ تعالیٰ سے جو رحمن ورحیم ہے مغفرت کی درخواست کرتا ہون اور اوس سے دعا مانگتا ہون کہ میرے تلوار کی ایسی ضرب لگے جس کے باعث زخم مین سے جہاگ نکل جائین۔

اَوْ طَعْنَةً بِیَدَیْ حَرَّانَ مُجْهِزَةً	بِحَرْبَةٍ تُنْفِذُ الْاَحْشَاءَ وَالْکَبِدَا

یا کسی دل جلے شخص کے ہاتہہ سے برچہے کا ایک ہولا لگے جو احشا اور جگر کے پار ہوجائے اور زخمی کا کام تمام ہی کردے۔

حَتّٰی یَقُوْلُوْا اِذَا مَرُّوْا عَلٰی جَدَثِیْ	اَرْشَدَکَ اللّٰهُ مِنْ غَازٍ وَقَدْ رَشَدَا

کہ جس سے اگر لوگ میری قبر پر گذرین تو بے ساختہ یہ کہنے لگین۔ اللہ تجہے ہدایت دے اے وہ شخص جسنے غزا کی اور ٹہیک راستہ پر گیا ہے۔

جب رسول اللہ اوسے وداع کرکے واپس ہوے تو عبداللہ نے یہ شعر کہا

خَلَفَ السَّلَامُ عَلَی امْرِئٍ وَدَّعْتُهُ	فِی النَّخْلِ خَیْرُ مُشَیِّعٍ وَخَلِیْلِ

اوس شخص پر سلام ہو جسے مین نے نخلستان مین وداع کیا۔ اور وہ تمام مشایعت کرنے والون مین اور تمام دوستون مین بہتر ہے۔

۸۶ رومیون کا مسلمانون کے مقابلہ کے لیئے آنا اور اون کی تعداد اور عبداللہ کی جرأت اور اوسکے ارادون کو دیکہکر زید بن ارقم کا گہبرانا

پہر یہ لوگ روانہ ہوکر معان مقام مین پہونچے۔ اور وہان قیام کیا۔ یہان انہین معلوم ہوا۔ کہ ہرقل بادشاہ روم نے اِن کے مقابلہ کے واسطے ایک لاکہہ رومیون کی فوج بہیجی ہے۔ اور ایک لاکہہ عرب قبائل لخم جذام بلقین اور بلی سے بہی بہیجے ہین اِن پر ایک شخص قبیلہ بلی کا حاکم ہے جس کا نام ہے مالک بن رافلہ۔ اور یہ لوگ آکر

تاآب مقام مین ٹھیرے ہین جو بلقا کے علاقہ مین ہے۔

مسلمان اِس واسطے معان مین دو روز ٹھیرے رہے اور یہ سوچتے رہے کہ اونہین کیا کرنا چاہیئے۔ اور کہنے لگے کہ رسول اللہ صلعم کو لکہین اور آپ کو یہ سارا حال ظاہر کرکے دریافت کرین کہ ہمین کیا کرنا چاہیئے۔ اور جب تک آپ کا کچھہ حکم نہ آوے تب تک کچھہ کام نہ کرین۔

مگر عبداللہ بن رواحہ نے اونہین جرأت دلائی کہ آگے بڑہین۔ اور کہا بہائیو تم تو شہادت کے واسطے نکلے ہو۔ کیا اوسی سے تم جی چراتے ہو۔ ہم تو ان لوگون سے لڑنے آئے ہین کیا اسوجہ سے آئے ہین کہ ہم بہت ہین اور بڑے زبردست ہین نہین بلکہ ہم تو اوس دین کی خاطر لڑنے آئے ہین جسے اللہ نے ہمین از راہ عنایت عطا فرمایا ہے۔ چلو آگے بڑہو۔ دو حسنات مین سے ہمین ایک چیز ضرور ملے گی۔ یا تو ہم غالب ہوجائینگے یا شہادت نصیب ہوگی۔ لوگون نے کہا عبداللہ سچ کہتا ہے۔ اور پہر آگے چلدیے۔

زید بن ارقم ایک یتیم بچہ تہا۔ اور عبداللہ کے پاس پرورش پاتا تہا۔ وہ بہی اس سفر مین اوسکے ساتہہ ساتہہ خرجی پر بیٹہا ہوا چلتا تہا۔ جب عبداللہ نے یہ شعر پڑہے۔

اذا ادّیتنی وحملت رحلی		مسیرۃ اربع بعد الحساء

اے اونٹنی جب تو نے مجھے یہان پہونچا دیا۔ اور حسار مقام سے آگے چار منزل میرے سامان سفر کو اوٹہا لے گئی۔

فشانک فانعمی وخلاک ذم		ولا ارجع الی اھلی ورائی

تو اب تو اپنا راستہ لے اور چرتی پہر تجہہ پر اب کوئی الزام نہین۔ مین اپنے لوگون مین لوٹ کر گہر کو نہ جاؤنگا۔

وجاءَ المسلمونَ وغادرُونی		بارضِ الشامِ مشھورالثواء
اور مسلمان آئے - اور شام کے ملک مین جہان میری قبر دکھائی دیتی ہے مجھے چھوڑ گئے -		
وردّک کُلُّ ذی نسبٍ قریبٍ		من الرحمٰن مُنقطع الاخاءِ
اور اے ناقہ تجھے ہر ایک ایسے شخص نے واپس کردیا جو نسب کا اچھا اور رحمن الرحیم سے قریب اور برادری سے تعلقات منقطع کرچکا ہے -		
ھنالک لا اُبالی ضلع بعلٍ		ولا نخلٍ اسافلھا رواءٍ

وہان نہ تو مین کسی جہاڑی کے پہلو کی پرواکرتا ہون اور نہ کسی درخت خرما کی کہ جسکی جڑین مجھے تازگی بخشین

اور زید نے سنے تو وہ رونے لگا - عبداللہ نے اوسے درہ سے مارا - اور کہا اے بے وقوف تجھے کیا مطلب - اللہ تعالےٰ مجھے شہادت دے گا تو تو اسی کجاوہ پر بیٹھا بیٹھا گھر کو لوٹ جانا -

۸۷ رومیون اور مسلمانون کی لڑائی اور زید اور جعفر اور عبداللہ کی شہادت اور ردمیون کا غلبہ -

پھر یہ لوگ کچھہ اور آگے بڑہے تو روم اور مشرک عربون کی قوم انھین بلقا کے ایک قریہ مین ملی - جسکا نام مشارف تہا (مشارف الشام وہ چند قریے ہین جہان عرب لوگ جاکر بس گئے ہین) یہان سے مسلمان ایک اور قریہ کی طرف چلے گئے جسکا نام موتہ تہا - اور یہین فریقین کا مقابلہ اور مقاتلہ ہوا - اِس وقت مسلمانون کے میمنہ پر قطبہ بن قتادۃ العذری اور میسرہ پر عبایۃ بن مالک الانصاری تھے - فریقین مین نہایت سخت لڑائی ہوئی - زید بن حارثہ رسول اللہ صلعم کا رایت لئے ہوئے لڑتے رہے اور ایسی شجاعت کے ساتہہ لڑے کہ خود ہی دشمنون کے نیزون کے درمیان مین جاگھس گئے - اور شہید ہوگئے -

جب زید بن حارثہ شہید ہو گئے - تو رایت حسب ہدایت رسول اللہ صلعم جعفر بن ابی طالب نے لیا اور دشمنون سے لڑنے لگے اوسوقت جعفر یہ کہتے جاتے تھے ؎

یا حبذ الجنۃ و اقترابھا	طیبۃ و بارد شرابھا

جنت اور جنت مین جانا کیسا اچھا ہے - وہان کی شراب پاکیزہ اور ٹھنڈی ہے -

والروم روم قد دنا عذابھا	کافرۃ بعیدۃ انسابھا

رومی تو رومی ہی ہین - اون کا عذاب اب قریب آچکا ہے - وہ کافر ہین - اور انساب اونکے بہت دور ہین یعنی شریف نہین ہین -

علیّ اذ لاقیتھا ضرابھا

مجھہ پر یہ لازم ہے - کہ جب میرا اون کا سامنا ہو تو مین اونہین خوب ہی مارون -

جب لڑائی خوب زور و شور پر ہونے لگی تو جعفر اپنے شقرا (سرخ سپید) گھوڑے پر سے اتر پڑے اور اوسکی کونچین کاٹ دین تاکہ لوگ جان جائین کہ جعفر اب میدان سے ہٹین گے نہین - اگرچہ کونچین کاٹ دینے کا دستور پہلے بھی تھا - مگر اسلام مین جعفر ہی سب سے اوّل شخص ہین جنہون نے ایسے موقع پر اپنے گھوڑے کی کونچین کاٹ دی ہین - ان کی شہادت کے بعد جب دیکھا گیا تو معلوم ہوا تھا کہ تیر اور تلوار اور برچھیون کے کوئی اسّی زخم سے زیادہ بدن پر لگے ہین -

جب جعفر شہید ہو گئے تو عبداللہ بن رواحہ نے رایت لیا - اور آگے بڑھ کر خوب تردد کیا - اور اپنے نفس سے خطاب کرکے یہ اشعار پڑھے -

اقسمت یا نفس لتنزلنہ	طائعۃ او لا لتکرھنہ

اے نفس مین تجھے قسم دیتا ہون کہ تو خوشی خوشی کہنا مان لے - اور اگر تو نے بخوشی کہنا نہ مانا تو تجھے بکراہت ماننا پڑیگا -

اِنْ اَجْلَبَ النَّاسُ وَشَدُّوا الرَّنَّہ	مَالِی اَرَاكِ تَكْرَهِيْنَ الْجَنَّہ

اگر لوگون نے شور وغل مچایا اور مشکین باندہ لین یعنی سفر کا سامان کرلیا - تو پہر تو کیون جنت کی طرف جانے مین کراہت کرتا ہے -

قَدْ طَالَمَا قَدْ كُنْتِ مُطْمَئِنَّہ	هَلْ اَنْتِ اِلَّا نُطْفَةٌ فِی شَنَّہ

پہلے تو مطمئن رہا کرتا تہا - اب تجہے کیا ہو گیا کیا تو فقط ایک نطفہ ہی نہین ہے جو ایک چمڑے کی بوتل مین تہا

اور یہ بہی اوسی کے اشعار ہین -

یَا نَفْسُ اِنْ لَمْ تُقْتَلِی تَمُوْتِی	هٰذَا حِمَامُ الْمَوْتِ قَدْ صَلِيتِ

اے دل اگر تو اسوقت مارا نہ گیا تب بہی تو تو ایک دن ضرور مرے گا - یہ تو موت کا فرمان یا تنور

ایسا ہے کہ اسمین ایک دن تو ضرور تو بہونا جاے گا -

وَمَا تَمَنَّيْتِ فَقَدْ اُعْطِيتِ	اِنْ تَفْعَلِی فِعْلَهُمَا هُدِيتِ

جس چیز کی تجہے تمنا تہی وہ تو تجہے مل گئی - اگر تو اس وقت وہی کام کرے جو ان دونون

زید اور جعفر نے کیا تو تو ٹہیک رستہ پر ہوگا -

پہر وہ میدان جنگ مین گہوڑے پر سے اُتر پڑا - وہان اوسکا بہتیجا اوسکے لیئے ایک گوشت کی ہڈی لایا - کہ اسے کہا لے کچہہ بدن مین طاقت آجاے گی - تیرا اسوقت بہت بُرا حال ہو رہا ہے - عبد اللہ نے اوس ہڈی کو لیا - کہ کہائے - اور ایک مُنہ بہی مارا - کہ اسی مین لشکر کی ایک طرف سے ریلے کی آواز آئی - عبد اللہ نے سنکر کہا اے نفس ابہی تو زندہ ہے - اور دنیا مین موجود ہے پہر ہڈی کو ڈالدیا - اور تلوار لیکر آگے بڑہا - اور ایسا لڑا کہ جا کر قتل ہو گیا - اِس وقت مسلمانون کی حالت بہت بُری ہو رہی تہی - اور دشمن کا اون پر غلبہ ہو گیا تہا - مگر مسلمانون مین قطبہ بن قتادہ نے اِس سے پیشتر ہی

مالک بن رافلہ کو مارڈالاتھا جو مشرکین عرب کا سردار تھا۔

۸۸ رسول اللہ کا مدینہ والون کو امرائے لشکر کے قتل کی خبر دینا۔

پھر اوسی وقت رسول اللہ صلعم کے پاس خدا تعالی کے یہان سے خبر آئی۔ کہ معرکہ جنگ مین ایسے ایسے حال گزرا۔ رسول اللہ آئے اور منبر پر چڑہے۔ اور حکم دیا تو۔ الصلوٰۃ جامِعَۃ کی منادی کی گئی۔ اور لوگ فوراً اکٹھے ہو گئے۔ تب رسول اللہ نے فرمایا کہ مجھے خبر آئی ہے۔ کہ یہ لشکر تمہارا جو غزا پر گیا ہے اوس سے دشمنون سے مقابلہ ہوا۔ اور زید کو درجۂ شہادت ملا۔ پھر اونکے لئے آپ نے استغفار کیا۔ پھر فرمایا کہ لوا جعفر نے لیا اور دشمنون پر حملہ کیا اور وہ بھی شہید ہو گئے۔ اونکے لئے بھی آپنے مغفرت کی دعا مانگی۔ پھر فرمایا کہ لوا عبداللہ بن رواحہ نے لے لیا۔ یہ کہکر آپ کچھ خاموش ہو گئے۔ اور اوس سے انصار کے چہرون پر ایک تغیر چھا گیا۔ اور جان گئے کہ عبداللہ کی نسبت بھی آپ ایسا ہی کہین کے جس سے اونہین رنج ہوگا۔ پھر رسول اللہ صلعم نے فرمایا۔ کہ اوس نے بھی دشمنون سے لڑائی کی۔ اور لڑکر شہید ہو گیا۔ پھر فرمایا کہ یہ لوگ طلائی تختون پر جنت کو اٹھا لئے گئے۔ مین نے دیکھا کہ ابن رواحہ کے سریر مین دوسرے سریرون سے کچھ ازورار ہے۔ مین نے پوچھا کہ اسکی کیا وجہ ہے۔ کہا وہ دو سید ہے چلے گئے مگر اس نے کچھ تردد کیا اور پھر گیا۔

۸۹ خالد کی امارت اور دشمن کو پسپا کرکے لشکر اسلام کو نکال لانا۔

جب ابن رواحہ قتل ہو گیا۔ تو ثابت بن ارقم الانصاری نے لوا اٹھا لیا اور کہا مسلمانو کسی شخص کو اپنا سردار بناؤ۔ اور ایک آدمی اپنے درمیان سے منتخب کرو۔ اونھون نے کہا کہ ہم تم سے بھی راضی ہین۔ ثابت نے کہا مین تو اوس سے راضی نہین۔ تب سب لوگون نے خالد بن الولید کو امارت کے لئے منتخب کیا۔ اور اونھون نے

رایت لیکر دشمنون سے مقابلہ کیا - اور اونہین ہٹا دیا - جس سے دشمن ہٹ گئے - پہر رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ ابن رواحہ کے بعد لوا اللہ تعالیٰ کے سیوف مین سے ایک سیف خالد بن الولید نے لیا - پہر وہ لوگون کو لے کر لوٹ آیا - اِسی روز سے اون کا خطاب خالد سیف اللہ ہو گیا -

۹۰ مردہ کے رشتہ دارون کے لئے کہانا بہیجنے کی رسم کی ابتدا اور جعفر کی موت کا رنج -

رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے کہ جعفر کل کچہہ فرشتون کے ہمراہ میرے سامنے ہو کر گزرے - اوسوقت اللہ تعالیٰ نے بجاے اونکے ہاتہون کے جو لڑائی مین کٹ گئے تہے اونہین دو بازو دیے تہے جن کے آگے کے پر خون مین رنگے ہوے تہے -

اسما زوجہ جعفر کہتی تہی - کہ نبی صلعم میرے پاس آئے - اوس وقت مین اپنے کام دہندے سے فارغ ہو چکی تہی اور جعفر کے بچون کو نہا دُہلا کر اور تیل لگا کر بیٹہی تہی - آپ نے آکر اونہین پکڑا اور سونگہا - اور پہر آنکہون مین آپ کے آنسو بہر آئے مین نے پوچہا یا رسول اللہ کیا جعفر کے پاس سے آپ کو کچہہ خبر ملی ہے - فرمایا ہان - وہ آج مارے گئے - پہر آپ اپنے گہر کو لوٹ گئے - اور جا کر حکم دیا کہ آل جعفر کے لئے کہانا تیار کرو - دین اسلام مین مردہ کے رشتہ دارون کے واسطے کہانا پکوانے کی رسم اسی روز سے شروع ہوئی ہے - اسما بنت عمیس کہتی ہے کہ مین اوٹہی اور تیاری کرنے لگی - اور عورتین میرے گرد جمع ہو گئین -

پہر جب لشکر لوٹ کر آیا تو رسول اللہ اور تمام مسلمان اوس سے جا کر ملے - اوس وقت رسول اللہ نے عبداللہ بن جعفر کو لیا اور اپنے آگے کر لیا تہا

پہر لوگون نے لشکر کے اوپر خاک اوڑائی اور کہنے لگے - یا فرار یا فرار (بہگوڑے بہگوڑے) رسول اللہ صلعم نے فرمایا نہین وہ بہاگے نہین بلکہ پہر دشمن پر جائین گے انشاء اللہ تعالیٰ -

فتح مکہ

۹۱ بنی بکر اور خزاعہ کا اصل جہگڑا جاہلیت مین اس غزوہ موتہ کے بعد رسول اللہ صلعم کو دو ہی مہینے جمادی الاخرہ اور رجب گزرے تہے کہ بنی بکر بن عبد مناۃ نے خزاعہ پر تعدی کی یہ لوگ ایک چشمہ پر رہتے تہے جو اسفل مکہ مین تہا اور جسکا نام وتیر تہا اور صلح حدیبیہ کے روسے خزاعہ رسول اللہ صلعم کے ماتحتون مین اور بکر قریش کے ماتحتون مین داخل تہے

اس جہگڑے کا اصل سبب یہ تہا - کہ ایک شخص بنی الحضرمی مین سے جس کا نام مالک بن عباد تہا اور اسود بن رزن الدئلی البکری کا حلیف تہا ایام جاہلیت کے زمانہ مین تجارت کے واسطے نکلا - جب وہ خزاعہ کے علاقہ مین پہونچا - تو اونہون نے اوسے قتل کر کے اوس کا مال و اسباب چہین لیا - اس پر بنی بکر نے خزاعہ کے ایک آدمی کو پکڑ کر مار ڈالا - اس کے بعد خزاعہ بنی الاسود بن رزن پر چڑہ دوڑے - اور اوسکے تینون بیٹون سلمی کلثوم اور ذویب کو عرفہ مین پکڑ کر مار ڈالا - یہ لوگ بنی بکر کے اشراف مین سے تہے - اسی زمانہ مین اسلام کا چرچا پہیلا - اور خزاعہ اور بکر ہی نہین بلکہ تمام لوگ اوسکے معاملون مین مشغول ہو گئے -

پہر جب حدیبیہ کی صلح ہوئی - اور خزاعہ نبی صلعم کے عہد مین اور بنی بکر قریش کے عہد مین داخل ہو گئے - تو بکر نے اس صلح کو بہت غنیمت سمجہا - اور ارادہ کیا - کہ خزاعہ نے جو

بنی الاسود کو قتل کر دیا ہے اوسکا بدلہ چپکے سے لے لین گے۔

۹۲ بکر کا اور قریش کا عہد کے خلاف خزاعہ پر چہاپا مارنا۔

پہر نوفل بن معاویہ الدئلی نے بنی بکر مین سے اپنے متبعین لیے۔ اور وتیر پر جاکر خزاعہ پر چہاپا مارا۔ بعض لوگ کہتے ہین کہ خزاعہ کے کسی شخص نے بکر کے کسی شخص کو دیکہا تہا کہ وہ رسول اللہ صلعم کی ہجو پڑہ رہا ہے۔ اس پر خزاعی نے اوسکے سر پر کچہہ مارا جس سے اوسکے سر مین زخم آگیا۔ اور دونون فریق مین فساد اوٹہہ کہڑا ہوا اسپر بکر اوٹہے اور خزاعہ پر وتیر مین جاکر شبخون مارا۔ اور قریش نے سلاح اور جانورون سے خزاعہ کے برخلاف بنی بکر کی اعانت کی اور کچہہ قریش کے لوگ چہپ کر لڑنے کو بہی گئے۔ جن مین صفوان بن امیہ عکرمہ بن ابی جہل اور سہیل بن عمرو بہی تہے۔

اس واسطے خزاعہ حرم کی طرف چلدیے۔ اور اونکے کتنے ہی آدمی مارے گئے پہر جب وہ حرم مین داخل ہو گئے تو بکر نے کہا نوفل اب تو ہم حرم مین داخل ہو گئے۔ اپنے معبود کا تو کچہہ لحاظ کرنا چاہیئے۔ اوس نے کہا۔ کہ آج تو کوئی معبود نہین ہے بنی بکر تم اپنا بدلہ لے لو۔ تم یہ لوگ حرم مین زیادتی کرتے ہین۔ تم اپنا بدلہ کیون نہین لیتے۔

۹۳ عمرو بن سالم اور بدیل کا رسول کے پاس قریش کے برخلاف استعانت کے لیے آنا۔

جب بکر اور قریش نے اپنا عہد توڑ دیا۔ اور جو قول قرار اون کے اور نبی صلعم کے درمیان ہوئے تہے اون کا کچہہ خیال نہ رکہا۔ تو عمرو بن سالم خزاعی کعبی اپنے وطن سے نکلا۔ اور نبی صلعم کے پاس مدینہ مین آیا۔ اور آپ کے روبرو آکر کہنے لگا ؎

یا رب انی ناشد محمدا	حلف ابینا و ابیہ الاتلدا

یا رب مین محمد کو خدا کا واسطہ دیکر وہ حلف اور عہد و پیمان یاد دلاتا ہون جو ہمارے اور اون کے

پدر (بزرگوار) کے درمیان موروثی چلا آتا ہے -

فوالد اکنا وکنت ولدا	ثمت اسلمنا فلم ننزع یدا

اوس وقت جب یہ حلف ہوا تہا ہم تو باپ تہے اور اسے محمد تم بیٹے تہے - پہر اب ہم اسلام لے آئے - لیکن ہمنے اوس عہد سے دست کشی نہین کی ہے -

فانصر رسول اللہ نصرا اعتدا	وادع عباد اللہ یاتوا مددا

رسول اللہ آپ ہماری نصرت نہایت مستعدی کے ساتہہ کیجیے اور اللہ کے بندون کو بولائیے وہ مدد کے واسطے آپ پاس فوراً آئینگے -

فیہم رسول اللہ قد تجردا	ابیض مثل البدر یسمو صعدا

اون عباد اللہ مین اللہ کا رسول ہے جو یکتا ہے - اور چودہوین رات کے چاند کی طرح جو بلند ہوتا جاتا ہے منور ہے -

ان سیم خسفا وجہہ تربدا	فی فیلق کالبحر یجری مزبدا

اگر اوسکے معاملات مین ظلم و ستم روا رکہا جاوے تو لوگون کی مجلس مین اوسکا چہرہ مارے غصہ کے ایسا متغیر ہوجاتا ہے کہ جیسے سمندر جہاگ بہرا ہوا جوش مین بہتا ہو -

ان قریشا اخلفوک الموعدا	ونقضوا میثاقک الموکدا

اے محمد قریش نے آپ کے عہد و پیمان کے خلاف کیا - اور جو میثاق اور قول قرار آپ سے بڑی تاکید کے ساتہہ کئے تہے اونہین بالکل توڑ دیا -

وجعلوا لی فی کداء رصدا	وزعموا ان لست ادعو احدا

اور وہ لوگ کدا مین (جو مکہ کے پاس ایک پہاڑ ہے) میری تاک مین بیٹہے - اور سمجہے کہ مین کسی شخص کو اپنی مدد کیلیے پکارونگا نہین

وہم اذل واقل عددا	ہم بیتونا بالوتیر ہجدا

اور وہ بڑے ذلیل اور تعداد مین بہی بہت تھوڑے ہین - اور اونہون نے ہمین ایسا تنگ کیا کہ وتیر مین ہم رات بہر بیدار دعائین مانگتے رہے -

وَقَتَلُوْنَا رُكَّعًا وَّسُجَّدًا

اور اوس وقت ہمین آکر قتل کیا - کہ ہم رکوع وسجود مین تہے -

رسول اللہ صلعم نے فرمایا - عمرو بن سالم تجہے مدد دی جاوے گی - پہر رسول اللہ صلعم کو آسمان مین ایک عنان نظر آئی - اوسے دیکہکر رسول اللہ نے فرمایا - اِس ابر سے بنی نصر بن کعب کی امداد کی بارش برسی ہے -

عبد المطلب اور خزاعہ کے درمیان قدیم زمانہ مین حلف ہوا تہا - اِس واسطے عمرو بن سالم نے کہا ہے حلف ابنیا وابیہ الاتلدا -

پہر اِس کے بعد بدیل بن ورقا الخزاعی خزاعہ کے کچہہ آدمی لے کر نبی صلعم کے پاس آیا - اور اون سب نے آکر آپ کو پکارا اوس وقت آپ غسل کر رہے تہے - وہین سے آپ نے فرمایا یا لبیکم - اور پہر نکلکر آئے - اون لوگون نے آپ سے سارا حال بیان کیا - اور پہر یہ لوگ مکہ کو لوٹ گئے -

اِسی زمانہ مین رسول اللہ صلعم نے فرمایا مجہے تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا ابو سفیان یہان آیا ہے - اور خوف کے سبب سے وہ تجدید عہد کرنا چاہتا ہے اور کہتا ہے کہ مدت صلح مین کچہہ زیادتی کی جاوے -

پہر بدیل چلا گیا - اور راستہ مین عسفان کے مقام پر اوسے ابو سفیان ملا - جو نبی صلعم کے خوف سے مدینہ کو تجدید عہد کے واسطے جاتا تہا - ابو سفیان نے بدیل سے پوچہا کہ تو کہان سے آتا ہے - کہا خزاعہ کے پاس سے جو ساحل کی طرف اِسی وادی کے

بطن میں ہیں کہا کیا تو محمد کے پاس نہیں گیا۔ بدیل نے کہا نہیں۔ ابوسفیان نے اپنے اصحاب سے کہا۔ کہ اوسکے ناقہ کی مینگنیاں دیکھو۔ اگر مدینہ سے آیا ہوگا تو اوس نے خرما کی گٹھلیاں کھلائی ہوں گی۔ دیکھا تو معلوم ہوا۔ کہ اوس میں خرما کی گٹھلیاں موجود ہیں۔

۹۴ ابوسفیان کا تجدید عہد اور اضافہ مدت صلح کے لئے مدینہ آنا اور بے نیل مرام واپس ہونا۔

پھر ابوسفیان روانہ ہوکر نبی صلعم کے پاس پہونچا۔ اور اول اپنی بیٹی ام حبیبہ نبی صلعم کی بی بی کے پاس گیا۔ وہاں جب اوس نے چاہا کہ رسول اللہ کے فرش پر بیٹھے تو اونہوں نے اوسے لپیٹ لیا۔ ابوسفیان نے کہا۔ کہ اس فرش کو بہتر سمجھکر تو نے اسکو لپٹا لیا یا یہ فرش میرے لائق نہ سمجھکر اوسے تو نے طے کر لیا۔ بی بی ام حبیبہ نے کہا یہ رسول اللہ کا فرش ہے۔ اور تو نجس مشرک ہے۔ میں اس کو نہیں پسند کرتی کہ تو اوس پر بیٹھے۔ ابوسفیان نے کہا۔ میرے پیچھے تیرا اخلاق بگڑ گیا بی بی ام حبیبہ نے کہا نہیں میرا اخلاق تو نہیں بگڑ گیا بلکہ مجھے اللہ تعالیٰ نے اسلام کی ہدایت کی۔

پھر ابوسفیان وہاں سے نکلکر نبی صلعم کے پاس آیا۔ اور آپ سے بہت کچھ گفتگو کی۔ مگر آپ نے کچھ جواب اوسے نہ دیا۔ پھر ابوبکر کے پاس آیا۔ اور اون سے کہا۔ کہ رسول اللہ صلعم سے اس باب میں وہ سفارش کریں۔ اونہوں نے کہا میں اسمیں کچھ نہیں کہہ سکتا۔ پھر عمر کے پاس آیا اور اون سے بھی گفتگو کی۔ اونہوں نے کہا ہاں کیا میں تم لوگوں کی سفارش رسول اللہ صلعم سے کروں گا۔ واللہ اگر مجھے چیونٹیوں کا بھی لشکر مل جائے تو میں اونہیں لیکر تیرے اوپر جہاد کروں گا۔ پھر وہ نکلکر علیؑ کے پاس آیا۔ اس وقت اونکے پاس بی بی فاطمہ اور حسن چھوٹے سے بچہ بھی تھے۔

اون سے بہی اس باب مین اوس نے گفتگو کی - اونہون نے بہی کہا کہ رسول اللہ صلعم نے ایک بات کا ارادہ کرلیا ہے اوسکے برخلاف ہم اون سے کچہہ عرض نہین کرسکتے پہر اوس نے بی بی فاطمہ سے کہا - اے بنت محمدؐ آپ اپنے اس بچہ کو حکم دیجیئے کہ یہ دونون فریق کو اپنے اجارہ مین لے لے - اور سید العرب کا فخر حاصل کرے - بی بی فاطمہ نے کہا میرے لڑکے کی اتنی عمر نہین ہے کہ وہ لوگون کو اپنے اجارہ مین لے سکے - اور کون شخص ایسا ہے جو رسول اللہ کے مقابلہ مین کسی کو اجارہ دی سکے - پہر ابو سفیان نے علی کی طرف التفات کیا - اور اون سے کہا کہ اب مجہے معلوم ہوا کہ بڑی سخت مصیبت آگئی ہے - مجہے کوئی اچہی نصیحت کیجیے - اونہون نے کہا تو کنانہ کا سید ہے - تجہے یہ مناسب ہے کہ تو اوٹہے اور دونون فریق کو اپنے اجارہ مین لے لے - اور اپنے گہر کو چلا جاے - (یعنی اس بات کا اعلان کردے کہ میرے واسطے دونون فریق یکسان ہین - مین کسی کا طرفدار نہین - کسی فریق کا آدمی میرے پاس آئیگا مین اوسے امن دونگا اور آپسمین لڑنے نہ دونگا) یہ سُنکر ابو سفیان اُٹہا - اور مسجد نبوی مین گیا - اور وہان بآواز بلند کہا - مین نے سب لوگون کو اپنے اجارہ مین لے لیا -

پہر اپنے اونٹ پر سوار ہوا - اور مکہ کو چلدیا - اور جو کچہہ ماجرا یہان گزرا تہا اور جو کچہہ علیؑ نے اوس سے کہا تہا وہ سب اون سے جا کر بیان کردیا - وہ بولے - کہ واللہ علیؑ نے تجہہ سے تمسخر کیا ہے - بہلا محمدؐ تیرے اجارہ کو کب قبول کرے گا -

۹۵ مکہ پر روانگی کیلیے رسول اللہ کی تیاری اور حاطب کا ایک خط مکہ والونکو بہیجنا اور اوسکا پکڑا جانا

پہر رسول اللہ صلعم نے ساز و سامان درست کیا اور لوگون کو مکہ چلنے اور سامان درست کرنے کے

لئے حکم دیا - اور یہ دعا مانگی - کہ اے اللہ تو اوس وقت تک کہ مین قریش کے ملک مین جا پہونچون
میرے آنے کی کوئی خبر اونہین نہو نے دے -

لیکن ایک شخص حاطب بن بلتعہ تہا - اوسنے قریش کو ایک خط لکہا اور اوس مین
رسول اللہ کے ارادہ سے اونہین خبر دی - اور اوسے مزنیہ کی ایک عورت کے ہاتہہ
جسکا نام کنود تہا اور وہ بنی المطلب کی لونڈی تہی روانہ کیا اور اوس سے کہا - کہ تو اونہین
جا کر یہ خبر سنا دے - اور خط بہی اوسے دیدیا -

پہر رسول اللہ صلعم نے علی اور زبیر کو جاسوس کی تلاش کے لئے بہیجا - اور اونہون نے اوسے
جا پکڑا - اور اوس سے خط چہین لیا - اور رسول اللہ صلعم کے پاس اوسے پکڑ کر لائے
اور رسول اللہ صلعم نے حاطب کو بلایا - اور پوچہا کہ تو نے یہ نالائق حرکت کیون کی -
حاطب نے کہا واللہ مین مومن ہون میرے ایمان مین توکچہہ تبدل اور تغیر نہین ہوا -
لیکن میری عورت بچے قریش کے پاس ہین - اور میرا وہان کوئی خاندان نہین ہے
کہ میرے بچون کی کوئی حمایت کرے اس لئے مین نے اونپر یہ احسان کیا کہ اوسکے
سبب سے میرے بچون کو وہ لوگ کچہہ ایذا نہ پہونچائین - حضرت عمر نے کہا یا رسول اللہ
مجہے اجازت دیجیے - کہ اس منافق کی گردن مار دون - اس نے نفاق کا کام کیا ہے
رسول اللہ صلعم نے فرمایا عمر وہ تو بدر کی لڑائی مین موجود تہا تمہین کسطرح معلوم ہوا کہ وہ منافق
ہے یا مستوجب قتل ہے - شاید اللہ تعالی نے بدر والون پر عنایت کی نظر کی ہو -
اور فرمادیا ہو - کہ جو چاہو کرو مین نے تمہین بخش دیا ہے (شاید کا لفظ اس لئے
رسول اللہ نے فرمایا ہے کہ کہین بدر والے اس قول سے مطمئن ہو کر ہر ایک گناہ کو
مباح نہ سمجہہ لین - ورنہ رسول اللہ کو اس مضمون کی نسبت کچہہ شک نہ تہا) پہر یہ آیت

نازل ہوئی - یا ایہا الذین امنوا لا تتخذوا عدوی وعدوکم اولیاء تلقون الیہم بالمودۃ وقد کفروا بما جاءکم من الحق ط یخرجون الرسول وایاکم ان تؤمنوا باللہ ربکم ط ان کنتم خرجتم جہادا فی سبیلی وابتغاء مرضاتی تسرون الیہم بالمودۃ ط وانا اعلم بما اخفیتم وما اعلنتم ط ومن یفعلہ منکم فقد ضل سواء السبیل ان یثقفوکم یکونوا لکم اعداء و یبسطوا الیکم ایدیہم والسنتہم بالسوء وودوا لو تکفرون ط لن تنفعکم ارحامکم ولا اولادکم یوم القیامۃ یفصل بینکم ط

(ایمان والو اگر تم ہماری راہ مین جہاد کرنے اور ہماری رضامندی ڈہونڈہنے کی غرض سے اپنے وطن چہوڑکر نکلے ہو تو ہمارے اور اپنے دشمنون کو دوست نہ بناؤ - کہ لگو اون کی طرف دوستی کے نامہ و پیغام دوڑانے - حال آنکہ تمہارے پاس جو خدا کی طرف سے دین حق آیا ہے وہ اوس سے انکار کرہی چکے ہین - وہ تو صرف اتنی بات پر کہ تم اپنے پروردگار اللہ ہی کو مانتے ہو - رسول کو اور تم کو گہرون سے نکال رہے ہین اور تم چکے سے اون کی طرف دوستی کے نامہ و پیام دوڑا رہے ہو - اور جو کچہہ تم چہپا چہپا کر تے ہو وہ اور جو ظاہر ظہور کرتے وہ ہم سب کو خوب جانتے ہین - اور جو تم مین سے ایسا کرے گا تو سمجہہ رکہو کہ وہ سیدہے راستہ سے بہٹک گیا - یہ کافر اگر تم پر کبہی قابو پا جائین تو کہلم کہلا تمہارے دشمن ہو جائین اور ہاتہہ اور زبان دونون سے تمہارے ساتہہ برائی کرنے مین کوتاہی نہ کرین - اور اون کی اصلی تمنا تو یہ ہے کہ کاش تم بہی اونکی طرح کافر ہو جاؤ - قیامت کے دن نہ تو تمہاری رشتہ داریان ہی تمہارے کچہہ کام آئین گی اور نہ تمہاری اولاد ہی کچہہ فائدہ دے گی اوس دن خدا تمہارے درمیان فیصلہ کریگا)

۹۶ رسول اللہ کی مکہ کو روانگی اور عباس عُیَینہ اقرع اور مخرمہ اور ابوسفیان بن الحارث اور عبداللہ بن ابی امیہ کا رسول اللہ پاس آنا اور رسول اللہ کے ہمراہیون کی تعداد -

پہر رسول اللہ صلعم مکہ کو روانہ ہوے - اور مدینہ پر ابورہم کلثوم بن حصین الغفاری کو خلیفہ کر گئے آپ کا کوچ ۱۰- رمضان کو ہوا تہا اور ۲۰- رمضان کو مکہ فتح ہوگیا تہا - اور راستہ مین رسول اللہ صلعم نے روزہ رکہا - مگر جب عسفان اور امج کے درمیان پہونچے تو روزہ موقوف کردئے -

اس وقت رسول اللہ صلعم کے ساتہہ تمام مہاجرین اور انصار تہے - اور بنی سلیم کے سات سو آدمی اور مزنیہ کے ایک ہزار آدمی تہے اور ہر قبیلہ کے کچہہ کچہہ آدمی بہی ہمراہ تہے - عیینۃ بن حصن الفزاری اور اقرع بن حابس بہی آپ سے آکر مل گئے تہے - اور عباس بن عبدالمطلب بہی جحفہ کے مقام پر اور بعض کہتے ہین ذی الحلیفہ مین آپ سے ملے تہے - وہ مکہ سے ہجرت کر کے آرہے تہے اس لیئے رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ وہ بہی اسباب مدینہ کو بہیجدین اور مکہ کو میرے ساتہہ چلے چلین - اور فرمایا کہ تم آخر المہاجرین ہو اور مین آخر الانبیا ہون -

اور جب نقب العقاب مین پہونچے تو مخرمہ بن نوفل اور ابوسفیان بن الحارث بن عبدالمطلب اور عبداللہ ابن ابی امیہ رسول اللہ کے پاس آئے - اور ابوسفیان اور عبداللہ نے رسول اللہ سے ملنے کی درخواست کی - اور ام سلمہ نے آپ سے اونکی سفارس کی - اور کہا کہ ایک آپ کا ابن عم ہے اور دوسرا ابن عمہ ہے - آپ نے فرمایا کہ مجہے ان دونون سے ملنے کی حاجت نہین ہے - میرے ابن عم نے تو میرا ہتک عزت کیا - اور میرا ابن عمہ تو وہ ہی ہے کہ جس نے مکہ مین میری نسبت کیسے کیسے کلمات کہے ہین - ابوسفیان کے ساتہہ اوسکا ایک چہوٹا بیٹا بہی تہا جب اونہون نے

سُنا کہ رسول اللہ نے ایسا ایسا فرمایا ہے تو کہا اگر رسول اللہ مجھسے ملنا قبول نہ فرمایئن گے تو مین اپنے اس بیٹے کا ہاتھ پکڑون گا اور جدہر کو مُنہ اُٹھے گا چلا جاؤنگا اور بھوک پیاس سے کہین بیابان مین مرنیون گا۔ اس سے رسول اللہ صلعم کو رحم آگیا۔ اور اونہین اپنے پاس بلالیا وہ دونون مسلمان ہوگئے۔

یہ بھی کہتے ہین۔ کہ علیؓ نے ابوسفیان بن الحارث سے کہا تھا۔ کہ تو رسول اللہ کے سامنے سے آ۔ اور وہ بات کہو جو یوسف علیہ السلام سے اون کے بہائی نے کہی تھی۔ تَاللّٰهِ لَقَدْ آثَرَكَ اللّٰهُ عَلَيْنَا وَإِنْ كُنَّا لَخَاطِئِيْنَ (اونہون نے کہا بخدا کچھہ شک نہین کہ تم کو اللہ نے ہم پر بڑی برتری دی اور بیشک ہم ہی قصوروار تھے) کیونکہ رسول اللہ یہ نہین پسند کرتے کہ اون سے کوئی شخص بھی قول وفعل مین بڑھ کر اچھا ہو۔ چنانچہ ابوسفیان نے ایسا ہی کیا۔ رسول اللہ نے اسکے جواب مین فرمایا لَا تَثْرِيْبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكُمْ وَهُوَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ ط (تم پر آج کوئی گناہ نہین۔ اللہ تمہاری مغفرت کرے وہ سب سے بڑھ کر رحم والا ہے) اور اونہین اپنے نزدیک بلایا۔ پھر وہ دونون مسلمان ہوگئے۔ اور ابوسفیان نے اپنے اسلام کے وقت گزشتہ معاملات کے عذر مین یہ اشعار کہے ؎

لَعَمْرُكَ اِنِّیْ یَوْمَ اَحْمِلُ رَايَةً	لِتَغْلِبَ خَيْلُ اللَّاتِ خَيْلَ مُحَمَّدِ

قسم ہے مجھے تیری جان کی جس روز مین نے رایت اُٹھایا تھا کہ لات بت کا لشکر محمدؐ کے لشکر پر غالب آجائے

لَكَا لْمُدْلِجِ الْحَيْرَانِ اَظْلَمَ لَيْلُهٗ	فَهٰذَا اَوَانِیْ حِيْنَ اُهْدٰی وَاَهْتَدِیْ

اوس روز مین ایسا تھا۔ کہ جیسے کوئی اندہیری رات مین جسپر رات کا اندہیرا خوب چھاگیا ہو حیران پریشان ہو۔ مگر اب میرا وہ وقت ہے کہ مین خود ہدایت یافتہ ہون اور دوسرون کو بھی ہدایت دیتا ہون۔

وہادِ ھدٰا سنے غیر نفسی ونالنی		مع اللہ من طردتہ کل مطرد

میرے نفس کے سوا ایک اور ہادی نے مجھے ہدایت دی - اور اوس شخص نے جسے مین نے مطرود کردیا
اور بالکل نکال دیا تہا مجھے اللہ تعالی سے ملا دیا -

الابیات - اِس پر رسول اللہ صلعم نے اوسکے سینہ پر ایک ہاتہہ مارا - اور فرمایا کہ کیا تو نے مجھے بالکل نکال دیا تہا - یہہ بھی کہتے ہین کہ ابو سفیان نے حیا کے سبب سے رسول اللہ صلعم کے سامنے سر نہین اُٹہایا - اور رسول اللہ صلعم مرالظہران مین آئے - آپ کے ساتھہ دس ہزار سوار تہے - بنی غفار کے چار سو آدمی مزینہ کے ایک ہزار تین آدمی بنی سلیم کے سات سو آدمی جہینہ کے ایک ہزار چار سو آدمی باقی قریش اور انصار اور اُنکے حلفا اور عرب کے اور لوگ تہے - اور تمیم اور اسد اور قیس کے بھی آدمی تہے -

۹۷ مرالظہران مین عباس کی وساطت سے ابوسفیان بن حرب اور حکیم اور بدیل کا رسول اللہ کے روبرو پیش ہوکر مسلمان ہونا -

غرض جب رسول اللہ مرالظہران مین آکر فروکش ہوے - تو عباس بن عبد المطلب نے کہا کہ قریش کی ہلاکی کا وقت آپہونچا - اگر اونہون نے رسول اللہ سے اپنے بلاد مین بغاوت کی اور آپ وہان زبردستی داخل ہو گئے تو قریش ہمیشہ کے لیئے ہلاک ہوجاینگے اِس لئے وہ رسول اللہ کے خچر پر سوار ہوے - اور کہتے ہین مین اِس غرض سے نکلا کہ کہین کوئی ہیزم کش یا کوئی آدمی مکہ جانے والا مجھے مل جائے تو وہ رسول اللہ کا حال اون سے جاکر کہدے تاکہ وہ رسول اللہ کے پاس آئین اور اون سے امن مانگ لین وہ کہتے ہین کہ مین اِس لئے اراک کے مقام پر اِدہر اُدہر گہومنے لگا - دیکہتا کیا ہون کہ ابوسفیان اور حکیم بن خرام اور بدیل بن ورقا کی آواز میرے کان مین آرہی ہے - جو خبرون کی تلاش مین

مکہ سے باہر آئے ہوئے تھے - ابو سفیان کہہ رہا ہے کہ مین نے تو کبھی اس سے زیادہ کثرت سے الاؤ جلتے ہوئے نہین دیکھے - بدیل نے کہا یہ خزاعہ کے الاؤ ہون گے ابوسفیان نے کہا خزاعہ کی یہ ہستی کہان ہے کہ اس قدر کثرت سے اونکے الاؤ ہون -

عباس کہتے ہین - مین نے کہا ابو حنظلہ یعنی ابوسفیان جو اِس کنیت سے بولا جاتا تھا - ابوسفیان نے کہا ابوالفضل مین نے کہا ہان ابوسفیان نے کہا لبیک فداک ابی وامی (میرے ماں باپ تم پر قربان) کیا خبر ہے - مین نے کہا یہ رسول اللہ ہین - اور اون کے ساتھ مسلمان ہین وہ دس ہزار آدمیون سے آئے ہین -

ابوسفیان نے مجھ سے کہا کہ میرے لئے بتاؤ کہ مین کیا کرون - مین نے کہا میرے ساتھ سوار ہو - مین تیرے لئے رسول اللہ سے امن مانگ لون گا - اگر امن نہ مانگی اور تو اونکے ہاتھ آگیا تو وہ تیری گردن اُڑا دین گے -

ابوسفیان کہتا ہے کہ پھر عباس نے مجھے اپنے پیچھے بٹھا لیا - اور رسول اللہ کی طرف کو جلدی جلدی روانہ ہوئے - وہ جب کہین سے گزرتے تو مسلمان کہتے کہ رسول اللہ کا چچا ہے اور رسول اللہ کے خچر پر سوار ہے - اسی مین ہم عمر بن الخطاب کے الاؤ پر گزرے اونھون نے (جانا کہ عباس نے ابوسفیان کو گرفتار کیا ہے) اس لئے کہا ابوسفیان الحمدللہ کہ تو بلا شرط اور بغیر قول و قرار کے ہمارے قبضہ مین آگیا - اور پھر نبی صلعم کے پاس کو جھپٹے -

عباس کہتے ہین کہ مین نے خچر کو دوڑایا - اور عمر سے آگے نکل گیا - پھر عمر رسول اللہ کے پاس پہونچے - اور آپ کو ابوسفیان کی اطلاع دیکر عرض کیا کہ مجھے اوسکی گردن مارنے کی اجازت دیجئے - مین نے کہا یا رسول اللہ مین نے اوسے پناہ دی ہے -

پہر (عمر نے رسول اللہ سے کچھ آہستہ کہنا چاہا - تو) مین نے رسول اللہ کا سر پکڑ لیا
اور عرض کیا (کہ یہ سرگوشی کا موقع نہین ہے) اوسے میرے سوا کوئی نہین بچائے گا -
جب عمر نے بہت کچھ کہا - تو مین نے کہا عمر ذرا ٹھہرو یہ باتین تم اس واسطے کرتے ہو کہ
وہ بنی عبد مناف سے ہے - اگر بنی عدی سے ہوتا تو تم یہ باتین نہین کرتے - عمر نے
کہا تم چپ رہو واللہ جس روز مین مسلمان ہوا تہا اوس روز تمہارا اسلام مجھے اپنے باپ خطاب
کے اسلام سے زیادہ پیارا تہا -

لیکن رسول اللہ نے فرمایا - کہ ہمنے اوسے صبح تک کی امن دی - صبح اوسے
میرے پاس لاؤ - عباس کہتے ہین کہ مین اوسے اپنے گہر لے آیا - اور دوسرے
روز اوسے رسول اللہ پاس لے گیا - جب رسول اللہ نے اوسے دیکہا تو فرمایا ابوسفیان
کیا ابہی وقت نہین آیا - کہ تو لا الہ الا اللہ کو جان جاوے - کہا بابی انت وامی یا رسول اللہ
اگر اللہ کے سوا کوئی اور معبود ہوتا تو معاملہ اس طرح نہوتا جیسا اب ہو رہا ہے - پہر آپ
نے فرمایا کیا اسکا وقت ابہی نہین کہ تو میری رسالت کا اقرار کرے کہا بابی انت وامی
ہان یہ ایک ایسی بات ہے کہ جو دل مین کہٹکتی ہے - عباس کہتے ہین مین نے اوس
سے کہا - دیکہہ حق کی شہادت ادا کر نہین تو تیری گردن ماری جاوے گی - اس لئے اوس
نے کلمہ شہادت پڑہا اور مسلمان ہوگیا - اور حکیم بن حزام اور بدیل بن ورقا بہی اوس کے
ساتہ مسلمان ہوگئے (حقیقت مین اسوقت نہ صرف ابوسفیان کا بلکہ عباس کا بہی اسلام
جبر اُبہر آتہا مگر آگے چلکر انکے اسلام نے ان کے دل مین جگہہ کر لی - اور سچے مسلمان ہوگئے)

۹۸ رسول اللہ صلعم کا ابوسفیان کو اپنی تمام سپاہ دکہانا -

پہر رسول اللہ صلعم نے عباس سے کہا جاؤ ابوسفیان
کو ایک ایسے پہاڑ کی نوک کے پاس کہڑا کرو -

جہان تنگ گہاٹی ہو - اور او سکے پاس ہوکر یہ خدا لشکر سامنے سے گزرے -

عباس کہتے ہین مین نے عرض کیا یارسول اللہ (چونکہ ابوسفیان قریش کا پادشاہ ہے اور اِس لئے قدیمی حیثیت سے تمام عرب کا سرآوردہ ہے) وہ فخر کو بہت دوست رکہتا ہے - کوئی بات ابوسفیان کے لئے ایسی ہونا چاہیئے جس سے اوسے اپنی قوم مین دوسرون سے فخر و امتیاز حاصل ہو - آپ نے فرمایا جو شخص ابوسفیان کے گہر مین داخل ہوگا اوسے امن دی جاے گی - اور جو شخص حکیم بن حزام کے گہر مین چلا جائے گا اوس کو بہی امن ملے گی - اور جو بیت اللہ مین جاے گا یا گہر کا دروازہ بند کرلے گا وہ بہی امن مین ہوگا - عباس کہتے ہین پہر مین ابوسفیان کو لیکر نکلا - اور پہاڑ کے کنارہ پر آکر اوسے روک لیا - جہان سے ہوکر رسول اللہ کی فوج کے تمام قبائل کا گزر ہوا - جب کوئی نئی فوج کا پرا آتا تو وہ پوچہتا یہ کون ہے مین کہتا یہ اسلم ہین - وہ کہتا کہ مجہے اسلم سے کیا مطلب - پہر جب کوئی دوسرا گروہ آتا تو مین کہتا یہ جہینہ ہین - وہ کہتا مجہے جہینہ سے کیا مطلب - غرض جب رسول اللہ صلعم اپنے خاص لشکر مہاجرین و انصار کو لیکر گزرے جن کے مردم چشم کے سوا اور بدن تمام زرہون مین چہپا ہوا تہا - تو اوس نے پوچہا یہ کون ہین مین نے کہا یہ رسول اللہ صلعم ہین اور اون کے ساتہہ مہاجرین اور انصار ہین - ابوسفیان نے کہا تیرا بہتیجا تو بڑا بادشاہ ہوگیا - مین نے کہا بہلے مانس یہ بادشاہی نہین بلکہ نبوت ہے کہا ہان بے شک نبوت ہے - (ابہی تک عباس کے دل مین وہ ہی جاہلیت کا خیال تہا کہ دنیاوی جاہ و جلال کو نبوت سمجہتے تہے حالانکہ اِس لشکر کے سبب سے نبوت نہ تہی بلکہ نبوت جو تہی وہ قرآن مین تہی -)

۹۹ ابوسفیان کا گہر جانا اور رسول اللہ کا حکم قریش کو سنانا	عباس کہتے ہین - کہ پہر مین نے ابوسفیان سے

کہا- جا جلد اپنی قوم سے جا کر مل جا - اور انہین ڈرا دوے - کہ کہین کوئی کچہہ فساد نہ کرے
ابوسفیان فوراً چلدیا اور مکہ آیا - حکیم بن حزام بہی اوسکے ساتہہ تہا - پہر ابوسفیان بیت اللہ
مین آیا - اور بآواز بلند کہا - اے قریش - یہ محمدؐ آرہا ہے - اور اوسکے ساتہہ ایک ایسا
زبردست لشکر ہے کہ ہم اوس کا مقابلہ نہین کرسکتے - اونہون نے پوچہا تو تو جو اوسکے
پاس گیا تہا اوس نے تجہہ سے کیا کہا - کہا مجہہ سے یہ عہد کرلیا ہے - کہ جو شخص میرے
گہر مین آئے گا اوس کو امن ملے گی - اور جو شخص مسجد بیت اللہ مین داخل ہوگا اوسے
بہی امن دی جاوے گی اور جو شخص اپنے گہر کا دروازہ بند کرلے گا اوسے بہی امن ہے
پہر کہا - اے قریش کے لوگو مسلمان ہوجاؤ تاکہ تم (دنیا و آخرت مین) سلامت رہو
اس مین اوسکی بی بی ہند آئی - اور اوسکی ڈاڑہی پکڑ کر کہنے لگی - اے آل غالب اس احمق
شیخ کو قتل کرڈالو - یہ کیا بکتا ہے - ابوسفیان نے کہا - میری ڈاڑہی چہوڑ - مین قسم کہا کر
کہتا ہون اگر تو مسلمان نہ ہوئی تو تیری گردن ماری جاوے گی - جا اپنے گہر مین بیٹہہ - اس
واسطے وہ اوسے چہوڑ کر چلی گئی -

۰۰ خالد بن الولید کا مشرکون کو بہگانا اور رسول اللہ کا مکہ مین داخل ہونا اور مشرک عورتون کا آگے آنا -

پہر رسول اللہ نے ابوسفیان اور حکیم کے پیچہے زبیر کو فوج دیکر روانہ کیا کہ وہ مکہ مین مغرب کی طرف سے داخل ہون - اور سعد بن عبادہ سے
کہا کہ وہ بہی کچہہ آدمیون کے ساتہہ کُدی (سخت زمین) کی جانب سے مکہ مین گہسین
جب سعد کو رسول اللہ نے بہیجا - تو اونہون نے کہا - آج کا دن قتل و خونریزی کا دن ہے
آج کعبہ مین قتل کرنا جائز ہے یہ بات مہاجرین مین سے کسی شخص نے سنی - اور آکر
رسول اللہ کو اسکی خبر دی - آپ نے (قیس بن سعد سے کہا - کہ تو جا کر سعد سے رایت

لے لے - مگر بعض کہتے ہین کہ آپ نے) علی بن ابی طالب سے کہا تم جاؤ اور اوس سے رایت لے لو - اور تم اوسے لیکر مکہ مین داخل ہو -

اور نیز رسول اللہ نے خالد بن الولید کو حکم دیا - کہ وہ بہی کچہہ آدمیون کو لیکر مکہ کے اسفل طرف سے لیطے مکہ مین جائین خالد کے ساتہہ اِس وقت اسلم غفار مزنیہ جہینہ اور اور عرب کے چند قبائل تہے - یہ پہلا ہی دن ہے کہ رسول اللہ نے خالد بن الولید کو امیر لشکر بنایا ہے -

پہر جب رسول اللہ ذی طوی مقام مین پہونچے - تو وہان اپنی سواری کو کہڑا کیا - اِس وقت رسول اللہ سرخ یمانی چادر کی ایک دہجی سر سے باندہے ہوے تہے اور چونکہ اللہ تعالی نے اِس فتح سے آپ کو معزز فرمایا تہا اپنے اللہ تعالی کے روبرو اپنا سر جہکایا - کہ آپ کی ریش مبارک کے نیچے کا حصہ کجاوہ کے وسط کو لگ گیا - پہر آپ آگے بڑہے - اور اذاخر کی وادی سے مکہ کے اوپر کی طرف کو چلے - وہان آپ کا قبہ نصب کیا گیا -

عکرمہ بن ابی جہل اور صفوان بن امیہ اور سہیل بن عمرو نے کچہہ لوگ خندمہ مین جمع کئے تہے - کہ مسلمانون سے لڑین اور اون کے ساتہہ احابیش اور بنی بکر اور بنی الحارث بن عبد مناۃ بہی شریک تہے - خالد بن الولید نے اونہین جالیا - اور اون سے لڑائی ہوئی - مسلمانون سے جابر بن جبیل الفہری اور حبیش بن خالد جو اشعری کعبی تہا اور سلمہ بن المیلار تین آدمی شہید ہوے اور مشرکین مین سے تیرہ آدمی مارے گئے - پہر مشرکین بہاگ گئے -

عکرمہ کے ساتہہ حماس بن قیس بہی تہا - اور گہر سے چلتے وقت اپنی بی بی سے

کہہ آیا تہا - کہ محمدؐ کے اصحاب مین سے کسی کو پکڑ کر تیری خدمت کے لئے لاتا ہون
جب شکست کہا کر گہر پہونچا - تو اوس کی عورت نے ازراہ تمسخر اوس سے کہا - خادم
کہان ہے - تو اوس نے کہا

انکِ لو شاهدتِ یومَ الخندمه	اِذ فرّ صفوانُ و فرّ عکرمه

اگر تو خندمہ کی لڑائی مین خود موجود ہوتی - جب کہ صفوان بہاگ گیا - اور عکرمہ بہی میدان سے چلدیا -

وابو یزیدٍ قائمٌ کالموتمه	واستقبلتهم بالسیوف المسلمه

اور ابو یزید ایسے کہڑا تہا جیسے کوئی بیوہ کہڑی ہو - اور اون کی طرف مسلمان تلوارین لئے چلے آرہے تہے

یقطعنَ کلّ ساعد وجمجمهْ	ضربا فلا تسمعُ الا غمغمه

اور ہر کسی کے ساعد اور کہوپڑیان کاٹتے جاتے تہے - اور ایسی ضربین مارتے تہے - کہ تجہے
بجز اون کی ہوہا کے اور کچہہ سنائی بہی نہ دیتا -

لهم نهیتٌ خلفنا وهمهمه	لم تنطقی فی اللوم ادنی کلمه

اور ہمارے پیچہے اون کے چنگہارنے اور گونجنے کی آوازین آرہی تہین - تو اوسوقت مُنہ سے تو ملامت
کا ایک ادنی کلمہ بہی نہین نکالتے -

ابو یزید سے مراد سہیل بن عمرو سے ہے - رسول اللہ صلعم نے اپنے امرا کو یہ حکم
دیدیا تہا - کہ جو شخص اون سے لڑے اوسکے سوا دہ کسی کو نہ مارین -

جب مشرک بہاگ گئے اور مسلمانون نے مکہ مین داخل ہونے کا ارادہ کیا تو مشرک
عورتین نکلین - اور گہوڑون کے منہون پر شراب کے چہپکے مارنے لگین - اور اپنے
بال (ماتمیون کے طور پر) بکہیر لئے - جب رسول اللہ صلعم نے یہ حال دیکہا تو تبسم فرما کر
ابو بکر سے جو آپ کے برابر برابر چل رہے تہے فرمایا کہ دیکہو یہ کیا کیفیت ہے -

حسان نے اوس وقت یہ شعر پڑہا ؎

يُلَطِّمُهُنَّ بِالْخُمُرِ النِّسَاءُ		تَظَلُّ جِيَادُنَا مُتَمَطِّرَاتٍ

ہمارے تیز رفتار گھوڑے پانی ہی پانی ہو گئے ہین - کہ جن پر عورتین شراب کے چھینٹے مارتی ہین

۱۰۱ رسول اللہ کا آٹھہ مرد اور چار عورتون کے قتل کا حکم دینا اور عکرمہ بن ابی جہل کا اسلام

رسول اللہ نے آٹھہ مردون اور چار عورتون کے قتل کا حکم دیا تھا مردون مین سے ایک تو عکرمہ بن ابی جہل تھا - جو رسول کی عداوت مین اپنے باپ کے مشابہ تھا - اور آپ کی لڑائی پر اوسی طرح مال خرچ کیا کرتا تھا - جب رسول اللہ نے مکہ فتح کر لیا تو اوسے اپنی جان کا خوف ہو گیا - اس لئے وہ یمن کو بھاگ گیا - لیکن اوسکی بی بی ام حکیم بنت الحارث بن ہشام مسلمان ہو گئی - اور رسول اللہ سے عکرمہ کے واسطے امن حاصل کر لی - اور اپنے شوہر کی تلاش مین نکلی -

اس وقت ام حکیم کے ساتھہ اوس کا ایک رومی غلام بہی تھا - اوس نے سفر مین اوسے تنہا دیکہہ کر کچہہ اور ہی مدعا پیش کر دیا - مگر ام حکیم نے اوس سے انکار نہ کیا اور اوسے لالچ مین رکہا - اور اسی طرح سے عرب کے ایک حی کے پاس پہونچ گئے - اور اون سے اوس رومی غلام کے مقابلہ مین استعانت کی اونہون نے اوسے پکڑ کر باندہ لیا -

پہر عکرمہ اوسے سمندر کے کنارہ پر کہین مل گیا - جو جہاز مین سوار ہونے کو ہی تہا - اوس سے کہا کہ مین ایسے شخص کے پاس سے آ رہی ہون - جو اوصل الناس اور احلم و اکرم بنی آدم ہے - اور اوس نے تجہے امن دیدی ہے - اس لئے وہ لوٹا - ام حکیم نے اوسے رومی غلام کی بدمعاشی کا حال بہی سنایا - اور عکرمہ نے اوسے مسلمان ہونے سے قبل ہی مار ڈالا -

پہر جب وہ رسول اللہ صلعم کے پاس آیا - تو آپ سے وہ خوش ہوا - اور مسلمان ہو گیا اور رسول اللہ صلعم سے التجا کی کہ اوسکے لئے وہ اللہ تعالی سے مغفرت چاہین - رسول اللہ نے اوسکی عرض کو قبول کیا - اور پروردگار سے اوس کی مغفرت کی دعا مانگی -

۱۰۲ صفوان بن امیہ کا بہاگنا اور عمیر کی سفارش سے قصور کی معافی پر آکر مسلمان ہونا -

انہین لوگون مین جن کو آپ نے قتل کا حکم دیا تہا تہا ایک صفوان بن امیہ بن خلف بہی تہا جو رسول اللہ صلعم کے نہایت ہی برخلاف تہا وہ بہی اس وقت خوف سے جدہ کو بہاگ گیا تہا - مگر عمیر بن وہب الجمحی نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ میری قوم کا سید ہے اور آپ سے ڈر کر بہاگ گیا ہے - آپ نے اوسے بہی امن دیدی - اور فرمایا کہ اوسے امن دی گئی - اور جو عمامہ آپ باندہے ہوے مکہ مین داخل ہوے تہے وہ بہی آپ نے (نشانی کے طور پر) عمیر کو دیا - کہ صفوان کو اپنی امن حاصل ہوجانے کا یقین ہوجاے -

پہر عمیر وہ عمامہ لیکر نکلا - اور اوسے جا کر جدہ مین پکڑا - اور اوس سے کہا کہ تجہے امن دی گئی - اور کہا رسول اللہ بنی آدم مین سب سے زیادہ احلم و اوصل ہین - اور وہ تیرے ابن عم ہین - اونکی عزت تیری عزت اور اون کا شرف تیرا شرف ہے - صفوان نے کہا مجہے اون سے اپنی جان کا خوف ہے - کہا کچہہ خوف نہ کر رسول اللہ کا مزاج اس سے کہین زیادہ حلیم ہے -

پہر صفوان لوٹ آیا - اور رسول اللہ کے پاس آکر عرض کیا - کہ یہ شخص کہتا ہے کہ آپ نے مجہے امن دی ہے فرمایا کہ وہ سچ کہتا ہے - صفوان نے کہا مجہے دو مہینے کی مہلت دیجیے - کہ مین اس مین اپنے اسلام لانے کی نسبت سوچ لون - آپ نے

فرمایا دو مہینے نہین بلکہ چار مہینے کی تجھے مہلت ہے۔ چنانچہ وہ کفر کی حالت مین ہی آپ کے ساتہہ رہا۔ اور حنین اور طائف کے واقعات مین موجود تہا پہر مسلمان ہوگیا اور اچہا مسلمان رہا۔ یہ اُس وقت مرا ہے جس وقت واقعہ جمل کے لیے لوگ بصرہ کی طرف جا رہے تہے۔

۱۰۳ عثمان کی سفارش سے عبداللہ بن سعد کو رسول اللہ کا امن دینا اور رسول اللہ کا اشارہ سے پرہیز

انہین لوگون مین سے جن کے قتل کا حکم ہوا تہا عبداللہ بن سعد بن ابی سرح بہی تہا۔ جو بنی عامر بن لوی مین سے تہا۔ وہ پہلے مسلمان ہوگیا تہا اور رسول اللہ کے پاس جو وحی آیا کرتی اوسے لکہا کرتا تہا۔ اور جب لکہتا تہا تو عزیز حکیم کے بجاے علیم حکیم وغیرہ مشابہ الفاظ لکہدیا کرتا تہا۔ پہر مرتد ہوگیا۔ اور قریش سے جاکر کہا۔ کہ مین جس طرح چاہتا تہا محمد کے قرآن مین تصرف کر ڈالا کرتا تہا۔ تمہارا دین اوسکے دین سے بہتر ہے۔

جب مکہ فتح ہوگیا تو اوس روز وہ بہاگ کر عثمان بن عفان کے پاس آیا۔ اون کا رضاعی بہائی تہا۔ عثمان نے اوسے اوس وقت تک چہپائے رکہا کہ امن چین نہ ہوگیا پہر اوسے رسول اللہ کے پاس لائے۔ اور امن کی درخواست کی۔ رسول اللہ صلعم بڑی دیر تک خاموش رہے۔ پہر اوسے امن دیدی۔ اور وہ مسلمان ہوگیا۔ پہر جب وہ لوٹ گیا۔ تو رسول اللہ صلعم نے اپنے اصحاب سے فرمایا۔ کہ مین اس لئے چپ ہوگیا تہا کہ تم مین سے کوئی اُٹہہ کر اوسے مار ڈالے۔ لوگون نے کہا تو آپ نے یہ اشارہ کیون نہ فرمایا آپنے فرمایا کہ نبیون کا یہ کام نہین ہے کہ اشارون سے کسی کو قتل کرائین۔ انبیا کی نگاہ خائن نہین ہوا کرتی ہے۔

۱۰۴ عبداللہ بن خطل اور حویرث اور مقیس کا قتل۔

انہین مین ایک عبداللہ بن خطل تہا۔ یہ بہی پہلے مسلمان ہوگیا تہا۔ اور رسول اللہ صلعم نے اوسے صدقہ لینے کو بہیجا تہا۔ اور اوسکے ساتہ ایک انصاری اور ایک رومی غلام بہی تہا جو مسلمان ہوگیا تہا۔ رومی اوس کا کہانا پکاتا اور اوسکی خدمت کرتا تہا۔ ایک روز اتفاقاً وہ کہانا پکانا بہول گیا اس پر عبداللہ نے اوسے مار ڈالا۔ اور مرتد ہوگیا اس عبد اللہ کے پاس دو لونڈیان تہین جو رسول اللہ صلعم کی ہجو مین گیت گایا کرتی تہین اوسے سعید بن حریث المخزومی نے جو عمرو بن حریث کا بہائی تہا اور ابو برزۃ الاسلمی نے مار ڈالا۔

انہین مین ایک شخص حویرث بن نقید بن وہب بن عبد بن قصی بہی تہا۔ جو مکہ مین رسول اللہ صلعم کو ایذا دیا کرتا اور ہجو کیا کرتا تہا اور آپ کی شان مین ہجو آمیز شعر کہا کرتا تہا مکہ کی فتح کے وقت یہ بہی گہر سے بہاگ گیا۔ لیکن کہین علی بن ابی طالب کو مل گیا جو اونہون نے اوس کا کام تمام کر دیا۔

انہین مین مقیس بن صبابہ بہی تہا۔ اسے آپ نے اس لئے قتل کا حکم دیا تہا۔ کہ اوس نے اوس انصاری کو قتل کر دیا تہا جس نے اوس کے بہائی ہشام کو غلطی سے قتل کر دیا تہا۔ اس کے بعد یہ مقیس مرتد ہوگیا تہا۔ جب مکہ والے بہاگ گئے اور مکہ فتح ہوگیا تو یہ اور اور کچہ لوگ ایک مکان مین چہپ رہے اور وہان شراب پی۔ نمیلۃ بن عبداللہ الکلبی کو کہین اسکی خبر ہوگئی۔ اوس نے آکر اوسکے ایک تلوار ماری اور اوسے بالکل قتل کر ڈالا۔

۱۰۵ ابن الزبعری کا قصور معاف کیا جانا

انہین مین ایک عبداللہ بن الزبعری السہمی بہی تہا۔ جو رسول اللہ کی مکہ مین ہجو کیا کرتا اور آپ کی نسبت برے برے الفاظ کہا کرتا تہا

فتح مکہ کے روز یہ اور ہبیرہ بن ابی وہب المخزومی زوج ام ہانی بنت ابی طالب نجران کو بہاگ گئے - ان مین ہبیرہ تو وہین رہا - اور شرک کی ہی حالت مین مرگیا - مگر یہ ابن الزبعری رسول اللہ صلعم کے پاس لوٹ کر آیا - اور اپنی گستاخیون کا عذر کیا - رسول اللہ نے اوس کا عذر قبول کرلیا پہر اوس نے مسلمان ہو کر یہ شعر کہے ؎

یا رسول الملیک اِنّ لسانی		راتق ما فتقت اِذ انا بور

اے مالک الملک کے رسول میری زبان اون باتون کو باندہا اور جوڑا کرتی تہی جسے آپ توڑا کرتے تہے - اوسوقت کہ مین بدذات اور شریر آدمی تہا - اور

اِذ اُباری الشیطان فی سَنَنِ الغَی	ومن مال مثلہ مثبور

جب کہ مین گمراہی اور ضلالت کی باتون مین شیطان کا مقابلہ کرتا تہا - اور جو شخص کہ اسطرح کا ہو جاے وہ تباہ و برباد ہو جاتا ہے - مگر

آمن اللحم والعظام بربی	ثم نفسی الشہید انت النذیر

اب تو میرا گوشت اور ہڈیان بہی پروردگار پر ایمان لے آئین - اور میرا دل گواہی دیتا ہے - کہ آپ بے شک خدا تعالی کے عذاب سے مخلوق خدا کو ڈرانے والے ہین -

یہ اور بہی بہت شعر ہین جن مین اوس نے معذرت کی ہے -

۱۰۶ رسول اللہ کا وحشی قاتل حمزہ کو معاف کرنا -

ان مین سے آٹہوان شخص وحشی بن حرب حمزہ کا قاتل تہا - یہ بہی فتح مکہ کے روز طائف کو بہاگ گیا تہا - پہر جب اس کے گہر کے سب لوگ رسول اللہ کی خدمت مین حاضر ہوے تو یہ بہی اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ کہتا ہوا آیا - نبی صلعم نے پوچہا کیا وحشی ہے - کہا ہان - آپ نے فرمایا تو نے میرے چچا کو

کیسے قتل کیا تھا - وحشی نے آپ کے روبرو ساری کیفیت بیان کی - رسول اللہ رو پڑے - اور وحشی سے صرف اتنا ہی فرمایا - کہ تو میرے سامنے سے چلا جا - (اللہ اللہ یہی نبوت کی شان ہے ورنہ کون انسان ہے کہ جسکا پیارا چچا کسی کے ہاتھ سے مارا جائے اور وہ اپنے دشمن پر قبضہ حاصل کر کے اوسے معاف کرے) یہی وحشی ہے کہ جس کے سب سے اوّل شراب خواری کی وجہ سے درہ لگائے گئے ہین - اور اسی نے سب سے اوّل شام مین جا کر زعفرانی مصقول کپڑے پہنے ہین -

۱۰۷ حُویطب بن عبدالعزیٰ کا مسلمان ہونا

حویطب بن عبدالعزیٰ بھی بھاگ گیا تھا - اوسے ابوذر نے کسی باغ کے احاطہ مین دیکھہ پایا - اور رسول اللہ صلعم کو اوس کی آکر خبر دی - آپ نے فرمایا - کیا ہم نے بجز اون لوگون کے جن کے قتل کا حکم دیا گیا ہے اور تمام آدمیون کو امن نہین دیدی ہے - ابوذر نے اس بات کی جا کر حویطب کو خبر دی تب وہ نبی صلعم کے پاس آیا اور مسلمان ہوگیا -

کہتے ہین - کہ یہ حویطب ایک مرتبہ مروان بن الحکم کے پاس اوس وقت گیا تھا - کہ جب وہ مدینہ کا حاکم تھا - مروان نے اوس سے اثنائے گفتگو مین کہا - یا شیخ تو مسلمان بہت دیر مین ہوا (جس سے اسلام مین تجھے اپنے درجہ کے لائق عزت نہ ملی) حویطب نے کہا مین نے تو کئی مرتبہ مسلمان ہونے کا ارادہ کیا تھا - مگر تیرا باپ مجھے اوس سے روک لیا کرتا تھا - (اس کہانے سے مروان مین کچھہ عیب نہین لگ سکتا - اوس وقت تو سب ہی اسلام کے برخلاف تھے)

۱۰۸ ہند بنت عتبہ کا اسلام اور اوسکو رسول اللہ کا معاف کرنا اور اوسکو برکت کی دعا دینا -

اب رہین وہ عورتین جن کی نسبت رسول اللہ نے قتل کا حکم دیا تھا اون مین سے ایک

تو ہند بنت عتبہ تہی - اسے رسول اللہ نے اوس حرکت کی وجہ سے قتل کا حکم دیا تہا - جو اوس نے حمزہ کے ساتہہ کی تہی - اور یہ رسول اللہ کو مکہ مین ایذا بہی بہت دیا کرتی تہی یہ رسول اللہ کے پاس اور عورتون کے ساتہہ چہپ کر آئی - اور یہ ظاہر کیا کہ مین ہند ہون - اور آکر مسلمان ہوگئی - اور اپنے گہر مین جو بت تہے وہ بہی سب توڑ دئے - اور کہا کہ تمہارے سبب سے ہمین بہت دہوکا ہوا - اور رسول اللہ صلعم کو دو بہیڑ کے بچے ہدیہ مین بہیجے - اور عذر کیا کہ میری بکریان سب بچے بہت کم دیتی ہین - رسول اللہ صلعم نے اوسکی بکریون کی نسبت برکت کی دعا دی - جس سے وہ بکثرت ہوگئین پہر ہند بکریان لوگون کو دیا کرتی اور کہا کرتی تہی کہ یہ رسول اللہ صلعم کی برکت سے ہے - الحمد للہ جس نے ہمین اسلام کی ہدایت دی - اور مسلمان کیا

۱۰۹ سارہ اور قریبہ کا قتل اور چوتہی عورت کا اسلام -

انہین مین دوسری سارہ تہی جو عمرو بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناۃ کی مولاۃ تہی - جسے بعض کہتے ہین کہ یہی حاطب بن ابی بلتعہ کا خط لیکر مکہ کو روانہ ہوئی تہی - یہ پہلے مسلمان ہوکر رسول اللہ صلعم کے پاس آئی تہی رسول اللہ نے اوسے معاف کر دیا اور رشتہ داری کا حق بہی ادا کیا تہا - مگر یہ مکہ کو لوٹ گئی اور وہان جاکر مرتد ہوگئی تہی - اس واسطے اسے قتل کا حکم دیا تہا - اوسے علی بن ابی طالب نے مار ڈالا -

باقی دو عورتین عبد اللہ بن خطل کی دو لونڈیان تہین جو رسول اللہ صلعم کی ہجو کے گیت گایا کرتی تہین - اسی لئے اونہین قتل کا حکم دیا تہا ایک تو اون مین سے جسکا نام قریبہ تہا قتل کر دی گئی - مگر دوسری بہاگ گئی - اور بہیس بدل کر رسول اللہ کے پاس آئی اور مسلمان ہوگئی اور حضرت عمر بن الخطاب کی خلافت تک زندہ رہی - مگر اون کے

گھوڑے کے پانون سے کہین اوسکے چوٹ لگ گئی اور اوس سے وہ مرگیی۔
لیکن بعض لوگ کہتے ہین کہ وہ حضرت عثمان کے زمانہ خلافت مین موجود تھی۔ اوسوقت
غلطی سے کسی شخص نے اوس کی پسلی توڑ دی اوس سے وہ مرگیی۔ اور حضرت عثمان
نے اوسکی دیت ادا کر دی۔

۱۰۱ رسول اللہ کا جہالت کے رسوم وغیرہ کو باطل کرنا اور بتون کا توڑنا اور مکہ والون کا اطلاق۔

غرض جب رسول اللہ صلعم مکہ مین داخل ہوے تو اوس وقت آپ کے فرق مبارک پر ایک سیاہ عمامہ تہا۔ آپ آکر خانہ کعبہ کے دروازہ
پر کہڑے ہوے۔ اور کہا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ اوسکا وعدہ سچ نکلا۔ اور اوس نے
اپنے بندہ کی مدد کی۔ اور کفار کے سرگروہون کو ہزیمت دی۔
دیکھو یاد رکھو جس نے اب سے پہلے کسی کا خون کیا ہو یا کوئی موروثی شرافت
پر فخر کرتا ہو یا کسی کو کسی مال پر دعویٰ وغیرہ ہو وہ سب بیت اللہ کی سدانتہ (اور خدمت)
اور حج کی سقایتہ (اور پانی پلانے) کے سوا مین نے باطل کر دیا۔ اوس کا کوئی
نام نہ لیوے۔
پھر فرمایا کہ اے قریش کے لوگو تم جانتے ہو کہ اب مین تمہارے ساتہ کیا کرون گا
قریش بولے آپ ہمارے ساتہ بھلائی کرین گے۔ آپ ہمارے کریم بھائی اور کریم بھائی
کے بیٹے ہین۔ فرمایا۔ اچھا جاؤ تم سب طُلَقا اور آزاد ہو۔ اور سب کو معاف کر دیا۔
حال آنکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو پورا قابو دیدیا تہا آپ اون کے ساتہ جو چاہتے وہ کرسکتے تھے
اور وہ سب آپ کے قبضہ مین تہے۔ اِسی واسطے مکہ والون کو اِس کے بعد سے
طُلَقا کہنے لگے ہین۔

پہر آپ نے مکہ کا سات مرتبہ طواف کیا اور اندر گئے - اور اوس مین نماز پڑہی - وہان آپ نے انبیا کی تصویرین اور مورتین دیکہین - رسول اللہ نے حکم دیا اونہین مٹا دیا جائے پہر اون سب کو محو کر دیا گیا - کعبہ مین تین سو ساٹہہ صلم تہے - اور آپ کے ہاتہہ مین ایک چہڑی تہی - آپ اوس سے بتون کی طرف اشارہ کرتے - اور جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا (اور اے پیغمبر لوگون سے کہدو کہ بس دین حق آیا اور دین باطل نیست و نابود ہوا - اور دین باطل تو نیست و نابود ہونے والا ہی تہا) پڑہتے تہے اور جس بت کی طرف اشارہ کرتے وہ آپکے سامنے آگر جاتا تہا لیکن بعض لوگ کہتے ہین کہ اشارہ سے نہین گرتا تہا بلکہ آپ نے حکم دیا تہا کہ اونہین گرا دیا جاوے اور اونہین توڑا اور گرا دیا گیا تہا - (اور یہی سچ ہے - اگر اشارہ سے بت گر سکتے تہے تو جب رسول اللہ پہلے مکہ مین تہے تب ہی کیون نہ گرا دئے)

۱۱۱ رسول اللہ کا مردون سے اور نیز عورتون سے حضرت عمر کے ہاتہہ پر بیعت لینا

رسول اللہ صلعم کوہ صفا پر جا کر بیٹہے - کہ لوگون سے بیعت لین - اور حضرت عمر بن الخطاب آپ کے پاس نیچے کو بیٹہے - اور تمام آدمی اسلام کی بیعت کرنے کے واسطے وہان مجتمع ہوے - آپ لوگون سے بیعت لیتے تو فقط اتنا ہی کہلواتے تہے - کہ اللہ اور اللہ کے رسول کی باتین سُنین گے اور اونکی اطاعت کرین گے - اور جہان تک ممکن ہوگا اوس مین کوتاہی نہ کرین گے - یہ بیعت فقط مردون کی تہی لیکن عورتون کی بیعت اِس طرح نہین ہوئی - بلکہ جب مردون کی بیعت سے فارغ ہو گئے - تو آپ نے عورتون سے بیعت لی -

جب عورتین آپ سے بیعت کرنے کے لئے آئین تو اون مین قریش کی عورتین

بہی آئین - جن مین یہ عورتین بہی تہین ام ہانی بنت ابی طالب ام حبیبہ بنت العاص
بن امیہ جو عمرو بن عبدوُدّ العامری کی بی بی تہی اروی بنت ابی العیص عمہ عتاب بن
اُسید اور اوس کی بہن عاتکہ بنت ابی العیص جو مطلب بن ابی وداعۃ السہمی کی بی بی
تہی اور اوس کی مان بنت عفان بن ابی العاص ہمشیرہ عثمان جو سعد حلیف بنی مخزوم
کی بی بی تہی ہند بنت عتبہ جو ابوسفیان کی بی بی تہی یسیرہ بنت صفوان بن نوفل بن اسد بن عبد العزّی
ام حکیم بنت الحارث بن ہشام جو عکرمہ بن ابی جہل کی بی بی تہی ریطہ بنت الحجاج جو عمرو بن العاص کی بی بی تہی
اور اور بہی بہت عورتین تہین - اون مین ہند اپنے آپ کو چہپا ئے ہوئے تہی کہ
اوس نے حمزہ کے ساتہ بُری حرکت کی تہی - اوسے خوف تہا کہ کہین حمزہ کا مواخذہ
اوس سے نہ کیا جائے -

رسول اللہ نے اِن عورتون سے فرمایا - کہ تم اِس بات کی مجہہ سے بیعت کرو -
کہ اللہ کے ساتہ شرک نہ کرینگے - ہند نے کہا کہ آپ تو ہم سے اون باتون کی بیعت
لیتے ہین - جن کی آپ نے مردون سے نہین لی ہے - تاہم ہم اس کی آپ سے
بیعت کرتے ہین - آپ نے فرمایا کہ چوری بہی نہ کیا کرو - ہند بولی - کہ کیا ابوسفیان کی
کوئی تہوڑی بہت چیز مین نے لی ہو تو وہ بہی کیا چوری ہے - ابوسفیان
بہی اوس وقت وہان موجود تہا - اوس نے کہا جو پہلے لی وہ معاف ہے
رسول اللہ نے کہا کیا ہند ہے کہا ہان مین ہند ہون آپ مجہے معاف کیجیے اللہ تعالی
آپ کو معاف کریگا - پہر آپ نے فرمایا - کہ تم زنا بہی نہ کرو - بولی کہ کیا کہین حرّ عورتین
بہی زنا کیا کرتی ہین - پہر آپ نے فرمایا - کہ اپنی اولاد کو قتل نہ کرو - ہند بولی - کہ ہم نے
تو اپنی اولاد چہٹپن سے پالی تہی - اور جب وہ بڑی ہوگئی تو آپ نے اونہین بدر کے روز

قتل کردیا - اب وہ جانین اور آپ جانین - اِس سے حضرت عمر ہنس پڑے - پہر آپ نے فرمایا - کہ تم کسی پر بہتان مت لگایا کرو - بولی کہ بہتان لگانا بہت ہی بُری بات ہے آپ جو باتین ہم سے کہتے ہین وہ بہت ہی اچھی اور مکارم اخلاق سے ہین - پہر آپ نے فرمایا - کہ امر معروف مین میری نافرمانی نہ کرنا - ہند بولی کہ ہم اِس مجلس مین آکر بیٹہین اور پہر بہی یہ ارادہ کرین کہ آپ سے نافرمانی کرین - یہ کیونکر ہوسکتا ہے - پہر رسول اللہ نے فرمایا کہ عمر اِن سے بیعت لو - اور رسول اللہ نے اون کے لیئے اللہ تعالے سے مغفرت کی دعا مانگی -

رسول اللہ کا یہ قاعدہ تہا کہ کسی عورت کو ہاتہہ نہین لگاتے تہے - صرف اونہین عورتون کو چہوتے جو اللہ تعالیٰ نے آپ کے لیئے حلال کی تہین - یا اون کی محرم ہوتی تہین -

۱۱۲ بلال کی اذان کے وقت کفار کی حسرت آمیز باتین -

پہر جب ظہر کا وقت آیا - تو آپ نے بلال کو حکم دیا کہ کعبہ پر جاکر اذان دین قریش اِس وقت پہاڑون پر تہے اور اونکی حالت یہ ہو رہی تہی کہ کوئی تو امان کے خواستگار تہے اور کوئی ایسے تہے کہ جنہین امن دیدی گئی تہی - جب بلال نے اذان دی اور کہا اَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ تو جویریہ بنت ابی جہل نے کہا اللہ نے میرے باپ کے ساتہہ بڑا اکرم کیا - جو اوسے بلال کے رینکنے کی آواز کعبہ پر نہ سننا پڑی - مگر بعض لوگ کہتے ہین کہ اوس نے کہا تہا اللہ تعالیٰ نے محمد کا نام بڑا کردیا - ہم نماز تو بے شک پڑہین گے مگر جس نے ہمارے دوستون کو مارا اوس سے ہمین کچہہ محبت نہین ہے - (یہی کہنا قرین قیاس ہی معلوم ہوتا ہے) ایسے ہی خالد بن اسد عثمان بن اسد کے بہائی نے

کہا میرے باپ کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے بڑا کرم کیا جو آج وہ موجود نہین ہے۔ حارث بن ہشام نے کہا کیا اچھا ہوتا جو مین آج سے پہلے ہی مر جاتا۔ اور اسی طرح اور بہی بہت لوگون نے ناگوار باتین کہین۔

لیکن پہر یہ لوگ مسلمان ہو گئے۔ اور اون کا اسلام بہت اچھا رہا۔ رضی اللہ عنہم

خالد بن الولید کا غزوہ بنی جذیمہ پر

۱۱۳ خالد کا غزوہ جذیمہ پر اور مسلمانون کو قتل کرنا اور رسول اللہ کا مقتولون کو دیت دینا اور خالد اور عبدالرحمن کی تکرار۔

اسی ۸ھ ہجری مین خالد بن الولید کا غزوہ بنی جذیمہ پر ہوا ہے۔ رسول اللہ صلعم نے فتح مکہ کے بعد مکہ کے گرد و نواح پر چند سریہ بہیجے تہے اور یہ ہدایت کی تہی کہ لوگون کو اسلام کی دعوت کرین۔ یہ حکم نہین دیا تہا کہ کسی سے لڑین۔ انہین مین خالد بن الولید کو بہی بہیجا تہا اور صرف داعی کے طور پر بہیجا تہا۔ مقاتل کے طور پر نہین بہیجا تہا۔ یہ خالد جا کر چشمہ غمیصا پر اُترے جو جذیمہ بن عامر بن عبد مناۃ بن کنانہ کا ایک چشمہ تہا۔

جاہلیت کے زمانہ مین عوف بن عبد عوف عبدالرحمن بن عوف کا باپ اور فاکہ بن المغیرہ عم خالد مین سے آتے تہے راستہ مین جذیمہ پر ہو کر اون کا گزر ہوا۔ جذیمہ نے اونہین مار ڈالا۔ اور جو کچہہ مال و اسباب تہا وہ سب چہین لیا۔ جب خالد اس چشمہ پر پہونچے تو بنی جذیمہ نے ہتیار اُٹہائے (یہ لوگ مسلمان ہو گئے تہے اس لئے) خالد نے کہا ہتیار رکہہ دو۔ کیونکہ سب لوگون نے اطاعت اختیار کر لی ہے لیکن جب اونہون نے ہتیار رکہہ دیئے۔ تو خالد نے حکم دیکر اون کی مشکین بندہوا دین

اور پہر تلوار سے اون کی خبر لی -
جب یہ خبر نبی صلعم کو پہونچی - تو آپ نے اپنے دونون ہاتہہ آسمان کی طرف اُٹہائے
اور کہا اے اللہ جو حرکت خالد نے کی مین اوس سے بری ہون - پہر علی کو کچہہ
مال دیکر جذیمہ کے پاس بہیجا - اور حکم دیا کہ جاکر اون کو راضی کرین - انہون نے جاکر
اونکے مقتولون کی دیتین دین اور جو مال غارت ہوگیا تہا اوس کی بہی تلافی کی - یہانتک
کہ کتون کے کہانے کے برتن بہی اون کے دلا دیے - پہر جو مال حضرت علی کے
پاس باقی بچ گیا - اگرچہ اونہون نے کہہ دیا تہا کہ اب ہمارے تمام مال اور خونون کا بدلا ہوگیا
تاہم علی نے وہ باقی مال بہی اونہین کو دیدیا - پہر رسول اللہ کے پاس چلے آئے -
اور آپ سے سب حال عرض کر دیا - آپ نے فرمایا کہ تم نے بہت ہی اچہا کیا -
کہتے ہین کہ خالد نے اس قتل کی نسبت عذر بہی کیا تہا اور کہا تہا کہ مجہہ سے عبد اللہ بن
حذافتہ السہمی نے کہا تہا کہ رسول اللہ صلعم نے ایسا ہی حکم دیا ہے - اور عبد الرحمن
بن عوف اور خالد سے اس باب مین بہت کچہہ گفتگو ہوئی تہی - عبد الرحمن نے کہا
خالد تم نے یہ کام اسلام کے زمانہ مین جاہلیت کے زمانہ کا سا کیا ہے - اونہون نے
کہا نہین مین نے تمہارے باپ کا انتقام لیا ہے - عبد الرحمن نے کہا تم جہوٹ
کہتے ہو - مین نے خود اپنے باپ کے قاتل کو قتل کر دیا ہے - لیکن یہ تم نے
اپنے چچا فاکہ کا انتقام لیا ہے - اس گفتگو مین اون مین فساد کی نوبت پہونچ گئی
لیکن اسی مین اس حال کی خبر رسول اللہ کو ہوئی تو آپ نے خالد سے کہا میرے اصحاب
سے تم کچہہ مت کہو - واللہ اگر کوہ اُحد سونا ہوجاے اور تم فی سبیل اللہ اوسے خرچ کردو
تو اون کے ایک فجر کے یا ایک شام کے ثواب کے برابر ثواب حاصل نہین کرسکتے -

(یہ روایت ابن الاثیر نے پوری نہین لکھی)

۱۴ ابن علقمۃ الکنانی اور حبیشہ کا عشق اور مسلمانون کے ہاتھہ سے ابن علقمہ کا مارا جانا۔

عبداللہ بن ابی حدرد الاسلمی کہتا ہے۔ کہ مین بہی اوسوقت خالد کے لشکر مین تہا۔ کچھہ نوجوان عورتون کی سواریان اوپر کو لے جارہے تہے خالد نے کہا۔ کہ انہین چلکر پکڑو۔ عبداللہ کہتا ہے کہ ہم اون کے پیچھے نکلے۔ اور چلکر اونہین جا لیا۔ جبہی ہم قریب پہونچے ہین کہ ایک نوجوان لڑکا راستہ مین آگیا اور جب ہم اوس کے پاس گئے تو ہم سے لڑنے اور یہ کہنے لگا ؎

اَرْخِینَ اَطْرَافَ الذُّیُولِ وَارْتَعِنْ		مَشْیَ حُیَیَّاتٍ کَاَنْ لَمْ تُفْزَعِنْ

اونہون نے دامنون کے کنارہ اوٹہا سے اور ایسی چلنے پہرنے لگین کہ جیسے سپولئے پہرتے ہون اور وہ بالکل گہبرائی ہی نہین ہین۔

اِنْ تُمْنَعِ الْیَوْمَ النِّسَاءُ تُمْنَعِنْ
اگر آج عورتون کی حفاظت وحمایت کیجائیگی تو وہ محفوظ رہینگی

پہر ہم بہی اوس سے بہت دیر تک لڑے۔ اور اوسے قتل کر ڈالا۔ اور پہر آگے بڑہ کر سوارون تک پہونچ گئے۔ کہ اسی مین ایک اور لڑکا نکلا۔ جو بالکل پہلے ہی لڑکے کے مشابہ تہا۔ وہ بہی ہم سے لڑنے اور کہنے لگا ؎

اُقْسِمُ مَا اِنْ خَادِرٌ ذُو لِبْدَہْ		یَرْزُمُ بَیْنَ اَثْلَۃٍ وَوَہْدَہْ

مین قسم کہاکر کہتا ہون۔ کہ کوئی بڑی ایال والا شیر بہی جو اثلہ اور رہدہ کے درمیان شکار کی تلاش مین پہرتا ہو

یَفْرِسُ شُبَّانَ الرِّجَالِ وَحْدَہْ		بِاَصْدَقِ الْغَدَاۃِ مِنِّیْ نَجْدَہْ

اور تن تنہا جوان مردون کو پہاڑ ڈالتا ہو صبح ہی صبح مجہہ سے دلاوری اور فنون جنگ مین بڑہ کر نہین ہے

پہر ہم بہی اوس سے لڑے اور اوسے بہی مار ڈالا - اور جاکر سواریون کو پکڑ لیا - اور
اون کو لے لیا -
دیکھتے کیا ہین کہ اون مین بہی ایک خوبصورت لڑکا ہے جس کے چہرہ پر بیمارون کی طرح
زردی کے آثار دکہائی دیتے ہین - اوسے ہم نے رسّی سے باندہ لیا - اور آگے کیا
کہ مار ڈالین - اوس نے کہا اگر ذرا توقف کرو تو مین تمہین ایک بات بتاتا ہون -
ہم نے کہا بتا کیا ہی - کہا یہان اِس وادی کے پیچہے مجہے لے چلو وہان بہی عورتون کی
کچہہ سواریان جا رہی ہین - وہان تم مجہے مار ڈالنا - ہم نے کہا اچہا -
پہر جب ہم اون عورتون کے پاس پہونچے - اور ایسے قریب ہوگئے کہ وہان تک
آواز پہونچ سکے - تو اوس لڑکے نے چلاکر کہا کہ اَسلِمی حُبَیش - فَقَدَ فقدِ العیش
(حبیش تو تو سلامت رہ - اگرچہ ہمارا عیش جاتا رہا) یہ سُنکر ایک گوری حسین لڑکی اوس کی
طرف آئی اور کہا - و انت فاَسلِم علی کثرۃ الاعداءِ و شِدّۃ البلاءِ
(اور تو بہی سلامت رہ - اگرچہ دشمن کثرت سے ہین اور بلائین شدت سے نازل ہو رہی ہین) پہر اوس
لڑکے نے کہا - سلام علیکِ دھرًا و ان بَقِیتُ عصرًا (ترجمہ پر سلام ہمیشہ
ہمیشہ ہو - اگرچہ مین تہوڑے ہی عرصہ تک زندہ رہا) اوس لڑکی نے جواب دیا و انت سلام
علیک عشرًا و شفعا تُترَی و ثلاثا و ترا - پہر اوس جوان نے یہ شعر پڑہے ؎

وَ اِنْ یَقتلونی یا حبیشُ فلم یدعُ		ھوا لکِ لھم منّی سوی غلّۃِ الصّدا

اے حبیش اگر وہ لوگ مجہے مار ڈالین گے تو کیا لین گے - تیرے عشق نے تو میرے پاس
بجز سوزش سینہ کے اونکے لئے اور کچہہ چہوڑا ہی نہین ہے -

فانتِ الّتی اَخلیتُ لحمی مِن دمی		و عظمی و اسبلت الدموعَ علی النحری

اور توہی ہے کہ جس نے میرے گوشت اور ہڈیون کو خون سے خالی کر دیا ہے۔ اور میرے سینہ پر آنسو بہاے ہین۔

اِس پر اوس لڑکی نے یہ اشعار اوسے سنائے ۵

ونحن بکینا من فراقک مرۃً	واُخریٰ وواسیناک فی العسر والیسرِ

ہم تیرے فراق مین بار بار رو یا کیے اور تنگی اور خوشحالی ہر صورت مین تیری غمخواری کی۔

وانت فلم تبعُد فنعم فتی الھویٰ	جمیلُ العفافِ والمودّۃ فی سترِ

اور توہی پیچھے نہین ہٹا۔ اور بہت ہی اچھا عشق باز جوان ہے۔ اور پارسائی اور دوستی مین چھپے مین (اور کھلے مین سے ہر طرح) نیک ہے

پہر اوس جوان نے یہ شعر اوس سے کہے ۵

رَاَیتُکِ اِن طالبتُکم فوجدتُکم	بحِلیۃَ اَو اَلفیتُکم بالخوانقِ

مین نے تجھے دیکھا ہے۔ کہ جب کبھی مین تمھین ڈھونڈھا اور تلاش کیا کرتا ہون تو مین تمھین حلیہ مین پاتا ہون یا کبھی خوانق مین پا یا کرتا ہون (جو دونون مقامات کے نام ہین)

الم یکُ حقًّا ان ینوّل عاشقٌ	تکلّف اِدلاج السُّرٰی فی الودائقِ

کیا یہ بات حق نہین ہے۔ کہ کسی عاشق کو اوسکے رات کے وقت گرمی مین آنے اور ایسی بڑی تکلیف کرنے کی مزدوری دیجاے۔

فلا ذنب لی قد قلتُ اِذ نحن جیرۃٌ	اَثیبی بودٍّ قبل اِحدی الصّفائقِ

میرا تو کچھ گناہ نہین ہے۔ مین نے تو کہہ دیا تھا۔ جب کہ تم ہم پڑوسی تھے۔ کہ وداد و دوستی کا بدلہ دیدے۔ قبل اِس سے کہ جانبین مین سے کسی کی طرف سے صفقۂ رخصت بجایا جاے۔

اَثیبی بودٍّ قبل اَن تشحط النّوٰی	وینأی الامیرُ بالحبیب المُفارقِ

مودت کا بدلہ دیدے قبل اس سے کہ فراق امیدون کو قطع کرے - اور حبیب مفارق کو کسی وجہ سے کہین دور کو لیجاے -

پہر اونہون نے اوسکو آگے کیا اور گردن ماردی -

یہ شعر عبداللہ بن علقمہ الکنانی کے ہین جو جذیمہ مین سے تہا - اور حبیشہ بنت جیش الکنانی کی نسبت اوس نے کہے ہین یہ عبداللہ ایک مرتبہ اپنی مان کے ساتہہ اپنے ایک ہمسایہ کے یہان گیا تہا اوس وقت یہ لڑکا حد بلوغ کے قریب پہونچ گیا تہا اوس پروسن کی ایک بیٹی حبیشہ بنت جیش نام تہی - جب عبداللہ نے اوسے دیکہا تو اوس پر فریفتہ ہوگیا اور اوسے حبیشہ کی لو لگ گئی - مان تو وہین پروسن کے ہی یہان رہی عبداللہ اپنے گہر لوٹ آیا - پہر دو روز کے بعد اپنی مان کو وہان سے لینے گیا - دیکہتا کیا ہے کہ حبیشہ تو خوب فوق البہڑک لباس پہنے ہوے ہے - اوسکے حی مین کوئی تقریب تہی اس لیئے اوسنے بناؤ سنگہار کیا تہا - اس سے اور بہی عبداللہ کو اوس کی رغبت ہوئی - مان اوس کے گہر کو آئی اور وہ بہی اوس کے ساتہہ آیا - اور یہ کہنے لگا -

وما ادری بلی انی لادری	اصوب القطر احسن ام حبیش

مین نہین جانتا تہا کہ مینہ کا برسنا جس سے دنیا سرسبز ہوتی ہے بہتر ہے یا حبیشہ - ہان اب مین جانتا تو ہون -

حبیشۃ والذی خلق البرایا	وما ان عندنا للصب عیش

قسم ہے اوسکی کہ جس نے مخلوق کو پیدا کیا حبیشہ بہتر ہے - اور اسی وجہ سے ہمارے نزدیک عشق کے ہوتے پہر عیش نہین ہوسکتا -

یہ اوس کی مان نے سُنا تو اوس سے تغافل کیا - پہر عبد اللہ نے کسی ٹیلہ پر ایک ہرن دیکھی تو کہنے لگا -

یا اُمّنا خبّرینی غیر کاذبۃٍ	وما یرید سؤول الحق بالکذب

اے امان جان مجھے بتا دے اور جھوٹ نہ بول - کیونکہ جو شخص حق بات کا سوال کرے اوس کا جھوٹ سے کچھہ مطلب نہین ہوتا ہے -

اتلک احسن ام ظبی برابیۃٍ	لا بل جبیثۃ فی عینی وفی اربی

کہ یہ جبیثہ احسن ہے - یا وہ ہرن جو کسی بلند زمین مین ہو - نہین نہین میری نظر مین اور نیز میری سمجھہ مین تو جبیثہ ہی بہتر ہے -

اس پر اوس کی مان نے اوسے زجر کیا - اور کہنے لگی تو دیکہہ اور یہ باتین دیکھہ تیرے لیئے تو مین نے تیرے چچا کی بیٹی تجویز کی ہے وہ ان عورتون مین سب سے زیادہ جمیل وحسین ہے - اور عمیر کی بی بی کے پاس آ کر اوس سے یہ سب حال بیان کیا - اور کہا کہ تو اپنی بیٹی کا بناؤ سنگار کر اوس نے بیٹی کو دلہن بنایا - اور اوس لڑکی کو لا کر مان نے بیٹے کے حوالہ کیا - مگر دولہ دلہن کا رخ نہ ملا - دولہا اپنے راستہ اور دلہن اپنے راستہ رہی - مان نے بیٹے سے کہا اب کون اچہا ہے یہ دلہن اچھی ہے یا جبیشہ اچھی ہے عبد اللہ نے کہا ؎

اذا غیّبت عنّی حبیشۃ مرّۃً	من الدھر لا املک عزاءً ولا صبرا

جب کبھی ایک بار بھی جبیشہ میری نظر سے غائب ہو جاتی ہے تو صبر و شکیبائی مجھہ سے بالکل مفقود ہو جاتی ہے -

کانّ الحشا حرّ السّعیر تحتہ	وقود الغضی والقلب مضطرم الجمر

اور یہ حالت ہوجاتی ہے - کہ گویا پیٹ مین آگ بھڑک رہی ہے - کہ جسکے نیچے غضی (آگ کے درخت) کا ایندھن پڑا ہووے اور دل اخگر کی طرح سرخ انگارہ ہو رہا ہے -

پھر عبداللہ اپنی معشوقہ سے مراسلت کرنے لگا اور وہ بھی اوسے پیغام سلام بھیجنے لگی - جس سے وہ دونون ایک دوسرے کے عاشق ہو گئے - اور اوس نے اپنی معشوقہ کی نسبت بہت شعر کہے - چنانچہ اون مین سے یہ بھی ہین -

جُبَيْشَةُ جَدِّي ذَا وَجَدُّكِ جَامِعٌ	بِشَمْلِكُمُ شَمْلِي وَاَهْلُكُمُ اَهْلِي

اے جبیشہ یہ میر النصیب اور تیر النصیب دونون ملے ہوے ہین او تمہارا گروہ میرا گروہ اور تمہارے اہل میرے اہل ہین -

وَهَلْ اَنَا مُلْتَفٌّ بِثَوْبِكِ مَرَّةً	بِصَحْرَاءَ بَيْنَ الْاُلْبَتَيْنِ اِلَى النَّخْلِ

کیا اچھا ہو جو البتین اور نخل مقامات کے صحرا کے درمیان مین تیرے کپڑون مین ایک بار لپٹ کر سوون

جب عاشق معشوق کے گھر والون نے یہ حال سنا تو جبیشہ کو اوس کے گھر والون نے پردہ مین کر دیا - اس سے اوسکی محبت اور بھی زیادہ ہوئی - آخر جبیشہ کے گھر والون نے ایک تجویز سوچی کہ جس سے یہ دونون الگ ہو جائین اور جبیشہ سے کہا - کہ تو عبداللہ سے لبستی کے اطراف مین کہین جا کر مل - جب وہ تیرے پاس آئے تو تو اوس سے یہ کہدے - کہ اگرچہ تو مجھے بہت چاہتا ہے - مگر میرے لئے دنیا مین تیرے برابر میرا کوئی دشمن نہین ہے - اور یہ ایسے مواقع اور وقت پر کہہ کہ ہم لوگ قریب ہون اور تیری زبان سے یہ کلمے کہتے ہوے سن لین - جبیشہ نے کہا اچھا - اور وہ لوگ کہین قریب مین چھپ کر بیٹھہ گئے - عبداللہ بھی اپنے موعد پر اوسکے پاس آیا - اور جب اوسکے قریب پہونچا تو جبیشہ کی آنکھون مین آنسو بھر آئے - اور اپنے گھر والون کی طرف

اوس سنے رخ کیا - وہ وہان بیٹھے ہوے تھے جب عبد اللہ نے جانا کہ وہ لوگ قریب مین بیٹھے ہین اور حقیقت حال معلوم ہوگئی تو کہنے لگا ؎

فان قلت ما قالوا لقد ذہبت جوی	علی انہ لم یبق سر ولا ستر

اگر تو نے وہ بات کہدی جو اونہون نے بتائی ہے تو مجھہ پر اور ظلم ڈہاویگی - حالانکہ جو بات میرے اور تیرے درمیان ہے وہ کچھہ چھپی اور رہبیدکی نہین ہے اوسے سب جانتے ہین -

وما انس لا اشیاء لا انس ودمعہا	ونظرتہا حتی یغیبنی القبر

اور اگرچہ مین تمام چیزون کو بہول جاؤن تو بہول جاؤن مگر اوسکی دوستی اور اوسکی نظر کرنے کو اوسوقت تک نہین بہولونگا کہ مین قبر مین جاکر نہ چہپ جاؤن -

اسی مین رسول اللہ صلعم نے خالد بن الولید کو اوس طرف روانہ کیا - پہر وہ واقعہ گزرا جس کا ہم نے اوپر ذکر کردیا -

۱۱۵ رسول اللہ کا نکاح اور مفارقت ملیکہ بنت داؤد سے -

اسی سنہ مین نبی صلعم نے ملیکہ لیثیہ بنت داؤد سے نکاح کیا جسکا باپ فتح مکہ کے روز مارا گیا تہا - اس پر نبی صلعم کی کسی بی بی نے ملیکہ سے کہا کہ تجھے شرم نہین آتی جس شخص نے تیرے باپ کو قتل کیا ہے تو نے اوسی سے نکاح کیا ہے - ملیکہ کو کچھہ خیال آیا - اور نبی صلعم سے جدائی کی درخواست کی رسول اللہ نے اوسے جدا کردیا -

۱۱۶ خالد کا عُزّیٰ کو اور عمرو بن العاص کا سُواع کو اور سعد کا منات کو توڑ ڈالنا -

اسی سنہ مین خالد بن الولید نے بطن نخلہ مین جاکر عزی بت کو رمضان کی پچیسوین تاریخ توڑ ڈالا اس بتخانہ کی تمام قریش اور کنانہ اور کل مضر تعظیم کرتے تہے - اور اوس کی خدمت بنی شیبان بن سلیم حلفاء بنی ہاشم کے ہاتہہ مین تہی - جب اس بیت کے والی نے سُنا

کہ خالد بن الولید اوس کی طرف روانہ ہوے ہین تو اپنی تلوار لاکر اوس بت پر لٹکا دی - اور کہا ؎

ایا عزّ شدّی شدّۃً لا سوی لہا	علی خالدٍ الق القناع و شمّری

اے عزی تو ایسے زور سے خالد پر حملہ کر کہ او سکے سوا اور اوس سے بڑہ کر حملہ ہو ہی نہ سکے - اور اپنے برقع کو ڈال اور دامن کو اٹھا کر اچھی طرح مستعد ہو جا -

جب خالد اوس بت کے پاس گئے - تو اوس کا ساون (خادم) کہنے لگا - کہ اے عزی تو کچھہ اپنا غصہ نکال - یہ کہتے ہی اوس مین سے ایک کالی حبشی عورت نکلی جو بالکل برہنہ تہی اور بال گہونگروالے تہے - خالد نے اوسے قتل کر دیا - اور بت کو توڑ ڈالا اور بتخانہ کو بہی گرا دیا - پہر نبی صلعم کے پاس لوٹ آئے - اور آپ کو اوس کا سارا حال سنا دیا - آپ نے فرمایا کہ اب آیندہ اس عزی کی دنیا مین کبہی پرستش نہوگی -

اسی سنہ مین عمرو بن العاص نے سواع کو توڑ ڈالا - یہ بت ہذیل کا تہا - اور رہاط مقام مین بنا تہا - جب اونہون نے بت کو توڑ ڈالا - تو اوس کا ساون مسلمان ہو گیا - اس بت کے خزانہ مین کچہہ مال نہین ملا -

اسی سنہ مین سعد بن زید الاشہلی نے مُشَلَّل مین جاکر مناۃ بت کو بہی توڑ ڈالا -

غزوہ ہوازن حنین مین

۱۱۷ ہوازن کا خوف رسول اللہ سے اور اون کا ارادہ رسول اللہ پر حملہ کرنے کا اور درید کی راے مگر مالک کا اوسے نہ ماننا -

یہ غزوہ شوال مین ہوا ہے - اور اوس کا سبب یہ ہوا تہا - کہ جب ہوازن نے سنا کہ اللہ تعالی نے رسول اللہ کو مکہ پر فتح دیدی تو مالک بن عوف نصری نے جو بنی نصر بن معاویہ بن بکر سے تہا ہوازن کو اکٹھا کیا - اونہین یہ خوف

ہو رہا تھا - کہ مکہ کی فتح کے بعد رسول اللہ صلعم اون پر غزا کرین گے - اور کہتے تہے - کہ اب محمد کو ہم پر چڑہائی کرنے کے لئے کوئی مانع و مزاحم نہین رہا ہے - اس لئے اون کی چڑہائی سے پہلے ہی بہتر ہے کہ ہمہی محمد پر چڑہائی کرین اسی واسطے ثقیف بہی مالک کے پاس جمع ہو گئے - ثقیف کے سردار قارب بن الاسود بن مسعود سید الاحلاف اور ذو الخمار سبیع بن الحارث اور اوس کا بہائی احمر بن الحارث سید بنی مالک تہے - ان کے ساتہ قیس عیلان مین سے بجز نصر جشم سعد بن بکر اور کچہہ بنی ہلال کے آدمیون کے اور کوئی نہین آیا تہا - اور نہ ان کے ساتہ بنی کعب اور کلاب تہے -

جشم مین درید بن الصمہ ایک بوڑہا شیخ بہی تہا - جس مین بجز اس کے اور کچہہ حالت باقی نہین رہی تہی کہ اوس کی راے بہی تیمناً لے لی جاے - یہ شیخ بڑا آزمودہ کار تہا -

جب مالک بن عوف نے پورا ارادہ کر لیا کہ رسول اللہ صلعم کی طرف روانہ ہو - تو اوس نے اپنے آدمیون کے اموال اور عورتین بہی ساتہ لے لین - پہر جب یہ لوگ اوطاس کے مقام مین آئے - تو سب لوگ وہان ایک جگہہ فراہم ہوے - اون مین درید بن الصمہ بہی تہا - درید نے جو آنکھون سے اندہا تہا اپنے ہمراہیون سے پوچہا کہ اب تم کس وادی مین ہو - اونہون نے کہا کہ وادی اوطاس مین ہین - کہاہان یہ اچہی جگہہ ہے - گہوڑون کے دوڑانے کے لئے سنگستانی ناہموار زمین اور نرم ملایم ہموار زمین سب طرح کی یہان موجود ہے - مگر یہ تو بتاؤ یہ اونٹون کا بلبلانا گدہون کا رینکنا بکریون کا چلانا اور بچون کا رونا چہ معنی دارد - کہا یہ اس وجہ سے ہے کہ مالک ان لوگون کو لیکر (محمد کی لڑائی کو) جاتا ہے - درید نے مالک سے کہا - مالک یہ آج ہی کا دن فقط نہین ہے اس کے بعد ہمین اور بہی زندہ رہنا ہے - یہ تو نے ایسا کیون

کیا ہے۔ (جو اموال اور عورتون کو لڑائی مین ساتہہ لیا ہے) مالک نے کہا مین نے
اِس لئے ساتہہ لیا ہے۔ کہ جب کسی کے ساتہہ اوس کا مال و اسباب اور بال بچے
ہوتے ہین تو وہ اپنے مال اور بال بچون کی خاطر لڑائی لڑتا ہے اور بہاگتا نہین ہے۔
درید نے کہا اے بکریون کے چروا ہے تجہے کچہہ عقل بہی ہے کہ نہین۔ جب کوئی
بہاگنے والا بہاگنے پر آتا ہے تو بہلا اوسے بہی کوئی چیز روکتی ہے وہ کب اپنے
ننگ و ناموس کا پاس کرتا ہے۔ وہ سب کو چہوڑ کر بہاگ جاتا ہے۔ اگر تجہے دشمن
پر غلبہ ہوگا تو تجہے اوس موقع پر صرف مردون کی تلوار اور نیزہ ہی کام دین گے۔ اور اگر
معاملہ دگرگون ہوا۔ تو تیرے ساتہہ جو عورتین اور بچے اور مال و اسباب ہے یہ سب تیرے
لئے فضیحت کا باعث ہون گے۔ پہر پوچہا کہ کعب اور کلاب کہان ہین۔ لوگون نے
کہا وہ تو نہین آئے۔ درید نے کہا تو بس اقبال اور کوشش سب بیکار ہین۔ اگر
تمہارا بول بالا ہوا ہوتا اور علو و رفعت تمہارے نصیب ہوتی تو کعب اور کلاب
دونون یہان موجود ہوتے۔ مین تو یہ پسند کرتا ہون کہ جو کام کعب اور کلاب نے کیا ہے
یہی تم بہی کرو۔ پہر کہا مالک تو اپنے ساتہہ والون کو اونکے ملک کے بلند مقامات مین
لیجا۔ اور (بال بچون وغیرہ کو وہان متحصن مقامات مین چہوڑ دے) سپاہیون
کو گہوڑون کی پیٹہون پر سوار کرا اور دشمنون پر جا پڑ اگر اوس وقت تیری فتح ہوئی تو جو
تیرے لوگ پیچہے ہونگے وہ بہی تجہہ سے آملین گے اور اگر شکست ہوئی تو تیرا
مال اسباب اور تیرے بال بچے امن مین رہین گے (ان نصیحتون کو جب مالک
کے ساتہیون نے سُنا تو درید کی باتون کو پسند کیا۔ اور مالک سے کہا کہ تو درید کی
نصیحت پر عمل کر۔ ورنہ ہم تیرا ساتہہ نہ دین گے) مالک نے کہا واللہ مین تو اوس کی

راسے پر پہر گز عمل نہ کرون گا۔ درید تو تو سٹھیا گیا اور تیری معلومات پُرانی ہوگئی ہین
اے ہوازن یا تو تم میری بات کو مانو۔ نہین تو یہ تلوار مین اپنے پیٹ مین کہسیڑ کر
مرجاؤن گا۔ اوسے یہ بُرا معلوم ہوا کہ درید کا بہی اِس معاملہ مین کچہہ ذکر ہو۔ اور اوسکی راے
پر عمل کرنے سے اوسکی نیک نامی کی شہرت ہو۔ (جب لوگون نے دیکھا کہ درید
تو اتنا بوڑہا ہے کہ سرداری اور سپہ سالاری کے لائق نہین۔ اور مالک اپنی راے
کے خلاف ماننا نہین لاچار مالک کی اطاعت منظور کی۔ اسواسطے) درید نے کہا
مین آج اِس موقع پر حاضر نہین ہوا اور نہ غائب ہی رہا۔

۱۱۸ مالک کے جاسون کا اوسے مسلمانون کی لڑائی سے منع کرنا۔

پہر مالک نے اپنے آدمیون سے کہا۔ لوگو۔ جب تم دشمنون کو دیکہو تو تلوارون کی میان توڑ ڈالنا
اور یکبارگی اون پر حملہ کردینا۔ اور مالک نے اپنے جاسوس بہیجے۔ کہ وہ اوسے
مسلمانون کی خبر لاکر دین۔ وہ آئے اور پہر اوسکے پاس لوٹ کر گئے۔ اُس وقت اونکے
ہوش پراگندہ اور وہ ترسان و لرزان ہو رہے تہے مالک نے پوچہا کہ یہ تمہارا کیا حال
ہے۔ وہ بولے کہ ہم نے سپید پوش لوگ ابلق گہوڑون پر سوار دیکھے ہین۔ اگر ہماری
فوج اونکے مقابل ہوگی تو اوسکا وہی حال ہوگا جو ہمارا دیکہہ رہا ہے۔ مگر اس پر بہی مالک
نے نہ مانا بلکہ لڑائی پر اوسکی راے جمی رہی۔

۱۱۹ رسول اللہ کا ارادہ ہوازن پر جانے کا اور صفوان سے ہتیار لینا اور فوج کی کثرت اور اوس سے غرور۔

جب رسول اللہ صلعم کو معلوم ہوا۔ کہ ہوازن کا ہم سے لڑنے کا ارادہ ہے تو آپ نے بہی اُسکی طرف جانے کا ارادہ کیا۔
اس وقت آپ نے سُنا کہ صفوان بن امیہ کے پاس کچہہ زرہین اور ہتیار ہین۔

رسول اللہ نے اوسکے پاس آدمی بہیجکر درخواست کی - کہ کچہہ ہتیار ہم کو دو ہم دشمنون سے لڑنے جاتے ہین - اِس وقت تک صفوان مشرک ہی تہا - صفوان نے جواب دیا کہ تم کیا زبردستی سے لیتے ہو - رسول اللہ نے فرمایا نہین بلکہ عاریت لیتے ہین - اور اوسکے واپس کرنے کے ضامن ہوتے ہین - ضرور ہم وہ سب تجہے واپس کر دینگے - تو صفوان نے کہا اِس کا کچہہ مضایقہ نہین پہر صفوان نے سو زرہین اور اوسکے ساتہہ کے ہتیار بہی رسول اللہ کو دیے -

پہر نبی صلعم روانہ ہوے - اِس وقت آپ کے ساتہہ دو ہزار وہ مسلمان تہے جو اِس وقت بعد فتح مکہ کے مسلمان ہوے تہے اور دس ہزار اپنے پہلے اصحاب تہے سب بارہ ہزار آدمی تہے جب رسول اللہ صلعم نے اپنے ہمراہیون کی کثرت دیکہی تو کہا - کہ قلت فوج کے باعث تو آج ہم مغلوب نہ ہونگے - چنانچہ یہی بات اللہ تعالی نے اپنے اِس قول مین بیان کی ہے لَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ فِي مَوَاطِنَ كَثِيرَةٍ وَيَوْمَ حُنَيْنٍ إِذْ أَعْجَبَتْكُمْ كَثْرَتُكُمْ فَلَمْ تُغْنِ عَنْكُمْ شَيْئًا وَضَاقَتْ عَلَيْكُمُ الْأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ ثُمَّ وَلَّيْتُمْ مُدْبِرِينَ (اللہ بہت جگہون مین تمہاری مدد کر چکا ہے - خصوصاً حنین کے دن - جب کہ تمہاری کثرت نے تمہین مغرور کر دیا تہا - تو وہ کثرت تمہاری کچہہ کام نہ آئی اور اتنی بری زمین باوجود فراخی تم پر تنگ ہو گئی - پہر تم پیٹہہ پہیر کر بہاگ نکلے) اور بعض لوگ کہتے ہین کہ یہ بات ایک اور شخص نے کہی تہی جو بنی بکر مین سے تہا -

اِس وقت رسول اللہ نے مکہ پر عتاب بن اسید کو والی مقرر کیا تہا -

۲۰ مسلمانون کا وادی حنین مین جانا اور ہوازن کا کمین سے نکلکر مسلمانونکو تتر بتر کر دینا -	جابر کہتا ہے کہ جب ہم حنین کی وادی مین پہونچے اور وہان اُترنے لگے تو دیکہا کہ وہ تو ایک بڑا

گہراوادی ہے - اوس وقت جب ہم اوس مین گہسے ہین تو اوس وقت صبح کی تاریکی تہی - دشمن ہم سے پہلے ہی وہان جا پہونچے تہے - اور اوس کی گہاٹیون اور تنگ گزرگاہون مین چہپ رہے تہے - اور بالکل تیار بیٹہے تہے - ہم اوسمین بے دہڑک اُتر رہے تہے کہ یکایک دشمن کمین سے نکل پڑے اور ہم پر یکبارگی حملہ کر دیا - ہمارے جتنے آدمی تہے سب بہاگ نکلے - کسی نے کسی کا کچہہ بہی خیال نہ کیا -

رسول اللہ صلعم دہنی جانب چلے گئے - اور پہر تین مرتبہ بآواز بلند فرمایا - اودہر آؤ مین رسول اللہ ہون مین محمد بن عبد اللہ یہان موجود ہون - پہر اونٹ ایک دوسرے پر چڑہتے گرتے پڑتے چلے گئے - مگر پہر بہی نبی صلعم کے پاس کچہہ مہاجرین اور انصار اور اہل بیت باقی رہ گئے تہے - ان مین ابوبکر عمر علی عباس اور اون کا بیٹا فضل ابوسفیان بن الحارث ربیعہ بن الحارث ایمن بن ام ایمن اور اسامہ بن زید بہی تہے -

جابر کہتا ہے - مین نے دیکہا ہوازن کا ایک شخص اوس وقت ایک سرخ اونٹ پر سوار ہے - اور ہاتہہ مین ایک سیاہ رایت لئے لوگون کے آگے چلا آتا ہے - اور جب کسی آدمی کو پاتا ہے تو نیزہ مارتا ہے - پہر اوس نے رایت اُٹہایا - اور اپنے پیچہے کے لوگون کو دکہایا - وہ دیکہتے ہی اوسکے پیچہے جہپٹے - ادہر سے علی نے اوس پر حملہ کیا اور اوسے مار ڈالا -

۱۲۱ مسلمانون کی اس ہزیمت سے مکہ والون کے خیالات -

جب مسلمان لوگ بہاگ گئے - تو مکہ کے لوگون کے دلون مین جو اہل اسلام کی طرف سے بغض وحسد تہا وہ اون کے منہ سے ظاہر ہونے لگا - ابوسفیان بن حرب نے کہا مسلمانونکی ہزیمت یہین ختم نہ ہوگی بلکہ سمندر تک ایسے ہی بہاگتے چلے جائین گے -

کلدۃ بن حنبل نے جو صفوان بن امیہ کا مادرزاد بھائی تھا کہا۔ کہ اب محمد کا سحر باطل ہو گیا۔ مگر صفوان ابن امیہ نے جو گو ابھی تک مشرک تھا کہا خاموش اگر قریش کا کوئی شخص میرے اوپر والی ہو جائے تو مجھے وہ بدرجہا اوس سے پسند ہے کہ کوئی شخص ہوازن کا ہم پر آکر حکومت کرے۔

شیبۃ بن عثمان کہتا ہے کہ مین نے کہا آج مین محمدؐ سے اپنا بدلا لون گا۔ اِس کا باپ احد کی لڑائی مین مارا گیا تھا۔ وہ کہتا ہے کہ مین اپنے گھوڑے پر سے اُترا کہ رسول اللہ کو جا کر مار ڈالون۔ مگر یکایک میرے سامنے کوئی شئے آگئی۔ کہ اوس نے میرے دل کو ڈہانک لیا اور مجھہ مین کچھہ طاقت نہ رہی۔ جو مین اپنے دل کے ارادہ کو پورا کرتا۔

۱۲۲ رسول اللہ کا مسلمانون کو آواز دینا اور اون کو ہمت دلانا اور مشرکین کی شکست

عباس اسوقت آپ کے بغلہ دلدل کی لگام پکڑے ہوے تھے اور آپ اوس پر سوار تھے عباس ایک بڑے جسیم اور بڑے بلند آواز شخص تھے۔ رسول اللہ نے اون سے کہا عباس چلا کر کہو یا معشر الانصار یا اصحاب السمرہ عباس نے حکم کی تعمیل کی۔ اور جنھون نے آواز سنی وہ مسلمان لبیک لبیک کہہ کر رسول اللہ کے پاس دوڑے اور ایسا جوش مارا کہ اگر کسی کا اونٹ اوس وقت جلدی مین پہیرنے سے نہ پہرا تو اوس نے اپنا اونٹ ہی چھوڑ دیا۔ اور ہتیار لیکر آواز کی جانب چلدیا۔ اِس طرح پر رسول اللہ کے پاس کوئی سو آدمی جمع ہو گئے۔ اور آپ دشمنون کی طرف چلے۔ اور اون سے لڑنے لگے۔

پہر جب نبی صلعم نے دیکھا کہ لڑائی بڑی شدت سے ہو رہی ہے۔ تو کہا مین نبی ہون اِس مین کوئی جھوٹ نہین ہے مین عبدالمطلب کا بیٹا میدان مین موجود ہون۔ الآن

حمی الوطیس (اس وقت تنور جنگ گرم ہوگیا ہے) یہ الفاظ آپ نے ہی سب سے
اوّل زبان مبارک سے فرمائے ہین۔

اس وقت فریقین مین شدت سے قتال ہو رہا تھا۔ نبی صلعم نے اپنے بغلہ دلدل
سے کہا۔ دلدل زمین پر بیٹھ جاؤ وہ زمین پر بیٹھ گیا۔ اب آپ نے ایک مٹھی بھر مٹی لی۔
اور دشمنون کے منھون کی طرف اوسے پھینکدیا۔ اس مٹی کا پھینکنا تھا کہ دشمنون مین
بھاگڑ پڑ گئی۔ اور وہ ایسے بھاگے۔ کہ پھر مسلمان اون کے تعاقب سے اوس وقت
لوٹے کہ جب رسول اللہ صلعم کے پاس اون مین سے آدمیون کو قید کر کے اور پکڑ کر لائے
بعض لوگ یہ کہتے ہین کہ رسول اللہ نے مٹی نہین پھینکی تھی۔ بلکہ آسمان سے
ایک سیاہ چیز بجار کی طرح آئی تھی اور دشمنون پر آگری تھی۔ دیکھتے کیا ہین کہ اومین سے
تو سیاہ سیاہ چیونٹیان تمام مین پھیل گئین۔ اور دشمنون کو اوس سے ہزیمت ہوگئی۔

۱۲۳ ہوازن کا قتل اور ربیعہ کا درید بن الصمہ کو مارنا۔

جب ہوازن کی شکست ہوگئی۔ تو ثقیف اور بنی مالک کے ستر آدمی مارے گئے۔ ثقیف
کے احلاف مین سے تو بجز دو آدمیون کے اور کوئی نہین مارا گیا۔ وہ لوگ بہت جلد
بھاگ گیے تھے۔ اور بعض مشرکین بھاگ کر طائف کی طرف روانہ ہوئے تھے۔
اور اونہین کے ساتھ مالک بن عوف بھی تھا۔ رسول اللہ کے سوارون نے
اون مشرکین کا تعاقب کیا اور اونہین بہت مارا۔

اس وقت ربیعہ بن رفیع السلمی نے کہین درید بن الصمہ کو پکڑ لیا۔ اوس نے درید
کو پہچانا نہ تھا۔ کیونکہ درید بڑھاپے کے سبب سے اونٹ پر کجاوہ پر بیٹھا ہوا تھا۔ ربیعہ نے
اوس کے اونٹ کو بٹھایا۔ دیکھتا کیا ہے کہ وہ تو ایک بڑا بوڑھا شیخ ہے۔ درید نے اوس سے

کہا تیرا کیا ارادہ ہے - کہا مین تجھے قتل کرون گا - درید نے پوچھا تو کون ہے - اوس نے
اپنا نسب بیان کیا - اور پہر اوس کے ایک تلوار ماری - مگر تلوار نے کچھ اثر نہ کیا درید نے
کہا تیری مان نے کیا برے ہتیار تجھے دئے ہین - میری تلوار لے اور اوس سے
مجھے مار اسرفع عن العظام واحفض عن الدماغ (ایسے کہ ہڈی پر سے بچا کر دماغ پر
سے نیچے کو کہینچتا ہوا لے جا -
کیونکہ مین جب لوگون کو قتل کیا کرتا تہا - تو ایسے ہی قتل کیا کرتا تہا - اور جب تو
اپنی مان کے پاس جاوے تو اوس سے کہنا کہ مین نے درید بن الصمہ کو قتل کیا ہے
مین نے کئی مرتبہ تیرے رشتہ کی عورتون کو بچایا ہے - پہر ربیعہ نے اوسے مار ڈالا
جب ربیعہ نے آکر اس کی کیفیت اپنی مان سے بیان کی - تو اوس نے کہا بیشک
درید سچا ہے اوس نے تیری ماؤن اور دادیون سے تین کو آزاد کیا ہے -

۲۴ ا جو شخص کسی دشمن کو مارے اوسکا سلب اوسی کے لئے ہے -

ابو طلحہ الانصاری نے حنین کی لڑائی مین تیس مقتولون کے کپڑے وغیرہ اُتارے تہے -
اور اوسی نے اونہین مارا تہا - رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ جو شخص کسی کو مارے تو اوسکا
سلب یعنی مقتول کے بدن پر کا اسباب اوسی کے لئے ہے - ابو قتادہ الانصاری
نے بہی ایک شخص کو مارا تہا - مگر وہ لڑائی کی جلدی مین اوسکا سلب نہین اُتار سکا -
اس مین کسی اور نے اوسکا سلب لے لیا - جب رسول اللہ صلعم نے یہ حکم دیا -
تو ابو قتادہ اوٹہا - اور کہا کہ مین نے ایک شخص کو مارا تہا - مگر ایک اور شخص نے اوسکا
سلب لے لیا ہے اس مین وہ شخص بولا جس نے کہ سلب لے لیا تہا کہ اوسکا
سلب میرے پاس ہے - یا رسول اللہ ابو قتادہ کو مجہہ سے راضی کر دیجئے - حضرت

ابوبکر نے کہا نہین ایسا ہرگز نہین ہوسکتا۔ ایک شیر خدا تو اللہ کے واسطے دشمنون سے لڑے اور تو اوس کے ساتھہ شریک ہوجائے۔ پہر اوس سے سلب لے کر ابوقتادہ کو دیدیا۔

۱۲۵ ثقیف کا ختنہ اور عورت بچون بوڑہون کے قتل کی ممانعت اور ابوعامر کا قتل۔

بنی ثقیف مین سے کسی شخص کا ایک نصرانی غلام تہا۔ وہ اِس وقت مارا گیا۔ اس مین کسی انصاری نے اوس کا سلب اُتارا۔ اور ثقیف کے مقتولون مین اوسے دیکہا۔ تو معلوم ہوا کہ وہ غیر مختون ہے۔ اِس واسطے اوس انصاری نے چلاکر کہا۔ کہ عرب ثقیف تو ختنہ نہین کراتے۔ مغیرہ بن شعبہ نے یہ سُنکر کہا۔ کہ ایسے مت کہو وہ نصرانی غلام ہے۔ مین نے خود ثقیف کے مقتولون کو دیکہا ہے۔ اور اونہین مختون پایا ہے۔

راستہ مین رسول اللہ صلعم جارہے تہے۔ کہ آپ نے ایک مقتول عورت دیکہی۔ دریافت کیا تو لوگون نے کہا کہ اوسے خالد بن الولید نے مارا ہے اِس پر آپ نے اپنے ساتہہ کے کسی آدمی کو بہیجکر خالد کو یہ حکم بہیجدیا۔ کہ کسی عورت بچے عسیف کو مت مارو۔ عسیف (بہت بوڑہے کو کہتے ہین۔ مگر علامہ ابن اثیر نے ترجمہ کیا ہے کہ عسیف) اجیر اور مزدور کو کہتے ہین۔

کچہہ مشرک ابہی تک اوطاس مین تہے۔ رسول اللہ صلعم نے ابوعامر الاشعری عم ابی موسی کو اون کی طرف بہیجا وہان ابوعامر کے ایک تیر آکر لگا۔ جس سے وہ مارا گیا۔ کہتے ہین کہ یہ تیر سلمہ بن درید بن الصمہ نے مارا تہا۔ ابوموسی نے سلمہ کو اپنے چچا ابوعامر کے بدلے مار ڈالا۔

۱۲۶ شیما رسول اللہ کی رضاعی بہن اور مال غنیمت پر درقا کی نگرانی۔

یہان اوطاس مین سے بہی مشرک بہاگ گئے اور مسلمانون کو وہان سے مال غنیمت اور سبایا بہت ہاتہہ آئے۔ اور اون سبایا مین شیما بنت الحارث بن عبد العزی کو بہی لوگ پکڑ لائے شیما رسنے لوگون سے کہا۔ کہ مین تمہارے سردار محمد کی رضاعی بہن ہون۔ مگر کسی نے اسے سچ نہ جانا۔ اور نبی صلعم کے پاس اوسے لاکر حاضر کردیا۔ اوس نے رسول اللہ سے بہی کہا کہ مین تمہاری بہن ہون۔ آپ نے فرمایا بہلا تیرے اس قول کی کیا علامت ہے۔ اوس نے کہا کہ مین ایک روز آپ کو بغل مین لئے پڑی تہی اوس وقت آپنے میرے پیٹ مین کاٹ لیا تہا اوس کا اب تک نشان باقی ہے۔ آپ نے اس سے اوسے پہچان لیا۔ اور اپنی چادر اوس کے واسطے بچہادی۔ اور اوسے اوس پر بٹہایا۔ اور اوسے اختیار دیا۔ کہ چاہو تو تم میرے پاس رہو مین تمہارے ساتہہ محبت کرونگا اور اکرام سے پیش آؤنگا اور اگر تم چاہتی ہو تو تمہین کچہہ دونگا تم اپنی قوم مین چلی جاؤ۔ اوہنون نے کہا کہ آپ جو دنیا ہے مجہے دیجئے مین اپنی قوم مین جاؤن گی۔ آپ نے پہر اونہین کچہہ دیا۔ اور اون کی قوم مین اونہین بہیجدیا۔ پہر آپ نے حکم دیا کہ تمام سبایا اور مال و اسباب غنیمت خزانہ مین جمع کیا جاوے وہ وہان جمع کیا گیا۔ اور اوس پر آپ نے بدیل بن ورقا الخزاعی کو نگران مقرر کیا۔

حنین مین جو مسلمان شہید ہوے اون مین ایمن ابن ام ایمن اور یزید بن زمعہ بن الاسود بن المطلب بن عبد العزی وغیرہ تہے۔

طائف کا محاصرہ

۱۲۷ قصاص مین اوّل قتل اسلام مین اور رسول اللہ کا محاصرہ طائف پر اور منجنیق و دبابہ وغیرہ آلات حرب اور رسول اللہ کا غلامون کو آزاد کرنا۔

جب ثقیف کے اور ثقیف کے ساتھیون کے بھاگے ہوے لوگ طائف مین پہونچے تو اونہون نے شہر کے دروازے بند کرلئے۔ اور متحصن ہو بیٹھے اور سامان رسد وغیرہ اپنی ضرورت کی چیزین اندر جمع کرلین۔ پھر نبی صلعم اونکی طرف روانہ ہوئے۔

جب آپ بحرۃ الرغا مین پہونچے۔ جو طائف کے راستہ مین ہے تو وہان بنی لیث کے ایک آدمی کو آپ نے قصاص مین قتل کروادیا۔ جس نے ہذیل کے ایک آدمی کو مار ڈالا تہا۔ رسول اللہ نے یہان اِس کو مارنے کا حکم دیا تہا۔ یہی پہلا شخص ہے جسے اسلام مین کسی خون کے عوض مین قتل کیا گیا ہے۔

پھر آپ ثقیف کی طرف چلے۔ اور وہان جاکر اون پر محاصرہ ڈالا۔ اور بیس روز سے اوپر طائف کو گہیرے پڑے رہے اور سلمان فارسی کے اشارہ سے اون پر ایک منجنیق نصب کیا (جو گوفن کی طرح پتہر وغیرہ مارنے کا ایک آلہ ہوتا ہے) یہان بڑی سخت لڑائی ہوئی۔ آخرکار ایک روز جسے یوم الشدخہ سے ملقب کرتے ہین کچھہ مسلمان ایک دبابہ کے نیچے گہسے گھُسے جسے اونہون نے خود بنالیا تہا۔ (اور جو درختون کی چہال اور لکڑیون کا پہیون دار گھر سا ہوتا ہے) اور پھر (اوس کی پناہ مین ہوکر) طائف کی دیوار پر حملہ کیا۔ مگر ثقیف نے گرم لوہے کے بہالے مسلمانون پر چلائے جس سے وہ دبابہ مین سے نکل پڑے۔ پھر ثقیف نے اون کو تیرون سے مارا۔ اور کتنے ہی مسلمانون

کو مار ڈالا تب رسول اللہ نے حکم دیا۔ کہ ثقیف کے انگور کاٹ لین ۔ چنانچہ وہ کاٹ ڈالے گئے۔

اِسی مین کچہہ غلام طائف والون کے رسول اللہ کے پاس چلے آئے۔ رسول اللہ نے اونہین آزاد کردیا۔ انہین غلامون مین ایک شخص ابوبکرہ نقیع بن الحارث تہا جو حارث بن کلدہ کا غلام تہا اسے ابوبکرہ اِس لئے کہتے تہے کہ وہ بکرہ (یعنی صبح) کے وقت آیا تہا۔ پہر جب طائف کے لوگ مسلمان ہو گئے۔ تو اون غلامون کے سادات اور مالکون نے رسول اللہ کی خدمت مین عرض کیا۔ کہ اون کے غلام اونہین پہر پہیر دیے جائین۔ رسول اللہ نے فرمایا کہ ایسا کبہی نہین ہو سکتا۔ وہ عتقاء اللہ خدا کے آزاد کردہ ہین۔

۱۲۸ حضرت عمر اور نوفل کی راے کے بموجب رسول اللہ کی واپسی طائف سے

پہر خویلہ بنت حکیم السلمیہ نے جو عثمان بن مظعون کی بی بی تہی عرض کیا یا رسول اللہ اگر اللہ تعالی آپ کو طائف پر فتحمند کردے تو آپ بادیہ بنت غیلان کا لباس وزیور یا فارعہ بنت عقیل کا لباس وزیور مجہے عطا فرماوین۔ اِن عورتون کے پاس حلی اور زیور بہت تہا۔ رسول اللہ نے فرمایا خویلہ بہلا مجہے ثقیف پر فتح کا اذن نہ ملا تو کیونکر مین دے سکونگا یہ سنکر وہ نکلی۔ اور عمر بن الخطاب سے اسکا ذکر کیا۔ حضرت عمر رسول اللہ کے پاس آئے۔ اور عرض کیا یا رسول اللہ یہ کیا بات ہے جو خویلہ نے مجہہ سے کہی ہے کیا آپ نے اوس سے کچہہ کہا تہا۔ فرمایا کہ ہان مین نے اوس سے کہا تہا۔ حضرت عمر نے کہا تو مین کوچ کے واسطے لوگون کو حکم دیدون۔ رسول اللہ نے فرمایا ہان۔ پہر حضرت عمر نے اون لوگون کو حکم دیا۔ کہ چلو یہان سے کوچ کرو۔

بعض لوگ کہتے ہین کہ رسول اللہ نے نوفل بن معاویہ الدیلی سے صلاح کی تہی - کہ یہان ٹہیرین یا جائین - اوس نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ لوگ ایک لومڑی کیطرح ہین جو اپنے سوراخ مین ہو اگر آپ ٹہیرین گے تو انہین نکال لین گے اور اگر آپ اونہین چہوڑ دین گے تو کوئی نقصان نہین کرین گے - اِس لئے آپ نے کوچ کا حکم دیدیا -

جب آپ لوٹے تو کسی نے کہا یا رسول اللہ آپ ثقیف پر بددعا کیجیے - آپ نے فرمایا کہ اللہ تو ثقیف کو ہدایت دے - اور اونکو راہ راست پر لا -

۱۲۹ عُیَینَہ بن حصن کا خیال ثقیف کی نسبت اور طائف پر کے بعض شہدا -

جب ثقیف نے دیکہا کہ مسلمان طائف سے کوچ کر گئے تو سعید بن عبید الثقفی نے باواز بلند ندا کی - کہ دیکہو ہم لوگ ثقیف کے اِسی جگہہ مقیم ہین - یہ سنکر عیینۃ بن حصن نے کہا ہان اور بڑے مجد و کرامت کے ساتہ - مسلمان کے ایک شخص نے اسے سنا تو عیینۃ بن حصن سے کہا - خدا تجہے غارت کرے کیا رسول اللہ کے مقابلہ مین حفاظت کرنے سے تو اون کی تعریف کرتا ہے - عیینۃ نے کہا واللہ مین تو اِس لئے یہان نہین آیا تہا - کہ ثقیف سے لڑون - بلکہ اِس لئے آیا تہا کہ ثقیف کی کوئی لڑکی میرے ہاتہ آجائے اور اوس سے میرے کوئی لڑکا پیدا ہو جائے یہ ثقیف بڑے شوخ و شریر ہوتے ہین - اِن سے مین اولاد لینا چاہتا ہون -

طائف مین بارہ آدمی مسلمانون مین سے شہید ہوے - انہین مین عبد اللہ بن ابی امیۃ المخزومی ہے جس کی مان عاتکہ بنت عبد المطلب تہی اور ایک عبد اللہ بن ابی بکر الصدیق ہے جس کے تیر لگا تہا - اور جو مدینہ مین جا کر رسول اللہ صلعم کی وفات کے بعد اوس

سے مر گیا۔ اور ایک سائب بن الحارث بن عدی بھی انہین شہیدون مین تھا ۔

۱۲۰ ہیئت مخنث کا بادیہ عورت کی صفت کرنا اور رسول اللہ کا اوسے مکان مین آنے سے روکنا۔

اور بادیہ بنت غیلان پکڑی آئی جس کی نسبت ہیت مخنث نے عبداللہ بن امیہ سے کہا تھا ۔ کہ اگر طائف کو آپ لوگ فتح کرلین تو تو رسول اللہ سے بادیہ بنت غیلان کو مانگنا جو پتلی کمر والی طناز اور لینبی ہے۔ جب باتین کرتی ہے تو گویا وہ گاتی ہے ۔ جب کھڑی ہوتی ہے تو دوہری ہو جاتی اور جب چلتی ہے تو مٹکتی ہے اور جب بیٹھتی ہے تو چار زانو بیٹھتی ہے ۔ آتی ہے تو چار (ہاتھ پیرون) کے ساتھ ۔ جاتی ہے تو آٹھ (ہاتھ پیرون) کے ساتھ (یعنی حاملہ ہو کر جاتی ہے) دانت اوسکے گویا بابونہ کے پھول ہین ۔ اور اوسکے دونون پیرون کا درمیان ایسا ہے جیسے پیالہ معکوس ہو نبی صلعم نے سنکر فرمایا ۔ ہان یہ صفت مجھے معلوم ہوگئی ۔ اور اوس مخنث کو اپنے زنانہ مین آنے سے منع کر دیا۔

حنین کے غنائم کی تقسیم

۱۲۱ رسول اللہ کا جعرانہ مین جانا اور ہوازن کا مسلمان ہونا اور ابوصرد کی درخواست پر رسول اللہ کا ہوازن کے اہل وعیال کو واپس دینا۔

جب رسول اللہ صلعم نے طائف سے کوچ کیا ۔ تو وہان سے روانہ ہو کر جعرانہ مین آکر فروکش ہوئے ۔ اسی مین ہوازن کے وفود اور ایلچی جعرانہ مین آپ کے پاس ہونچے ۔ اور مسلمان ہو گئے ۔ اور عرض کیا یا رسول اللہ ہم لوگ گھر والے اور خاندان والے ہین ۔ جو مصیبت کہ ہم پر نازل ہوئی ہے وہ آپ خوب جانتے ہین ۔ آپ ہم پر احسان کیجیے اللہ تعالی نے آپ پر احسان کیا ہے ۔

ایک شخص اون مین زہیر ابو صرد بنی سعد بن بکر کا تہا - یعنی اون لوگون مین کا تہا جنہون نے رسول اللہ کو دودہ پلایا تہا اوس نے اُٹہ کر آپ سے عرض کیا - یا رسول اللہ اِس وقت آپ کے پاس قید مین آپ کی رضاعی پہوپیان اور خالائین اور آپ کی دائیان ہین اگر ہم نے حارث بن ابی شمر الغسانی یا نعمان بن المنذر کو دودہ پلایا ہوتا تو ہمین اوس سے مہربانی کی ضرور امید رکہنی چاہیے تہی - پہر آپ تو تمام مکفولون سے بہتر مکفول ہین آپ سے ہم کیون نا امید رکہین - پہر یہ شعر پڑہے ؎

اُمْنُنْ عَلَیْنَا رَسُولَ اللّٰهِ فِی کَرَمٍ	فَاِنَّکَ الْمَرْءُ نَرْجُوْهُ وَنَدَّخِرُ

یا رسول اللہ کرم کرکے ہم پر احسان کرو - کیونکہ آپ ایسے شخص ہین کہ جن سے ہمین امید ہی ہے اور جنکے سامنے ہم حقیر ہی ہین

اُمْنُنْ عَلٰی نِسْوَةٍ قَدْ عَاقَهَا قَدَرٌ	مُمَزَّقٌ شَمْلُهَا فِی دَهْرِهَا غِیَرُ

آپ اون عورتون پر احسان کرین کہ جنکی حاجتون کو الٰہی تقدیر نے موقوف کر دی اور انکی جماعت کو پراگندہ کر دیا اور زمانہ کی سختیون نے اونہین

جس کی اور بہی بہت بپتین ہین - اِس پر رسول اللہ صلعم نے اون سے کہا - کہ دو چیزون مین سے ایک چیز تمہین مل سکتی ہے یا تو تم اپنے اہل وعیال لے لو - یا اپنا مال واسباب لے لو - اونہون نے کہا ہم اپنے عورت بچے لین گے آپ نے فرمایا - اچہا تو جو میرے پاس تمہارے عورت بچے ہین یا بنی عبد المطلب کے پاس ہین وہ تو مین تمہین دے چکا اور باقیون کے لئے تم ایسا کرو - کہ جب مین لوگون کے ساتہہ نماز پڑہون تو تم یہ کہنا کہ ہم اپنے عورت بچون کے واسطے مسلمانون کو رسول اللہ کا اور رسول اللہ کو مسلمانون کا واسطہ دیتے ہین - اوسوقت مین اپنا حصّہ تمہین دیدون گا - اور تمہارے واسطے اورون سے درخواست کرون گا -

پہر جب رسول اللہ نے ظہر کی نماز پڑہی تو اونہون نے ایسا ہی کیا جیسا رسول اللہ نے

اونہین فرمادیا تہا - اِس پر رسول اللہ نے فرمایا - کہ جو کچہہ میرے پاس ہے یا بنی عبدالمطلب کے پاس ہے وہ مین نے تمہین دیدیا - مہاجرین اور انصار نے یہ سنتے ہی کہا کہ جو کچہہ ہمارے پاس ہے وہ ہم نے رسول اللہ کو دیا - مگر اقرع بن حابس نے کہا جو کچہہ میرے اور بنی تمیم کے پاس ہے وہ ہم نہین دیتے - عیینہ بن حصن نے کہا جو کچہہ میرے اور فزارہ کے پاس ہے وہ ہم بہی نہین دیتے - عباس بن مرداس نے کہا جو کچہہ میرے اور سلیم کے پاس ہے وہ ہم بہی نہین دیتے - بنی سلیم نے کہا - جو کچہہ ہمارے پاس ہے وہ ہم تو رسول اللہ کو دیتے ہین - اِس پر عباس نے کہا تم نے میری توہین کردی - رسول اللہ نے فرمایا جو شخص سبایا مین سے اپنا حصّہ نہین دیتا وہ نہ دے - ہر انسان پر چہہ فرائض ہوا کرتے ہین سب سے اوّل اون مین اپنا حصّہ ہے - پہر لوگون نے اون کے بچے اور عورتین اونہین دیدین -

۱۳۲ رسول اللہ کا مالک بن عوف کے ساتہہ نیک سلوک اور اوس کا اسلام -

پہر رسول اللہ نے پوچہا کہ مالک بن عوف کہان ہے - کسی نے کہا کہ وہ طائف مین ہے - آپنے فرمایا - کہ اوس سے کہدو - اگر وہ میرے پاس آ ئے اور مسلمان ہوجائے تو مین اوسکی عورتین اور مال اوسے پہر واپس دیدون گا - اور سو اونٹ اور اپنی طرف سے دون گا - لوگون نے جاکر یہ اوس سے بیان کیا - وہ سنتے ہی فوراً طائف سے چہپ کر نکلا - رسول اللہ کے پاس آیا - اور مسلمان ہوگیا - اور اوس کا اسلام اچہا رہا اور رسول اللہ نے اوسے اپنی قوم پر عامل مقرر کردیا - اور وہ لوگ بہی اوسی کے ماتحت کردیے - جو طائف کے حوالی مین اِن قبائل مین سے مسلمان ہوگئے تہے - اور اوسے اوسکی عورتین اور مال بہی دیدیا - اور سو اونٹ بہی دیے - اِس مالک کا اِسکے بعد یہ قاعدہ ہوگیا تہا

کہ وہ ثمالہ فہم اور سلمہ کے مسلمانون کو لیتا جو اوس کے ساتھ مسلمان ہو گئے تھے اور ثقیف سے لڑتا تھا۔ اور جبھی کوئی جانور اون کے نکلتے تو اونہین لوٹ لیتا تھا جس سے ثقیف نہایت بتنگ ہو گئے تھے۔

۱۳۳ رسول اللہ کا تالیف قلوب کے لئے نومسلمون کو مال غنیمت بہت دینا۔

جب رسول اللہ صلعم سبایا ے ہوازن سے فارغ ہو گئے۔ تو آپ سوار ہو کر چلدیئے اور لوگ آپ کے پیچھے روانہ ہو کر کہنے لگے۔ یارسول اللہ ہماری غنیمت ہمکو تقسیم کیجئے۔ اور جب اپنی مراد پوری نہوئی تو ایک درخت کے پاس جا لپٹے۔ اور آپ کی چادر کھینچ لی۔ آپ نے فرمایا کہ اسے صاحبو میری چادر تو مجھے دیدو۔ مین کیا تم کو دینے مین بخیلی کرتا ہون واللہ اگر میرے پاس اتنی نعمتین ہوتین جتنے تہامہ مین درخت ہین تو مین تمہین دل کھول کر تقسیم کر دیتا۔ اور اوسمین کچھہ بھی بخل بزدلی اور جھوٹ کو روا نہ رکھتا۔ پھر اپنے اونٹ کے کوہان کے بال اُٹھا لئے۔ اور فرمایا کہ یہ اونٹ اور یہ بال جو میرے پاس ہین یہ بھی تمہارے مال غنیمت سے نہین ہین مجھے جو ملتا ہے وہ خمس یا پانچوان حصّہ ملتا ہے اور وہ بھی پھر تمہین لوگون پر لوٹ جاتا ہے۔

پھر رسول اللہ نے اون کے تالیف قلوب کے لئے اونہین غنیمت مین سے مال دیا۔ یہ لوگ قوم کے اشراف اور سردار تھے۔ آپ انکے اسلام کے سبب سے ان کی تالیف قلوب کرنا چاہتے تھے۔ ابوسفیان اوس کے بیٹے حضرت معاویہ کو اور حکم بن حزام اور علاء بن جاریہ الثقفی اور حارث بن ہشام اور صفوان بن امیہ اور سہیل بن عمرو اور حویطب بن عبدالعزی اور عیینہ بن حصن الفزاری اور اقرع بن حابس اور مالک بن عوف النصری مین سے ہر ایک کو سو سو اونٹ عنایت کئے۔ اور پھر

اورون کو سو سو اونٹ سے کم دیے - اونمین سے جنہین سو سو اونٹ سے کم دئے بعض لوگ یہ ہین - مخرمۃ بن نوفل الزہری عمیر بن وہب ہشام بن عمرو سعید بن یربوع -

اور عباس بن مرداس کو تین اونٹ دئے جس سے وہ ناراض ہوگیا اور کہنے لگا ؎

کانت نہابا تلافیتہا　　بکرّی علی المہر فی الاجرع

یہ اونٹ اوسی لوٹ کے ہین - کہ جسے مین نے اپنے گھوڑے پر چڑھ کر اور ریت مین حملہ کر کے حاصل کیا ہے

وایقاظی القوم ان یرقدوا　　اذا ہجع الناس لم اہجع

اور لوگ جب سو سو جاتے تھے تو مین نے اونہین جگایا ہی اور جب لوگ نیند مین مدہوش ہوتے تھے تو مین اوسوقت کبھی غافل نہین رہتا تھا -

فاصبح نہبی ونہب العبید　　بین عیینۃ والاقرع

اب میری لوٹ کا اور میرے غلامون کی لوٹ کا مال عیینہ اور اقرع کو دیا جارہا ہے -

وقد کنت فی الحرب ذا تدرأ　　فلم اعط شیئا ولم امنع

حالانکہ مین نے تو لڑائی مین بڑی دلاوری اور جوانمردی کے کام کئے ہین اور مجھے ہی کچھ نہ دیا گیا - اور مجھے دینے سے انکار نہ کیا گیا

الا افائل اعطیتہا　　عدید قوائمہ الاربع

مگر اون اونٹ کے بچون سے کہ جنکے واسطے مین نے اپنے گھوڑے کے چار پیرونکی برابر تعداد مین ضرب مین لگائی ہین

وما کان حصن ولا حابس　　یفوقان مرداس فی المجمع

حالانکہ عیینہ کا باپ حصن اور اقرع کا باپ حابس میرے باپ مرداس سے کسی مجمع مین کچھ برتر و بہتر نہین سمجھے

وما کنت دون امرئ منہما　　ومن تضع الیوم لا یرفع

اور مین بھی اون دونون سے کسی طرح کم درجہ کا آدمی نہین ہون - اور ان باتون کے عرض کرنے کی اس لئے ضرورت ہوئی ہے کہ جو آج بے قدر رہے گا وہ پھر کبھی سربلندی اور عزت نہین پا سکتا ہی -

پہر رسول اللہ نے اوسے اور اسقدر مال دیا۔ کہ وہ بہی راضی ہوگیا۔

صحابہ مین سے کسی شخص نے کہا۔ یا رسول اللہ آپ نے عیینہ اور اقرع کو غنیمت کا مال دیا۔ مگر جعیل بن سراقہ کو کچہہ نہ دیا۔ فرمایا کہ جعیل میرے نزدیک تمام روے زمین کے ایسے آدمیون سے جیسے عیینہ اور اقرع ہین کہین بہتر ہے۔ مگر مین نے اون کو تالیف قلوب کے لئے دیا ہے۔ اور جعیل کے اسلام پر مین نے بہروسہ کیا ہے۔

۲۴ | ذو الخویصرہ کا رسول اللہ پر بے انصافی کا الزام لگانا۔

کہتے ہین۔ کہ ذو الخویصرۃ التمیمی نے اِس تقسیم کے وقت رسول اللہ صلعم سے کہا۔ کہ آپ نے آج انصاف نہ کیا۔ رسول اللہ صلعم نے فرمایا اگر مین نے ہی انصاف نہ کیا تو پہر دنیا مین کون ہے جو انصاف کرے گا۔ حضرت عمر نے سُنکر عرض کیا۔ یا رسول اللہ اجازت ہو تو اِس کی گردن ماردون۔ آپ نے فرمایا۔ جانے دو۔ کچہہ دنون بعد اوس کے شیعہ ہونگے۔ جو دین مین بڑی گہری نگاہون سے دیکہین گے۔ اور اوس سے ایسے کورے نکل جائین گے جیسے تیر پہینکتے وقت چٹکی سے نکل جاتا ہے۔ بعض لوگ کہتے ہین۔ کہ یہ اِس وقت آپ نے نہین فرمایا تہا۔ بلکہ یہ اوس وقت کا معاملہ ہے جب کہ حضرت علی نے یمن سے رسول اللہ کے پاس کچہہ مال بہیجا تہا۔ اور آپ نے اوسے کچہہ لوگون کو تقسیم کیا تہا۔ جن مین عیینہ اور اقرع اور زید الخیل بہی تہے۔

۲۵ | انصار کا خیال کہ رسول اللہ قریش مین جا ملین گے اور رسول اللہ کا اون کو تسلی دینا۔

ابو سعید الخدری نے بیان کیا ہے۔ کہ جب رسول اللہ صلعم نے قریش پر اور دیگر قبائل عرب پر اِن غنائم کو تقسیم کردیا۔ اور انصار کو کچہہ حصہ نہ دیا۔ تو وہ اپنے دلون مین طرح طرح کے خیالات کرنے لگے۔ چنانچہ اون مین سے کچہہ لوگون

سے کہا کہ رسول اللہ اب اپنی قوم مین مل گئے۔ یہ بات سعد بن عبادہ نے رسول اللہ
کے روبرو بیان کی۔ رسول اللہ نے فرمایا۔ کہ تیرا اس باب مین کیا خیال ہے۔ سعد نے
کہا میرے خیال کا کیا اعتبار ہے۔ مین جو کچھ ہون وہ اپنی قوم سے ہون۔ اونکا خیال
اگر میرے خیال کے خلاف ہوا تو وہی ہوگا جو اون کا خیال ہوگا میرا خیال اوسوقت
کام نہ آئے گا۔ رسول نے فرمایا تو تو اپنی قوم کو میرے روبرو لا کر جمع کر۔ سعد نے اپنے
آدمیون کو جمع کیا۔ اور اونہین رسول اللہ کے پاس لایا۔

آپ نے فرمایا یہ کیا بات ہے جو تمہاری زبان سے مین سنتا ہون۔ کیا مین
اوسوقت تمہارے پاس نہین آیا جب کہ تم گمراہ تھے۔ پھر خدا تعالیٰ نے میرے
سبب سے تمہین ہدایت دی۔ کیا تم اوسوقت فقیر نہ تھے اللہ تعالیٰ نے تمہین میرے
سبب سے غنی نہین کر دیا۔ کیا تم اوس وقت ایک دوسرے کے دشمن نہ تھے اللہ
تعالیٰ نے میرے سبب سے تمہارے آپس مین الفت نہین دیدی۔ سب نے عرض
کیا یا رسول اللہ جو آپ فرماتے ہین سب سچ ہے اور یہ سب اللہ کا اور اللہ کے رسول کا
ہم پر فضل و احسان ہے۔

پھر آپ نے انصار سے فرمایا۔ کہ تم اسکا مجھے جواب کیون نہین دیتے۔ اونہون
نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم کیا جواب دین آپ نے فرمایا اگر تم چاہو تو کہہ سکتے ہو۔
کہ آپ ہمارے پاس جس وقت آئے تھے تو اوسوقت لوگ آپ کی تکذیب کرتے
تھے ہم نے تصدیق کی۔ لوگون نے آپ کو اکیلا چھوڑ دیا تھا ہم نے آپ کی مدد کی۔
لوگون نے آپ کو گھر سے آوارہ کر دیا تھا ہم نے آپ کو اپنے پاس پناہ دی۔ اور آپ
مفلس تھے ہم نے آپ کو تسلی و تشفی دی۔ اور آپ کے ساتھ جوانمردی کی۔ اے معشر انصار

کیا تمہارے خیالات اِس مردار دنیا کی طرف دوڑ گئے۔ مین نے تو اِن لوگون کی تالیف قلوب کے لئے اونکے ساتھہ احسان کیا ہے۔ تاکہ وہ اسلام لے آئین۔ اور تم پر مین نے تمہارے اسلام کی نسبت بہروسہ کیا ہے۔ کیا تم اِس بات سے راضی نہین ہو۔ کہ اور لوگ تو اونٹ بکریان اپنے ساتھہ اپنے گہرون کو لیکر جائین اور تم اپنے گہرون کو رسول اللہ کو لے جاؤ۔ والذی نفس محمد بیدہ اگر ہجرت کا رتبہ بڑہ کر نہ ہوتا تو انصار کا ایسا رتبہ ہے کہ مین انصا مین سے ایک شخص ہو جاتا۔ اگر اور لوگ ایک گہاٹی کو جائین اور انصار دوسری کو جائین تو مین اوسی گہاٹی کو جاؤنگا جدہر انصار جاتے ہین۔ اے اللہ انصار پر رحم کر۔ اور نیز ابنا ے انصار اور ابنا ے ابنا ے انصار پر رحم فرما ابوسعید کہتا ہے کہ رسول اللہ کی اِن باتون کو سنکر لوگ رو پڑے۔ اور ایسے آنسو بہائے کہ اون کی ڈاڑہیان تر ہوگئین۔ اور عرض کرنے لگے کہ ہم رسول اللہ سے ہر طرح راضی ہین۔ اور کوئی حصّہ بجزہ نہین چاہتے۔ اور اپنی جگہہ چلے گئے۔

۱۳۶ رسول اللہ کا عمرہ اور مدینہ لوٹنا اور مکہ پر عتاب کا عامل مقرر ہونا۔

پہر رسول اللہ صلعم نے جعرانہ سے عمرہ کے لئے احرام باندہا۔ اور مکہ مین آکر عمرہ کیا۔ اور پہر مدینہ لوٹ گئے۔ اور مکہ پر عتاب بن اسید کو عامل مقرر کر گئے۔ اور معاذ بن جبل کو بہی اوس کے ساتھہ اِس لئے چہوڑ دیا۔ کہ وہ لوگون کو دین کی باتین سکہائے۔

اِس سال لوگون کے ساتھہ عتاب بن اسید نے حج کیا۔ اور لوگون نے اِس سال ہی ویسے ہی حج کیا جیسے عرب حج کیا کرتے تہے۔ پہر رسول اللہ ذی قعدہ مین یا ذی الحجہ مین مدینہ پہونچ گئے۔

۱۳۷ عمرو بن العاص کا عمان کو جانا اور صدقہ وصول کرنا

اِسی سال رسول اللہ نے عمرو بن العاص کو

عمان کو صدقہ وصول کرنے کے لئے جیفر اور عیاذ کے پاس بھیجا جو جلندی کے بیٹے اور بنی ازد مین سے تھے - عمرو نے اون کے اغنیا سے صدقہ لیا اور اونہین کے فقرا کو لیکر دیدیا - اور مجوس سے جزیہ لیا - یہی لوگ شہر کے باشندے تھے - اور عرب لوگ حوالی مین رہتے تھے - بعض کہتے ہین کہ یہ واقعہ ۸ ہجری کا ہے -

۱۳۸ رسول اللہ کا فاطمہ سے نکاح اور مفارقت اور ابراہیم بن نبی صلعم کی پیدایش -

اسی سال رسول اللہ نے ایک عورت کلابیہ سے جس کا نام فاطمہ بنت الضحاک بن سفیان تھا نکاح کیا - مگر اوس نے دنیا کو پسند کیا اور بعض کہتے ہین کہ اوس نے رسول اللہ سے استعاذہ کیا اس لئے آپنے اوسے چھوڑدیا -

اسی سال رسول اللہ کا بیٹا ابراھیم بن النبی صلعم بطن مبارک ماریہ قبطیہ سے ذی الحجہ کے مہینے مین تولد ہوا - آپ نے اوسے پرورش کے لئے ام بردہ بنت المنذر الانصاریہ کے حوالہ کردیا - جس کے شوہر کا نام برا بن اوس الانصاری تھا - اس بچے کی دایہ سلمی رسول اللہ کی مولاۃ تھی - جب بچہ پیدا ہوا تو اوس نے ابو رافع کو بھیجا - اور اوس نے آکر ابراہیم کے پیدا ہونے کی خوشخبری آپ کو سنائی - آپ نے خوشی مین آکر ابو رافع کو ایک غلام عنایت کیا -

مگر نبی صلعم کی اور عورتون کو بڑی غیرت آئی - اور ماریہ کے پیٹ سے جب رسول اللہ کا بیٹا پیدا ہوا تو اونہین نہایت گران گزرا -

۱۳۹ کعب کا سریہ ذات اطلاح پر اور عیینہ کا بنی العنبر پر اور بی بی عائشہ کی منت غلام آزاد کرنیکی

اسی سال رسول اللہ صلعم نے کعب بن عمیر کو شام کی طرف ذات اطلاح کو بھیجا - جہان قضاعہ کے کچھ لوگ رہتے تھے - کہ وہ جاکر اونہین اسلام کی دعوت کرے - کعب کے ساتھ

پندرہ آدمی تھے۔ وہ اون کے پاس گیا۔ اور اونہین اسلام کی دعوت کی مگر اونہون نے نہ مانا۔ یہان قضاعہ کا رئیس ایک شخص سدوس نام تہا۔ یہ لوگ مسلمانون کے برخلاف اُٹھہ کھڑے ہوے اور اونہین قتل کر ڈالا۔ صرف ایک ابن عمیر بچ گیا۔ اور مدینہ چلا آیا۔

اسی سال رسول اللہ نے عیینہ بن حصن الفزاری کو تمیم کے بطن بنی العنبر کی طرف روانہ کیا۔ اوس نے جا کر اون پر تاخت کی اور اونکی عورتین پکڑ لایا۔

بی بی عائشہ نے یہ منت مانی تھی کہ بنی اسمعیل مین سے ایک غلام آزاد کرون گی۔ اس لئے رسول اللہ نے اون سے کہا کہ یہ بنی العنبر کے قیدی ہمارے پاس آئے ہین۔ مین ایک اونمین سے تمہین دیتا ہون تم اوسکو آزاد کر دو۔

سنہ ۹ ہجری

اسلام کعب بن زہیر

۸۰۴ بجیر کا اسلام اور اوسکے بہائی کعب کا رسول اللہ کی توہین کرنا اور رسول اللہ کی ناراضی پر بجیر کا کعب کو اطلاع دینا۔

کہتے ہین۔ کہ کعب بن زہیر بن ابی سلمی اور ابو سلمی ربیعۃ المزنی اور اوس کے ساتھ اوس کا بہائی بجیر اپنے وطن سے نکلے اور ابرق العزاف تک دونون ساتھ ساتھ آئے۔ وہان بجیر نے کعب سے کہا کہ تو یہان بکریون کی نگرانی کرتا رہ مین اس شخص کے (یعنی رسول اللہ کے) پاس ہو آؤن۔ اور اوسکی باتین سنون کہ وہ کیسا آدمی ہے۔ اس لئے کعب تو ابرق العزاف مین رہا اور بجیر رسول اللہ صلعم کے پاس آیا۔ اور وہان مسلمان ہو گیا۔ اور پہر اس کی خبر کعب کو بھی پہونچی۔ تو اوس نے

یہ اشعار کہے ؎

الا ابلغا عنی بجیراً رسالۃً	فہل لک فیما قلت ویحک ہل لکا

ارے دونو قاصدو - بجیر کے پاس یہ میرا خط یا پیغام پہونچا دو - کہ تو نے جو کہا (لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ) تو اوس سے تجھے کیا فائدہ ہوا -

سقاک بہا المامون کاساً رویۃً	فانہلک المامون منہا وعلکا

تجھے مامون نے ایک بہرا ہوا پیالہ پلا دیا - اور ایک مرتبہ اوس نے سیراب کرنے کے بعد تجھے پہر کرر اوس سے سیراب کیا (یعنی خوب ہی تجہہ پر اپنے دین کا اثر ڈالدیا - مامور اوس زمانہ مین عربون مین اوس شخص کو کہتے تہے جو جنات کی طرف سے خبرین بتایا کرتا تہا اور جنات اوسکو اون باتون کا امر کیا کرتے تہے - اِس سے یہ غرض تہی کہ گو یا رسول اللہ بہی جو وحی کی باتین بتاتے ہین وہ درحقیقت جنات کی طرف سے ہین)

ففارقت اسباب الہدیٰ واتبعتہ	علی ای شیء ویب غیرک دلکا

تو نے ہدایت کے راستون سے مفارقت کرلی - اور اوسکا (یعنی محمد کا) اتباع کیا - معلوم نہین تیرا دشمن اجڑ و تجھے اوس نے کس چیز کی ہدایت کی -

علی خلق لم تلف اماً ولا اباً	علیہ ولم تدرک علیہ اخا لکا

تجھے اوس نے وہ خلق سکہایا ہے - کہ تو نے اوسپر نہ تو اپنے مان باپ کو عمل کرتے پایا - اور نہ تو نے اپنے بہائی کو اوسے برتتے دیکہا -

فان انت لم تفعل فلست بآسفٍ	ولا قائلٍ اما عثرت لعاً لکا

پس اگر تو نے میری باتون پر عمل نہ کیا تو مین تجہہ پر کچہہ افسوس نہین کرتا - اور ایسا ناراض ہون - کہ اگر تجھے ٹہوکر لگے تو مین تجھے یہ بہی کہنے والا نہین کہ دیکہنا بچنا -

جب یہ خبر رسول اللہ صلعم کو پہونچی - تو آپ نے اوسکے قتل کا حکم دیا - اور نہایت ہی غصہ ہوے - اِسکا حال بجیر نے اوسوقت جب کہ رسول اللہ طائف سے لوٹ کر آئے تھے اپنے بہائی کو لکھا - اور کہا اپنے بچنے کی فکر کر - اور میرے نزدیک یہ دشوار ہے کہ تو اپنی جان بچا سکے - اور یہ بہی لکھا کہ جس وقت میرا خط تیرے پاس پہونچے تو اوسی وقت مسلمان ہوجا اور رسول اللہ کے پاس چلا آ - کیونکہ جب کوئی مسلمان ہوجاتا ہے تو وہ پہر اوس کے پہلے قصور سب معاف کردیتے ہین -

۱۴۱ کعب کا اسلام اور اوسکا رسول اللہ کی تعریف مین قصیدہ پڑہنا اور رسول اللہ کا اپنی چادر اوسے انعام مین دینا جسے حضرت معاویہ نے تبرکاً خرید لیا اور خلفاے عباسیہ کے پاس اوس کا ہونا -

اس لئے کعب مسلمان ہوگیا - اور مدینہ کو آیا - اور آکر اپنی سواری مسجد نبوی کے دروازہ پر کہڑی کی - رسول اللہ صلعم اوس وقت اپنے اصحاب مین بیٹھے ہوئے تھے - کعب کہتا ہے کہ مین نے نبی صلعم کو آپ کی صفتون سے اور اس سبب سے پہچان لیا کہ لوگ اون کی طرف مخاطب ہوکر باتین کرتے تھے - پہر مین مسلمان ہوا - اور مین نے کہا الامان یا رسول اللہ - مین آپ سے پناہ مانگتا ہون رسول اللہ نے فرمایا تو کون ہے - کہا مین کعب بن زہیر ہون فرمایا وہ ہی شخص جو کہتا ہے - اور پہر حضرت ابو بکر کی طرف مُنہ پہیر کے پوچہا - کہ اِس نے کیا کہا ہے - حضرت ابو بکر نے وہ ابیات پڑہین کہ جن کا اول مصرع یہ تہا ع

الا ابلغا عنی بُجَیْرًا رسالۃً

کعب نے کہا مین نے رسول اللہ اِس طرح نہین بلکہ اس طرح کہا ہے ؎

سَقَاكَ بها المامون كاساً رَوِيَّةً	فَاَنْهَلَكَ المامُوْنُ منها وعَلَّكَا

تجھے مامون نے ایک بھرا ہوا پیالہ پلادیا اور سیراب کر دیا۔ اور پھر مکرر اوسے تجھے پلایا (یعنی بار بار پلاکر تیرے دلکو کامل تسلی دیدی۔ مامون سے مراد رسول اللہ ہین جسے اوس نے ماموں سے بدل دیا ہے۔ م

رسول اللہ صلعم نے فرمایا مامون و اللہ خوب لفظ ہے۔ بعض علما نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلعم نے ماموں کو بُرا سمجہا تہا کیونکہ عرب لوگ ماموں اوس شخص کو کہا کرتے تہے۔ کہ جو اپنی طرف سے کوئی نئی بات بیان کیا کرتا تہا۔ اِس سے اون کا مطلب یہ ہوتا تہا کہ جن آکر اوسے اِن باتون کا امر کیا کرتے ہین۔ اور وہ جنون کی طرف سے ماموُر ہے۔ رسول اللہ صلعم بہی اگرچہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ماموُر تہے۔ مگر عربون کی اِس عادت کے سبب سے آپ اس لفظ سے کراہیت کرتے تہے پہر جب کعب نے مامون کہا تو آپ راضی ہو گئے۔ کیونکہ آپ وحی پر مامون تہے۔ اور وحی کے امین تہے انصار نے اِس شعر سے ناک بہون چڑہائے۔ اور کعب کو بُرا بہلا کہا۔ مگر قریش نرم پڑ گئے۔ اور اوس کے اسلام کو پسند کیا۔ پہر اوس نے قصیدہ پڑہا جس کا شروع یہ ہے ؎

بانت سُعادُ فقلبی الیوم متبُولُ		مُتیّمٌ عِندَھا لَم یُفدَ مکبُولُ

سعاد چلے گئی۔ اور اوس سے میرا دل آج پریشان ہو رہا ہے۔ اور ایسا ہو رہا ہے کہ جیسے کوئی غلام اوسکے پاس ہو۔ اور اوس نے فدیہ نہ دیا ہو اور قید مین پڑا ہوا ہو۔ (سعاد و عد لیلے امیم ام اوفہ ام عمرو ربابہ عذرا اور ام مالک چند عورتون کے نام ہین۔ جو غالباً کسی زمانہ مین عرب مین موجود ہونگی۔ مگر زمانہ جاہلیت مین یہ خیالی معشوق تہے۔ اور شعرا جب کچہہ قصائد وغیرہ نظم کرتے تو انکو مخاطب ٹھیرا کر اوسکی تمہید کیا کرتے تہے اِسیطرح کعب نے بہی یہان سعاد سے اپنے قصیدہ کی تمہید کی ہے)

جب کعب پڑہتے پڑہتے اپنے اِس قول پر پہونچا۔

وقال کلُّ خلیلٍ کنتُ آملہُ	لا اُلھینّکَ اِنّی عنکَ مشغولُ

اور جو بڑے بڑے دوست تھے اور جن سے مجھے بڑی بڑی امیدین تہین اون مین سے ہر ایک نے مجھ سے کہا۔ کہ (جب رسول اللہ تجھ سے بیزار ہین تو) مین نے تجھے چھوڑ دیا۔ مین اپنے ہی کام مین مشغول ہون تجھ سے بات نہین کر سکتا۔

فقلتُ خلّوا سبیلی لا ابا لکمُ	فکلُّ ما قدّر الرحمنُ مفعولُ

تب مین نے اون سے کہا۔ کہ میرا راستہ چھوڑ دو۔ خدا تمہارا ابلا کرے۔ جو کچھ کہ رحمن الرحیم نے تقدیر مین مقرر کیا وہ ہو کر رہے گا۔

کلُّ ابن انثی وان طالت سلامتہُ	یوماً علی آلۃٍ حدباءَ محمولُ

جو کسی عورت کے پیٹ سے پیدا ہوا ہے اگرچہ وہ کتنی ہی مدت سلامت کیون نہ رہے۔ مگر پہر بہی آخر کار ایک روز سختی کے آلہ پر اُٹھایا ہی جاے گا۔

نُبّئتُ انّ رسولَ اللہِ اوعدنی	والعفوُ عند رسولِ اللہِ مامولُ

مین نے سنا ہے۔ کہ رسول اللہ نے مجھے دہمکی دی ہے۔ اور میرے خلاف فرمان جاری کیا ہے۔ مگر رسول کی ذات سے میرے جرم کے معاف ہونیکی مجھے امید ہے۔

پہر کہا ؎

فی فتیۃٍ من قریشٍ قال قائلھمُ	ببطنِ مکّۃَ لمّا اسلموا زولوا

جب وہ (مہاجرین) لوگ مسلمان ہو گئے تو قریش کے نوجوانون مین اون مین سے کسی کہنے والے نے بطن مکہ مین کہا۔ کہ اب تم یہان سے نکل جاؤ۔

زالوا فما زال انکاسٌ ولا کشفٌ	عند اللقاءِ ولا میلٌ معازیلُ

جس سے وہ نکل گئے۔ لیکن اگرچہ وہ نکل گئے۔ مگر نہ تو وہ سستی و ضعف سے گئے اور نہ لڑائی کے وقت بہاگ کر

اور نہ اِس وجہ سے کہ گھوڑے کی پشت پر نہ بیٹھہ سکتے تھے اور نہ اِس لئے کہ اونکے پاس نیزے نہ تھے۔

تو رسول اللہ صلعم نے قریش کی طرف دیکھا۔ اور اشارہ کیا کہ اوسے سُنین۔ اور وہ پڑھتے پڑھتے یہان تک پہونچا

ضَرْبٌ اِذَا عَرَّدَ السُّوْدُ التَّنَابِيْلُ		يَمْشُوْنَ مَشْيَ الْجِمَالِ الزُّهْرِ يَعْصِمُهُمْ

وہ نہایت عمدہ اونٹون کی چال چلتے ہین۔ اور جس وقت کہ خوف سے کالے کالے بوسے بہی راستہ چھوڑکر ہٹ جائین تو اوسوقت اونکی حفاظت آگے چلنے ہی مین ہوتی ہے۔ (یہان شبل ہونے سے مراد بادشاہی احدی سے ہے جو اپنی جگہہ سے ہٹتے ہی نہین ہین)

وَمَا لَهُمْ عَنْ حِيَاضِ الْمَوْتِ تَهْلِيْلُ		لَا يَقَعُ الطَّعْنُ اِلَّا فِيْ نُحُوْرِهِمْ

وہ ایسے دلاور ہین۔ کہ برچھون کے وارون کو اپنے گردنون پر لیا کرتے ہین۔ اور موت کے چشمون سے پیچھے نہین ہٹتے۔

انصار پر اون کی غلظت اور سختی کے سبب سے تعریض کرنے لگا۔ اِس سے قریش نے اوسکے قول کو ناپسند کیا اور کہا تو نے جو ہماری تعریف کی ہے اور اون کی بُرائی کی تو یہ ہماری تعریف نہین ہوسکتی۔ اور قریش نے اوسکی تعریف کو قبول و منظور نہ کیا۔ اور انصار کو یہ بہت گران گزرا کہ اوس نے اونکی ہجو کی۔ اور اِس واسطے اُنھون نے شکایت کی۔ اِس پر کعب نے اونکی تعریف مین یہ اشعار کہے ؎

فِيْ مِقْنَبٍ مِنْ صَالِحِي الْاَنْصَارِ		مَنْ سَرَّهُ كَرَمُ الْحَيَاةِ فَلَا يَزَلْ

جو شخص کہ اپنی زندگی فضل و کرم کے ساتہہ بسر کرنے سے خوش ہو اوسے چاہیئے کہ وہ انصار کی صالحین کی جماعت مین ہمیشہ رہا کرے۔

اِنَّ الْخِيَارَ هُمُ بَنُو الْاَخْيَارِ		وَرِثُوا الْمَكَارِمَ كَابِرًا عَنْ كَابِرٍ

اِن کے مکارم پشت در پشت بزرگون سے چلے آئے ہین - وہ اچھے لوگ ہین - اور اچھے لوگون کے بیٹے ہین -

کالجمر غیر کلیلۃ الابصار		الناظرون باعین محمرّۃ

وہ ایسی سرخ آنکھون سے جیسے اخگر ہو دیکھا کرتے ہین اور کند نگاہون سے نہین دیکھتے - (یہ ایک جلال کی صفت ہے)

یوم الھیاج وسطوۃ الجبّار		الباذلون نفوسھم ودمائھم

اور جب کبھی جوش اور سطوت جبار یعنی جنگ وپیکار کا دن ہوتا ہے تو اوس روز یہ لوگ اپنی جانین اور خون اللہ کی راہ مین خرچ کیا کرتے ہین -

بدماء من قتلوا من الکفّار		یتطھّرون یرونہ نسکالھم

وہ کفار کو قتل کرتے اور اپنے آپ کو اون کے خون سے مطہر اور پاک کیا کرتے ہین - اور اسے وہ شریعت کے قواعد اور مناسک مین سے سمجھتے ہین -

اسکی اور بھی بہت بیتین ہین - یہ سُنکر رسول اللہ نے اپنی چادر جو آپ اوڑھے ہوئے تھے اوسے اُڑھا دی -

جب حضرت معاویہ کا زمانہ آیا - تو اونھون نے کسی کو کعب کے پاس بھیجا - کہ رسول اللہ کی چادر وہ اونکے ہاتھہ فروخت کردے - کعب نے کہا کہ رسول اللہ کے کپڑے تو مین کسی کو نہ دونگا - لیکن جب کعب مر گیا - تو حضرت معاویہ نے وہ چادر بیس ہزار (۲۰۰۰) درہم دیکر اوس کی اولاد سے مول لے لی - یہی چادر ہے جو اِس وقت (سنہ ۶۱۸ھ مین) خلفا کے پاس موجود ہے -

بعض لوگ یہ بھی کہتے ہین - کہ رسول اللہ نے کعب کے قتل اور اوسکی زبان قطع

قطع کرنے کا حکم دیا تھا - کیونکہ اوس نے ام ہانی بنت ابی طالب کی نسبت ایک غزل کہی تھی - اور اوس مین اوس کے حسن وجمال کا ذکر کیا تھا -

غزوہ تبوک

۱۴۲ رسول اللہ کا غزوہ تبوک کی تیاری کرنا اور منافقون کا جی چرانا -

جب رسول اللہ صلعم طائف سے لوٹ کر مدینہ پہونچے تو آپ وہان ذی الحجہ سے لیکر رجب تک مقیم رہے - پہر آپ نے لوگون کو حکم دیا - کہ روم کی غزا کے لئے تیاری کرین - آپ نے اپنے مقصد کا حال اونہین اس واسطے بتا دیا تہا - کہ بہت دور جانا تہا - اور شدت کی گرمی تہی - اور دشمن بڑا قوی تہا - اس سے بیشتر رسول اللہ کا یہ حال تہا - کہ جب کہین غزا کرتے تو جہان جانا ہوتا اوس کا حال کسی سے نہ کہتے بلکہ کچہہ اور مشتہر کیا کرتے تہے -

اس غزوہ کا سبب یہہ ہوا تہا - کہ نبی صلعم کو یہ خبر ملی تہی - کہ پادشاہ روم کا اور اوس کے پاس کے نصرانی عربون کا رسول اللہ پر غزا کرنے کا ارادہ ہے - اس واسطے رسول اللہ نے اور مسلمانون نے تیاری کی - اور روم کی طرف روانہ ہوئے - راستہ مین گرمی سخت وشدت کی تہی - اور ملک مین پانی کا قحط ہو رہا تہا - اور لوگ بہت عسرت مین تہے - مدینہ مین اوس وقت پہل پختگی کے قریب آگئے تہے - لوگ چاہتے تہے کہ میوہ جات کہانے کے لئے قیام کرین - اس لئے اونہون نے تیاری تو کی - مگر بے دلی اور کراہت کے ساتہہ اسی لئے اس جیش کا نام جیش العسرۃ رکہا گیا تہا -

رسول اللہ صلعم نے جد بن قیس سے جو روسار المنافقین مین سے تہا پوچہا - کہ بنی الاصفر (یعنی رومیون) سے شمشیر بازی اور لڑائی کو تیرا دل چاہتا ہے - کہا میرے لوگ سب جانتے ہین کہ مجہے عورتون سے بڑی محبت ہے اور مجہے یہ بہی خوف ہے کہ جب بنی الاصفر کی عورتون کو دیکہون گا تو مجہہ سے صبر نہ ہو سکے گا - اگر آپ کی مرضی ہو تو مجہے گہر ہی رہنے کی اجازت دیجیے - اور فتنہ مین مت ڈالیے - رسول اللہ نے فرمایا اچہا تجہے اجازت ہے پہر اللہ تعالیٰ کے بیان سے یہ آیت نازل ہوئی - وَمِنْهُم مَّن يَقُولُ ائْذَن لِّي وَلَا تَفْتِنِّي ۚ أَلَا فِي الْفِتْنَةِ سَقَطُوا ۗ وَإِنَّ جَهَنَّمَ لَمُحِيطَةٌ بِالْكَافِرِينَ ؕ (اور ان ہی منافقون مین وہ نابکار بہی ہے جو کہتا ہے کہ مجہے گہر رہنے کی اجازت دیجیے - اور حسینان روم کی بلا مین نہ پہنسائیے - دیکہو یہ لوگ آپ ہی بلا مین گر پڑے ہین - حسینان روم کی بلا نہ سہی نافرمانی خدا کی ہی بلا سہی - اور جہنم بے شک سب کافرون کو گہیرے ہوئی ہے) اور بعض منافقین نے یہ بہی کہا تہا کہ ایسی گرمی مین گہر سے نہ نکلنا - اِس پر اللہ تعالیٰ کے بیان سے یہ آیت نازل ہوئی وَقَالُوا لَا تَنفِرُوا فِي الْحَرِّ ۗ قُلْ نَارُ جَهَنَّمَ أَشَدُّ حَرًّا ؕ لَّوْ كَانُوا يَفْقَهُونَ ؕ (اور یہ منافق اور لوگون کو بہی سمجہانے لگے - کہ اِس گرمی مین گہر سے نہ نکلنا - سواے پیغمبر اِن لوگون سے کہو - کہ گرمی تو دوزخ کی آگ کی بہت شدید ہے کیا اچہا ہوتا جو انہین اتنی سمجہہ ہوتی) -

۳۴۴ حضرت ابوبکر عمر اور عثمان وغیرہ کا عطیہ اور ابن اُبی کا غزوہ مین نہ جانا -

پہر نبی صلعم نے تیاری کی - اور حکم دیا کہ لوگ فی سبیل اللہ نفقہ دین اس لیے دولتمندون نے غریبون کو جو کچہہ ہو سکا وہ دیا - حضرت ابوبکر کے پاس جو خیرات مین سے مال

دیتے دیتے ابھی باقی رہ گیا تھا وہ سب دیدیا (حضرت عمر کے عطیہ کا حال ابن الاثیر نے نہین لکھا ہے - مگر اونہون نے بھی اپنے مال کا نصف حصّہ دیدیا تھا) حضرت عثمان نے ایک بہت بڑا عطیہ دیا - کہ کسی نے بھی اوس قدر نہین دیا کہتے ہین کہ تین سو اونٹ اور ایک ہزار دینار دئے تھے -

پھر کچھ مسلمان روتے ہوے نبی صلعم کے پاس آئے - جن مین سات آدمی انصار کے تھے - یہ لوگ بہت غریب تھے - اونہون نے عرض کیا کہ ہمارے پاس کوئی سواری نہین ہی سواری ہمین عنایت ہو - آپ نے فرمایا کہ میری پاس تو نہین ہے مین تمہین سواری کہان سے دون - ناچار وہ روتے ہوئے لوٹ گئے راستہ مین یامین بن عمیر بن کعب النضری ملا - اوس نے پوچھا کہ تم کیون روتے ہو - اونہون نے اپنا حال اوس سے بیان کیا - یہ سنکر ابولیلی عبدالرحمن بن کعب اور عبداللہ بن مغفل المزنی نے ایک اونٹ اونہین دیا - جس پر وہ یکے بعد دیگرے سوار ہوتے ہوئے رسول اللہ کی ساتھ روانہ ہوئے

اور کچھ اعراب رسول اللہ پاس آئے - اور چلنے کے لئے عذر کرنے لگے - مگر اللہ تعالی نے اونکے عذر کو نہین مانا - کچھ لوگ ایسے بھی تھے جو اِس وقت رسول اللہ کے ساتھ غزوہ مین شریک نہ ہوسکے - اون کو منافقون کی طرح کچھ دین مین تو شک نہ تھا - بلکہ اون کو واقعی عذر تھا - اِن مین کعب بن مالک مرارۃ بن الربیع ہلال بن امیہ اور ابو خثیمہ تھے -

پھر جب رسول اللہ صلعم روانہ ہوے تو عبداللہ بن ابی بن سلول اپنے ہمراہیون سمیت جو اہل نفاق سے تھے رسول اللہ کے ساتھ نہ گیا - اور مدینہ ہی مین رہ گیا -

۱۴۴ رسول اللہ کا علی کو اپنے اہل پر خلیفہ کرنا

اِس وقت رسول اللہ نے مدینہ پر (پہلے کیطرح)

اور ہارون سے تشبیہ دینا اور رسول اللہ کے بعد کی خلافت کا اوس سے نہ ثابت ہونا

سباع بن عرفطہ کو اپنا خلیفہ مقرر کیا۔ اور جیسے حضرت عثمان کو پہلے مدینہ مین اپنی اہل پر خلیفہ کر گئے تھے ایسے ہی اِسوقت حضرت علی بن ابی طالب کو اپنی اہل پر خلیفہ کر گئے مگر منافقون نے افواہ اڑادی کہ رسول اللہ نے اونہین مدینہ مین استثقال کی وجہ سے چھوڑ دیا ہے اور ساتھ لیجانا اون کا رسول اللہ کو ایک بوجہ معلوم ہوا ہے وہ کچھ کام کے نہین ہین۔ جب حضرت علی نے یہ بات سُنی تو اونہون نے ہتیار لئے اور رسول اللہ کے پاس پہونچے۔ اور منافقون کی افواہ کا حال آپ کو سُنایا۔ رسول اللہ نے فرمایا منافق جھوٹ بکتے ہین۔ مین نے تمہین اپنی اہل پر خلیفہ کیا ہے۔ جنہین مین مدینہ مین چھوڑ آیا ہون۔ تم جاؤ۔ اور میرے اہل اور اپنی اہل پر میری خلافت کرو۔ (مگر حضرت علی کو منافقون کی اس جھوٹی افواہ سے بڑا غصّہ آرہا تھا۔ اور لڑائی سے لوٹ جانا نہین چاہتے تھے۔ اور اوسکی فضیلت و امتیاز بین الاقران کو چھوڑ کر عورتون کی نگرانی مین پڑے رہنے کو ذلیل و حقیر سمجھتے تھے لیکن رسول اللہ کا بڑے دشمن سے مقابلہ تھا۔ اور معلوم نہ تھا کہ نتیجہ کیا ہو۔ اہل وعیال پر کسی شخص کا نگران رہنا ضرور تھا اس لئے آپ نے اون کی تسلی و دلدہی کے لئے یہ بھی فرمایا۔ کہ) کیا تم اِس سے راضی نہین ہو۔ کہ تم میرے لئے ایسے ہو جیسے حضرت موسیٰ کے لئے ہارون تھے۔ مگر میرے بعد نبی نہوگا۔ یہ سُنکر حضرت علی لوٹ گئے اور رسول اللہ آگے روانہ ہو گئے۔ (اس حدیث سے شیعہ لوگ یہ دلیل لاتے ہین کہ رسول اللہ کے بعد قوم کی خلافت پر حضرت علی کا حق تھا۔ اور جو صحابہ نے اون سے یہ حق لے لیا۔ اور ابوبکر اور عمر اور عثمان کو خلیفہ بنایا سو جتنے صحابہ اِس راے مین شریک تھے وہ سب کافر تھے۔ جس سے تمام صحابہ کافر

ٹھیرتے ہین - اور بعض رافضی یہان تک بہی بڑہ گئے ہین - کہ حضرت علی نے بہی جو اپنا حق لینے مین سستی کی - اور ابوبکر عمر اور عثمان سے خلافت چہیننے کے لئے نہ لڑے یہ اون کا قصور تہا اور وہ بہی کافر تہے - نعوذ باللہ ایسے اعتقاد سے کہ جس سے تمام صحابہ ادنی و اعلی یک دم کافر ٹھیر جائین - توبہلا اسلام پہر کہان رہا - رسول اللہ نے حضرت علی ہی کو خلیفہ نہین کیا تہا - بلکہ اور صحابہ کو بہی بار بار خلیفہ کیا کرتے تہے - اوس سے رسول اللہ کی بعد کی خلافت سے کیا تعلق ہے - اور اِس وقت تو علی کو قوم پر خلیفہ ہی نہین کیا تہا - قوم تو رسول اللہ کے ساتہ تہی - اون کو صرف اہل پر خلیفہ کیا تہا - حالانکہ جو بڑی خلافت مدینہ کی اور امامت کی تہی وہ سباع کو دی تہی اگر اِس خلافت سے کچہہ حق پیدا ہوتا تو سباع کا حق بڑا تہا - نہ حضرت علی کا -

۱۷۵ ابوخیثمہ کا رسول اللہ کے پاس تبوک مین آنا -

ابوخیثمہ جس کا ذکر ابہی اوپر آچکا ہے کئی روز مدینہ مین رہا - ایک روز وہ اپنے گہر سے باہر آیا - اوسکی دو بیبیان تہین - اون مین سے ہر ایک نے اپنے عریش مین چہڑکاؤ کیا تہا - اور ابوخیثمہ کے واسطے ٹھنڈا پانی رکہا تہا - اور کہانا بہی اوسکے لئے تیار کیا تہا - جب اوس نے اپنے گہر مین ایسی آسایش دیکہی تو کہا - کہ رسول اللہ تو گرمی اور آندہیون مین ہون - اور ابوخیثمہ ایسے ٹھنڈے سایہ مین رہے اور ٹھنڈے پانی پیئے - یہ تو انصاف کی بات نہین ہے - واللہ مجہے یہ عریش اوسوقت تک حلال نہین کہ مین رسول اللہ کے پاس نہ جاؤن - پہر سفر کا توشہ مہیا کیا - اور اپنے پانی لیجانے کے اونٹ پر سوار ہو رسول اللہ کے پیچہے روانہ ہوا - اور جاکر تبوک مین خدمت سے فیض یاب ہوا - لوگون نے اوسے دیکہا تو عرض کیا یا رسول اللہ کوئی سوار آرہا ہے - آپ نے فرمایا یہ ابوخیثمہ

ہو گا۔ پھر اتنے مین دیکھہ کر بولے۔ کہ ہان ہان ابوخیثمہ ہی تو ہے۔ پھر وہ رسول اللہ کے پاس حاضر ہوا اور اپنا سب حال بیان کیا۔ رسول اللہ نے اوس کے لیئے دعاے خیر دی۔

۱۴۶ حجر مین رسول اللہ کا ثمود کے چشمہ سے پانی پینے کی ممانعت کرنا اور آپ کی دعا سے پانی برسنا۔

رسول اللہ صلعم جب تبوک کو چلے۔ تو راستہ مین حجر کا علاقہ آیا۔ جہان قوم ثمود رہا کرتی تھی۔ وہان رسول اللہ نے اپنے اصحاب سے فرمایا کہ اِس پانی کو کوئی نہ پیئے۔ اور نہ اوس سے وضو کرے۔ اور جو کسی کے پاس (اِس پانی سے) گندھا ہوا آٹا ہو اوسے پھینک دو اور اپنے اونٹون کو کھلا دو۔ اور خود اوس کو نہ کھاؤ۔ اور تم مین سے کوئی شخص رات کو اکیلا نہ نکلے۔ سب آدمیون نے رسول اللہ کے حکم کی تعمیل کی۔ کوئی اکیلا باہر نہ گیا۔ مگر دو شخص بنی ساعدہ کے اکیلے اکیلے باہر چلے گئے۔ ایک تو اپنی قضاے حاجت کے لئے گیا تھا۔ اور دوسرا اپنا اونٹ ڈہونڈہنے کو نکلا تھا۔ پہلے کو تو خناق کی بیماری ہوگئی اور دوسرا جو اونٹ ڈہونڈہنے نکلا تھا ہوا مین اڑ گیا۔ اور کوہستان طی کے پہاڑون مین چلا گیا جب رسول اللہ کو اِس کی اطلاع ہوئی۔ تو آپ نے فرمایا۔ کیا مین نے تمہین اکیلا نکلنے کے لئے منع نہین کیا تھا۔ پھر جس کو خناق کی بیماری ہوگئی تھی۔ اوس کے واسطے آپ نے دعا مانگی۔ اور وہ اچھا ہوگیا۔ دوسرا جسے ہوا اُڑا لے گئی تہی اوسے طی نے جب رسول اللہ مدینہ لوٹ کر آئے تھے بطور تحفہ کے آپ کے پاس بہیجا تھا۔

یہان حجر مین لوگون کے پاس پانی نہ رہا۔ اِس لئے اونہون نے رسول اللہ سے پانی نہونے کی شکایت کی۔ آپ نے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی۔ اور اللہ نے ایک ابر بہیجا۔

جس سے مینہ برسا اور لوگ خوب سیراب ہو گئے - اس وقت ایک منافق بھی رسول اللہ کے ہمراہ تھا - جب مینہ آیا تو کسی مسلمان نے اوس سے کہا کہ اس کے بعد کیا ہو گا - یعنی اس ابر سے مینہ برسے گا یا نہین - بولا کہ یہ ابر کا ٹکڑا ہے اسی طرح گزر جائے گا -

۱۴۷ رسول اللہ کی اونٹنی کا گمنا اور آپ کا بے دیکھے بتا دینا اور ابن حزم اور ابن الصیت

رسول اللہ کی اونٹنی کہین راستہ مین کھو گئی تھی - آپ نے اپنے اصحاب سے جن مین عمارہ بن حزم بھی تھا اور جو بیعت عقبہ اور جنگ بدر مین شریک تھا فرمایا - کہ ایک شخص یہ کہتا ہے کہ محمد تم سے تو آسمان کی خبرین بیان کیا کرتا ہے اور اتنا نہین جانتا کہ اوسکی اونٹنی کہان ہے - مین تو اس کے سوا جو اللہ تعالی مجھے بتا دے اور کچھ بھی نہین جانتا ہون - وہ اونٹنی وادی کی فلان گھاٹی مین ایک درخت سے اولجھی ہوئی ہے اوسکی نکیل پیر مین اولجھ گئی ہے - یہ لوگ سنتے ہی وہان دوڑے اور اوسے درخت سے جا کر نکال لائے - اسکے بعد عمارہ اپنے لوگون مین آیا - اور از راہ تعجب رسول اللہ نے جو اپنے ناقہ کا حال بیان کر دیا تھا اوس کا ذکر کرنے لگا - زید بن الصیت قینقاعی منافق تھا اور عمارہ کے ہی لوگون مین رہتا تھا اوسی نے یہ بات کہی تھی کسی نے عمارہ سے کہدیا کہ زید نے اس اس طرح سے کہا تھا عمارہ سنتے ہی اوٹھا اور زید کی گردن پر لاتین ماریں اور کہنے لگا کہ یہ آفت عظیم میرے ہی ہمراہیون مین ہے اور مجھے خبر بھی نہین - نکل یہان سے عدو اللہ بعض لوگ کہتے ہین کہ زید نے اپنی اس بات سے توبہ کر لی تھی - اور پھر اچھا مسلمان ہو گیا تھا - اور بعض کہتے ہین کہ نہین اوسنے توبہ نہین کی - ہمیشہ اوسے لوگ متہم کرتے رہے - اور وہ اسی حالت مین مر گیا -

۱۴۸ ابوذر کا لشکر سے پیچھے رہ جانا اور رسول اللہ کی پیشین گوئی اور عقل کے نزدیک اوسکی کوئی وجہ نہونا۔

ابوذر کا راستہ مین اونٹ تہک گیا جس سے ابوذر کو لشکر کے ساتہہ چلنا دشوار ہو گیا۔ اور وہ پیچھے رہ گیا لوگون نے آپ سے عرض کیا یا رسول اللہ ابوذر پیچھے رہ گیا۔ آپ نے فرمایا رہ جانے دو۔ اگر اوس مین کچہہ خیر ہوگی تو اللہ تعالی اوسے تمہارے پاس پہر بہیجدے گا۔ آپ کا یہ قاعدہ تہا کہ جب کوئی پیچھے رہ جاتا تو یہی فرمایا کرتے تہے۔

ابوذر اپنے اونٹ کے پاس ٹہیر گیا۔ اور جب اوسے دیر ہوگئی۔ تو اوس نے اپنا اسباب اونٹ پر سے لیا اور اپنی پیٹہہ پر لادکر رسول اللہ کے پیچھے پیچھے پیدل ہی چلدیا۔ لوگون نے دور سے دیکھا تو کہا یا رسول اللہ کوئی شخص اکیلا چلا آرہا ہے آپ نے فرمایا ابوذر ہوگا۔ جب لوگون نے غور سے دیکہا۔ تو بول اُٹھے۔ کہ ہان ہان ابوذر ہی ہے۔ رسول اللہ نے فرمایا ابوذر پر خدا رحمت کرے۔ وہ اکیلا ہی جائے گا۔ اور اکیلا ہی مرے گا۔ اور اکیلا ہی اُٹہایا جائے گا۔ اور اوس کے جنازہ پر کچہہ مسلمان لوگ آئین گے۔

پہر جب حضرت عثمان نے ابوذر کو اون کی گستاخیون کے سبب سے ربذہ کو نکال دیا۔ تو وہان جاکر کچہہ عرصہ رہنے کے بعد وہ مرگئے۔ وہان اون کے ساتہہ اون کی عورت اور ایک غلام تہا۔ اونہون نے اپنے مرتے وقت ان دونون کو وصیت کی۔ کہ اونہین غسل دیکر کفن دین۔ پہر جنازہ راستہ پر رکہدین۔ اور جو سب سے اول سوار آئین اون سے دفن مین استعانت لین چنانچہ اونہون نے ایسا ہی کیا۔ کہ اسی مین عبد اللہ بن مسعود عراق کے کچہہ آدمیون کے ساتہہ آئے۔ اون کی بی بی نے اون سے

کہا کہ ابو ذر مر گئے ہین - اِس سے ابن مسعود رو پڑے - اور کہا رسول اللہ نے سچ فرمایا تھا - کہ تو اکیلا ہی رہے گا اور اکیلا ہی مرے گا - اور اکیلا ہی اُٹھایا جاے گا - اور پھر اونہین دفن کر دیا (لیکن ابو ذر نہ تو اکیلے ہی رہے نہ اکیلے مرے - کیونکہ اونکی بی بی اور غلام اون کے ساتھ تھے - یہ حدیث اور کتنی ہی اِس قسم کی حدیثین اون لوگون نے گڑھ لی ہین جنہین بعض صحابہ کبار کی شان مین کچھ خلاف منظور تھا - کوئی وجہ نہین معلوم ہوتی کہ رسول اللہ کا ابو ذر کی نسبت اِس پیشین گوئی سے کچھ مقصد ہو ابو ذر نے دین اسلام کے لئے کوئی ایسی بری خدمت نہین کی ہے کہ جس سے اون کے افعال کی نسبت رسول اللہ کو پیشین گوئی کی ضرورت ہوتی - اِس سے صرف اتنا ہی منظور ہے کہ کسی طرح حضرت عثمان کے واجبی حکم کی تذلیل کیجاے جو اونہون نے ابو ذر کی نسبت دیا تھا -)

۴۹ ایلہ اذرح جربا اور مقنا والون کا جزیہ دینے پر اطاعت قبول کرنا -

پھر رسول اللہ صلعم تبوک مین پہونچے - وہان یوحنا بن روبہ والی ایلہ آپ کی خدمت مین حاضر ہوا اور جزیہ دینا منظور کیا - اور اس کا ایک نوشتہ بھی لکھدیا - اون کے جزیہ کی تعداد تین سو دینار تک پہونچی تھی - پھر اِس کے بعد خلفاے بنی امیہ نے (زمانہ کے مصالح اور آمدنی کی ترقی کو دیکھہ کر) اون پر کچھ اور زیادہ کر دیا - لیکن جب عمر بن عبد العزیز کا زمانہ آیا تو اوس نے اون سے وہی تین سو دینار لئے -

اِسی طرح اذرح کے لوگون نے بھی سو دینار جزیہ دینا قبول کیا - اور یہ ٹھیرایا - کہ ہر سال رجب کے مہینے مین دیا کرین گے - اور اسی کے ساتھ اہل جربہ نے جزیہ دینے پر صلح کی - اور مقنا والون نے بھی یہ ٹھیرایا کہ اپنے ملک کی ایک چہارم پیداوار

دیا کرین گے۔

۵۰ خالد کا اکیدر والی دومۃ الجندل کو پکڑ کر لانا۔

اسی زمانہ مین رسول اللہ صلعم نے خالد بن الولید کو اکیدر بن عبد الملک صاحب دومۃ الجندل کی طرف بہیجا۔ جو کندہ کے نصرانیون مین سے تہا۔ اور خالد سے کہا کہ اوسے نیل گاے کا شکار کرتے ہوئے تم پاؤ گے (غالباً یہ بات مشہور ہو گی کہ وہ نیل گاے کا شکار بہت کہیلا کرتا ہے) خالد بن الولید فوراً روانہ ہوے۔ اور اس قدر قریب اوس کے قلعہ کے جا پہونچے۔ کہ وہان سے آدمی آنکہہ سے دیکہہ سکے۔ اکیدر اس وقت اپنے مکان کی چہت پر تہا۔ اور شب کا وقت تہا کہ ایک نیل گاے اوسکے دروازہ پر آئی۔ اور کواڑون سے سینگ رگڑنے لگی۔ اکیدر کی عورت نے اوس سے کہا کہ یہ تماشا بہی کبہی تو نے دیکہا ہے۔ نیل گاے دروازہ سے سینگ رگڑ رہی ہے۔ اکیدر نے کہا واللہ کبہی نہین۔ پہر وہ قلعہ سے اُترا اور گہوڑے پر سوار ہوا۔ اور کچہہ اپنے اہل بیت کو ساتہہ لیا اور پہر نیل گاے کو پکڑنے کو چلا۔ کہ اسی مین اوسے رسول اللہ کی فوج ملگئی اور اونہون نے اوسے ہی شکار بنا کر پکڑ لیا۔ اور اوسکے بہائی حسان کو مار ڈالا۔ اور خالد نے اکیدر سے دیبا کی ایک قبا لی۔ جس پر سونے کا کام کیا ہوا تہا۔ اور اوسے رسول اللہ کی خدمت مین بہیجا یان ایسی چیز عربون نے کبہی دیکہی ہی نہ تہی۔ اوسے مسلمان دیکہتے اور ہاتہہ لگا لگا کر نہایت تعجب کرتے تہے۔ کہ دنیا مین ایسی خوبصورت چیزین بہی بنا کرتی ہین۔ رسول اللہ نے فرمایا تم اس سے تعجب کرتے ہو۔ سعد بن عبادہ کی مندیل جنت مین اس سے کہین بہتر ہین۔

پہر جب خالد اکیدر کو لیکر رسول اللہ صلعم کی خدمت مین حاضر ہوے۔ تو آپ نے

اوس کی جان بخشی فرمائی۔ اور اوس سے جزیہ ٹھیراکر اوسے چھوڑ دیا۔

۱۵۱ رسول اللہ کی مراجعت مدینہ کو

رسول اللہ صلعم تبوک مین کوئی اونیس روز رہے اور اوس سے آگے نہ بڑہے۔ لیکن رومی اور عرب متنصرہ بھی آپ کی طرف نہ آئے۔ اِس لئے رسول اللہ مدینہ کو واپس چلے آئے۔

۱۵۲ رسول اللہ کی دعا سے چشمہ وادی المشقق سے پانی نکلنا۔

راستہ مین واپسی کے وقت مسلمانون کو ایک چشمہ ملا جس کی سوت سے اسقدر پانی نکلتا تہا۔ کہ ایک یا دو سوار اوس سے پانی پی سکین۔ اِس وادی کو جس مین یہ چشمہ تہا وادی المشقق کہتے تہے۔ رسول اللہ صلعم نے حکم دیا۔ کہ جو کوئی ہم سے آگے اس چشمہ پر پہونچے اوسے چاہیئے کہ اوسوقت تک پانی نہ پیئے۔ کہ ہم وہان نہ آجائین۔ لیکن کچھہ منافق آگے جا پہونچے۔ اور اوس سے پانی پی لیا۔ جب رسول اللہ صلعم وہان آئے تو لوگون نے آپ سے عرض کیا۔ آپ نے اون پر لعنت کی اور اونہین بددعا دی۔ پہر آپ ادہر اُترے۔ اور اپنا ہاتہہ اوس سوت کے نیچے رکہا۔ اوس سے اسوقت تہوڑا تہوڑا پانی نکل رہا تہا۔ آپ نے دعا کی کہ اوس سوت کے حوض مین خدا برکت دے۔ اللہ تعالیٰ کی قدرت سے اوس مین سے نہایت زور سے پانی پہوٹ پڑا۔ اور تمام لوگون نے اوس سے پانی سیراب ہوکر پی لیا۔

۱۵۳ مسجد الضرار کا قبا مین بننا اور رسول اللہ کا اوسے تڑوا دینا۔

پہر رسول اللہ صلعم وہان سے مدینہ کو چلے۔ اور رفتہ رفتہ جب مدینہ کے قریب آئے تو آپ کو مسجد الضرار کے بننے کی خبر ملی۔ آپ نے مالک بن الدخشم کو بہیجا۔ اور اوس نے جاکر اوسے جلا کر گرا دیا۔ (یہ ہم اوپر لکھہ آئے ہین کہ جب رسول اللہ مکہ سے ہجرت

کر کے مدینہ تشریف لائے تھے تو پہلے قبا مین آکر اُترے تھے - اور وہان نماز پڑہی تہی - اوس محلہ کے لوگون نے ایک مسجد بنالی تہی - اور وہان رسول اللہ صلعم ہی ہفتہ عشرہ مین کبھی کبھی نماز کو جایا کرتے تھے - وہان بعض منافقین نے ایک اور مسجد بنانے کی تجویز کی - اور رسول اللہ سے عرض کیا - کہ پہلے آپ چلکر وہان نماز پڑہیے - آپ نے فرمایا کہ جب تبوک سے لوٹین گے تو وہان آتے وقت نماز پڑہین گے - لیکن اب معلوم ہوا - کہ وہ مسجد منافقین نے مسلمانون مین پہوٹ ڈالنے کے لئے بنائی ہے - اس لئے رسول اللہ نے اوسے گرادیا -) اس باب مین اللہ تعالی کے بیان سے یہ آیت نازل ہوئی ہے والذین اتخذوا مسجدا ضرارا وکفرا وتفریقا بین المومنین وارصادا لمن حارب اللہ ورسولہ من قبل ط ولیحلفن ان اردنا الا الحسنی ط واللہ یشہد انہم لکاذبون ط لا تقم فیہ ابدا لمسجد اسس علی التقوی من اول یوم احق ان تقوم فیہ ط فیہ رجال یحبون ان یتطہروا واللہ یحب المتطہرین ط افمن اسس بنیانہ علی تقوی من اللہ ورضوان خیر ام من اسس بنیانہ علی شفا جرف ہار فانہار بہ فی نار جہنم ط واللہ لا یہدی القوم الظالمین ط لا یزال بنیانہم الذی بنوا ریبۃ فی قلوبہم الا ان تقطع قلوبہم ط واللہ علیم حکیم (اور ایک قسم کے منافق وہ بہی ہین جنہون نے اِس غرض سے ایک مسجد بنا کھڑی کی کہ مسلمانون کو نقصان پہونچائین - اور خدا اور رسول کے ساتھ کفر کرین - اور مسلمانون مین پہوٹ ڈالین اور اون لوگون کو پناہ دین - جو اللہ اور اوس کے رسول کے ساتھ پہلے لڑ چکے ہین - اور پوچہا جائے گا تو قسمین کہانے لگین گے - کہ ہم نے تو نیکی کے سوا اور کسی قسم کا ارادہ نہین کیا ہے

اور اللہ گواہی دیتا ہے کہ وہ جھوٹے ہین سوا سے پیغمبر تم اوس مسجد مین کبھی جا کر کھڑے ہونا
ہان وہ مسجد جس کی بنیاد شروع دن سے پرہیزگاری پر رکھی گئی ہے اوس کا البتہ حق ہے۔ کہ تم
اوس مین کھڑے ہوکر امامت کیا کرو۔ کیونکہ اوس مین ایسے لوگ ہین جو خوب پاک صاف
رہنے کو پسند کرتے ہین۔ اور اللہ خوب پاک صاف رہنے والون کو پسند کرتا ہے۔
بھلا جو شخص خدا کے خوف اور اوسکی خوشنودی پر اپنی عمارت کی بنیاد رکھے وہ بہتر ہے یا وہ
جو ہیس پھسے کھو کھلے کگار کے کنارہ پر اپنی عمارت کی بنیاد رکھے۔ پھر وہ عمارت دہڑام سے
اوسے لیکر جہنم کی آگ مین جا گرے۔ اور اللہ ظالم لوگون کو ہدایت نہین دیا کرتا۔ یہ عمارت جو
ان لوگون نے بنائی ہے اِس کی وجہ سے اِن لوگون کے دلون مین ہمیشہ دہکر پکڑ رہے گی
یہان تک کہ آخر کار اوس عمارت کے گرا دئے جانے سے اونکے دلون کے ٹکڑے
ٹکڑے ہو جائین گے۔ اور اللہ سب کے دلون کا حال جاننے والا اور صاحب تدبیر
وحکمت ہے) اِسے جن لوگون نے بنایا تہا وہ بارہ آدمی تھے۔ اور زمین اسکی
خذام بن خالد بنی عمرو بن عوف کے مکان سے لی گئی تھی۔

۱۵۴ منافق اور غیر منافق متخلفین کی خطاؤن کا معاف ہونا۔

پھر رسول اللہ صلعم مدینہ پہونچ گئے۔ اوپر ذکر ہو چکا ہے کہ کچھہ منافقین رسول اللہ کے ساتھہ نہ گئے تھے۔ جب رسول اللہ آئے تو اونہون نے اپنے عذر کئے۔ اور حلف اُٹھائے کہ ہم فلان فلان سبب سے نہین گئے تھے۔ رسول اللہ نے اونہین معاف کر دیا۔ حالانکہ پہلے اللہ تعالیٰ نے اور اوس کے رسول نے اون کا عذر قبول نہین کیا تہا اور جو تین آدمی کعب بن مالک ہلال بن امیہ اور مرارۃ بن الربیع بھی رسول اللہ کے ساتھہ نہ گئے تھے۔ اور اون کے دلون مین دین کی طرف سے کچھہ شک اور بنی کی

طرف سے نفاق نہ تہا اون کی نسبت رسول اللہ نے حکم دیا۔ کہ اون سے کوئی کلام نہ کرے۔ اس سے لوگون نے اون سے بات چیت کرنا چہوڑ دی۔ پچاس دن تک وہ اس طرح معتوب رہے پہر جب خدا تعالی نے اون کی توبہ منظور کرلی تو یہ آیت نازل ہوئی۔ لقد تاب اللہ علی النبی والمہاجرین والانصار الذین اتبعوہ فی ساعۃ العسرۃ من بعد ما کاد یزیغ قلوب فریق منہم ط ثم تاب علیہم انہ بہم رءوف رحیم ۝ وعلی الثلاثۃ الذین خلفوا حتی اذا ضاقت علیہم الارض بما رحبت وضاقت علیہم انفسہم وظنوا ان لا ملجا من اللہ الا الیہ ط ثم تاب علیہم لیتوبوا ط ان اللہ ھو التواب الرحیم یا ایہا الذین امنوا اتقوا اللہ وکونوا مع الصادقین ط (اللہ نے نبی پر بڑا ہی فضل کیا اور نیز مہاجرین اور انصار پر جنہون نے تنگ دستی اور عسرت کے وقت پیغمبر کا ساتہہ دیا۔ اور ساتہہ بہی دیا تو ایسے نازک وقت مین جب کہ اون سے بعض کے دل ڈگمگا رہے تہے۔ پہر اوسی نے اون پر بہی اپنا فضل کیا۔ کہ اون کو سنبہال لیا۔ اس مین شک نہین کہ خدا ان سب پر نہایت درجہ مہربان اور رحمت کرنے والا ہے۔ اور علی ہذا القیاس اون تین شخصون پر بہی جو بانتظار امر خدا ملتوی رکہے گئے تہے یہان تک کہ جب زمین باوجود فراخی اون پر تنگی کرنے لگی۔ تو وہ اپنی جان سے بہی تنگ آ گئے۔ اور سمجہہ لیا۔ کہ خدا کی گرفت سے اوس کے سوا اور کہین پناہ نہین۔ پہر خدا نے اون کی توبہ قبول کرلی۔ تاکہ قبول توبہ کے شکریہ مین آیندہ کے لیے بہی توبہ کیے رہین۔ بیشک اللہ بڑا ہی توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے۔ مسلمانون خدا کے غضب سے ڈرو۔ اور سچ بولنے والون کے زمرہ مین رہو) اور رسول اللہ صلعم جب مدینہ آ گئے ہین تو اوس وقت رمضان کا مہینا تہا۔

عروۃ بن مسعود الثقفی کا رسول اللہ پاس آنا

۱۵۵ عروہ کا اسلام اور اپنی قوم مین جا کر دعوت اسلام کرنا اور مارا جانا۔

اسی سال عروۃ بن مسعود الثقفی مسلمان ہو کر رسول اللہ پاس آیا۔ مگر بعض نے کہا ہے کہ وہ اوس وقت رسول اللہ صلعم پاس راستہ مین آیا تھا جب کہ آپ طائف سے مراجعت فرما کر آرہے تھے اوس نے آکر درخواست کی کہ یا رسول اللہ مجھے آپ اجازت دیجیے کہ مین اپنی قوم کے پاس چلا جاؤن۔ رسول اللہ نے فرمایا کہ وہ تجھے مار ڈالین گے عروہ نے کہا کہ وہ مجھسے اسقدر محبت کرتے ہین کہ میری بات سے وہ کبھی انکار نکرینگے اوسے امید تھی کہ وہ بہی اسلام لانے مین اوس کی موافقت کرین گے۔ اور اوسکی منزلت کا خیال رکھین گے۔

لیکن جب وہ لوٹ کر طائف کو گیا۔ تو اپنے بالاخانہ پر چڑہا۔ اور وہان سے لوگون کے سامنے ہو کر اپنے اسلام کا اظہار کیا۔ اور اونہین بہی اپنی طرف بُلایا۔ مگر اونہون نے اوسکے تیر مارے۔ جس سے ایک تیر اوسکے جا لگا اور وہ مارا گیا۔ اوسکے مرنے کے وقت کسی نے اوس سے پوچہا کہ تیرا قتل کیسا ہے۔ کہا یہ اللہ تعالی کی کرامت ہے کہ اوس نے مجھے شہادت عطا فرمائی۔ اور میرا وہی درجہ ہے جو اون شہدا کا درجہ ہے جو رسول اللہ کے ساتھ شہید ہوئے تھے۔ پہر جب وہ مر گیا تو اوسے اونہون نے شہدا کے ساتھ دفن کر دیا جو رسول اللہ کے ساتھ شہید ہوئے تھے۔ اور رسول اللہ صلعم نے اوس کی نسبت فرمایا کہ اوس کی مثل اپنی قوم مین وہی ہے جو صاحب یٰس کی اپنی قوم مین تھی۔

وفد ثقیف کا رسول اللہ پاس آنا

۵۶ ا ثقیف کا وفد رسول اللہ کے پاس آنا اور لات کے نہ توڑنے اور نماز کے معاف کرنے کی درخواست کرنا اور اون کا اسلام

اسی سال رمضان کے مہینے مین رسول اللہ پاس ثقیف کا وفد آیا اوس کا سبب یہ ہوا تھا - کہ اونہون نے دیکھا چارون طرف سے عرب اونکے قتال کے لیئے اُٹھہ کھڑے ہوے اور روز اون کو لوٹتے مارتے ہین - چنانچہ اون مین سے جس نے سب سے بڑی مضرت اونہین پہونچائی تھی وہ مالک بن عوف النضری تھا - جب کوئی مال اون کا بستی سے نکلتا تو اوسے لوٹ لیتا اور جب کوئی انسان باہر آتا تو اوسے پکڑ لیتا تھا - اِس واسطے وہ لاچار ہو گئے - اور سب نے مجتمع ہوکر عبد یالیل بن عمرو بن عمیر اور حکم بن عمرو بن وہب اور شرجیل بن عیلان کو روانہ کیا جو احلاف مین سے تھے اور بنی مالک مین سے عثمان بن ابی العاص اور اوس بن عوف اور نمیر بن خرشہ بھی روانہ ہوے - اور طائف سے نکل کر رسول اللہ پاس مدینہ مین پہونچے - آپ نے اونہین مسجد کے قبہ مین ٹھیرایا - اور رسول اللہ صلعم سے پیغام سلام شروع ہوئے رسول اللہ کے اور اِس وفد کے درمیان خالد بن سعید بن العاص جاتا آتا تھا - اور رسول اللہ صلعم اون کے کہانے کا سامان اون کے پاس خالد کے ہاتہہ بہیجتے تھے - لیکن یہ لوگ شبہہ کے سبب کہانا اوس وقت نہ کہاتے تھے کہ جب تک خالد اوس کہانے مین سے نہ کہا لیتا تھا - پہر جب وہ مسلمان ہو گئے تو بے کھٹکے کہانے لگے -

اونہون نے رسول اللہ صلعم سے درخواست کی تہی - کہ آپ طاغیہ کو یعنی لات بت کو تین برس تک نہ توڑین - مگر رسول اللہ نے اِس سے انکار کیا - اِس سے اون کا

مقصد یہ تہا - کہ وہ اپنی قوم کے سفہا اور عورتون سے سلامت رہین - اور اون سے اپنی جان بچائین - اگرچہ اونہون نے بہت کوشش کی اور ایک مہینا ٹھیرے رہے - لیکن رسول اللہ نے ہرگز اسے منظور نہ کیا -

یہ بہی اونہون نے درخواست کی تہی کہ اون سے نماز معاف کردی جائے - آپ نے فرمایا وہ قوم کسی کام کی نہین جس مین نماز پڑہنے کا دستور نہین - آخر اونہون نے اِن سب باتون کو مان لیا - اور مسلمان ہو گئے - اور رسول اللہ صلعم نے اون پر عثمان بن ابی العاص کو امیر مقرر کیا - جو اگرچہ اون مین چہوٹا تہا مگر اسلام کی طرف اوسکو بڑی رغبت تہی - اور دین کی باتون مین بڑا فقیہ ہوگیا تہا -

۵۷ مغیرہ اور ابوسفیان بن حرب کا لات کو جاکر توڑنا اور مشرک باپ کے ساتہ صلہ رحم کا حکم دینا -

پہر وہ اپنی بلاد کو لوٹ گئے اور رسول اللہ صلعم نے اون کے ساتہ مغیرہ بن شعبہ اور ابوسفیان بن حرب کو بہیجا - کہ طاغیہ کو جاکر گرادین اِن مین سے مغیرہ آگے گیا - اور جاکر اوسے گرادیا - اِس بت کے گراتے وقت مغیرہ کی قوم کے لوگ جو بنی شعیب سے تہے اوسکی حفاظت کے لئے موجود تہے - کہ کہین کوئی اوسکے تیر نہ مار دے - اور اوس وقت عورتین ننگے سر باہر نکل آئین اور اوس پر روتی تہین - مغیرہ نے جو زیور اور مال اوس بت کے پاس تہا اوسے لے لیا -

جب عروہ اور اسود مارے گئے تو ابو ملیح بن عروۃ بن مسعود اور قارب بن الاسود بن مسعود دونون رسول اللہ پاس آئے رسول اللہ صلعم نے اون سے کہا - کہ عروہ اور اسود کا دَین ادا کرین - اِس لئے اونہون نے دَین ادا کردیا - اسود اِن مین سے کافر ہی مرا تہا - اِس لئے اوس کے بیٹے نے رسول اللہ سے پوچہا کہ کیا مین اپنے باپ کا دَین ادا کرون وہ تو کافر

مرا ہے آپ نے فرمایا کہ مسلمان پر اپنی قرابت کا پاس ضرور ہے - یعنی تو تو مسلمان ہوگیا ہے - اِس لئے تجھے باپ کے ساتھ صلہ رحم کرنا چاہیئے گو وہ مشرک ہی کیون نہ مرا ہو -

غزوہ طی اور عدی بن حاتم کا اسلام

۱۵۸ حضرت علی کا سریہ بنی طی پر - اِسی ۹ھ ہجری کے ماہ ربیع الآخر مین نبی صلعم نے علیؓ بن ابی طالب کو طی کی طرف بھیجا - اور اونہین حکم دیا کہ وہان جا کر اون کے صنم فلس کو گرادین - حضرت علی اون کی طرف گئے - اور اون پر تاخت کر کے اونہین لوٹ لیا - اور اون کی عورتون بچون کو پکڑ کر بت کو توڑ ڈالا -

اِس بت کے اوپر دو تلوارین لٹکتی تہین - ایک کا نام مخذم اور دوسری کا رسوب تہا - یہ بہی علیؓ نے لیلین - اور اونہین رسول اللہ صلعم پاس لے آئے - یہ تلوارین حارث بن ابی شمر نے ہدیہ کے طور پر بت کو بہیجی تہین - اور وہ اوس پر لٹکادی گئی تہین -

اور اسی وقت حاتم کی بیٹی بہی پکڑی گئی - اور مدینہ کو رسول اللہ پاس قیدیون مین آئی رسول اللہ نے اوسے چہوڑ دیا -

۱۵۹ عدی بن حاتم کا اسلام اور رسول اللہ کی پیشین گوئی فتوحات اسلامیہ کی نسبت عدی بن حاتم کے اسلام لانے کا سبب اس طرح ہوا تہا - عدی بیان کرتا ہے کہ رسول اللہ کے پاس سوار آئے - اور میری بہن اور آدمیون کو پکڑ کر لے گئے اور رسول اللہ کے پاس اونہین حاضر کیا - میری بہن نے عرض کیا یا رسول اللہ میرا باپ تو مر گیا - اور وافد روپوش ہو کر بہاگ گیا کہ وہ آپ پاس آتا اور مجہے چہڑا کر لے جاتا - آپ مجہہ پر مہربانی کرین اللہ نے آپ پر مہربانی کی ہے - رسول اللہ نے پوچہا تیرا وافد کون ہے - عرض کیا عدی

بن حاتم - فرمایا وہ شخص جو اللہ اور اوسکے رسول سے بہاگا ہے - پہر آپ نے اوس پر احسان کیا (یعنی چہوڑ دیا) اِسوقت ایک شخص اُسکے پاس کہڑا تہا (وہ حضرت علیؑ ابن ابی طالب تہے) اونہون نے حاتم کی بیٹی سے کہا کہ رسول اللہ سے سواری بہی مانگ - اوس نے رسول اللہ سے سواری کے لئے عرض کیا - آپ نے اوس کے واسطے بہی حکم دیدیا اور اوسے کپڑے پہنائے - اور کچہہ نفقہ بہی عطا کیا گیا -

عدی کہتا ہے کہ مین طی کا بادشاہ تہا - اون سے مِرباع (یعنی چوتہہ) لیتا تہا - اور مذہب میرا نصرانی تہا جب رسول اللہ کی فوج آئی - تو مین اسلام والون سے شام کی طرف بہاگ گیا - اور دل مین یہہ کہا کہ مین اپنے دین والون کے پاس رہونگا - اسی مین میری بہن میرے پاس شام کے ملک مین آئی - اور جو اوسے مین چہوڑ کر چلا گیا تہا اس پر مجہے ملامت کرنے لگی کہ تو گہر والون کو چہوڑ کر کیسے بہاگ گیا - پہر کہا کہ میرے نزدیک تو محمدؐ کے پاس بہت جلد چلا جا - اگر وہ نبی ہوگا تو جو جلدی اوس کے پاس جائیگا اوس کو اوسی قدر فضیلت ملے گی - اگر وہ بادشاہ ہوگا تو بہی تجہے عزت حاصل ہوگی - اور تو جو کچہہ ہے وہ تو تو ہے ہی - یعنی تیرا جو مذہب ہوگا وہی مذہب رہے گا - اوسمین کچہہ فرق نہین آسکتا - عدی کہتا ہے اِس واسطے مین رسول اللہ کے پاس آیا - اور آپ کو سلام کیا - اور اپنا حال بتلایا - آپ اوسوقت مکان کو تشریف لئے جاتے تہے مین بہی آپ کے ساتہہ ساتہہ چلا - راستہ مین آپ کو ایک بوڑہیا ملی - اوس نے رسول اللہ کو کہڑا کر لیا - آپ اوس سے بہت دیر تک باتین کرتے رہے - اور اوس کی ضرورت کی نسبت گفتگو ہوتی رہی - مین نے کہا یہ شخص تو بادشاہ نہین ہے پہر مین آپ کے گہر مین گیا - آپ نے میرے لئے ایک مسند بچہادی اور خود زمین پر بیٹہہ گئے - مین نے

کہا یہ تو کسی طرح پادشاہ نہین ہو سکتا - پہر رسول اللہ نے مجہہ سے کہا - کہ عدی تو مرباع لیا کرتا ہے وہ تیرے مذہب مین جائز نہین ہے - اور اسی لئے تجہے اسلام قبول کرنا بہی ناگوار ہوگا - کیونکہ ہم لوگ غریب ہین اور ہمارے دشمن بہت ہین - ہان البتہ اللہ تعالیٰ آیندہ اون کو اتنا مال دے گا - کہ اوسکا کوئی لینے والا بہی نہ ملے گا - اور تو سنے گا کہ ایک عورت قادسیہ سے اپنے اونٹ پر اکیلی سوار ہوگی اور جا کر بیت اللہ کی زیارت کرے گی - اوس کو بجز اللہ کے اور کسی کا اندیشہ نہوگا اور تو سنے گا کہ بابل کے قصور ابیض فتح ہو جاوین گے -

عدی کہتا ہے کہ مین پہر مسلمان ہوگیا - اور مین نے دیکہہ لیا کہ قصور ابیض تو فتح ہو گئے اور عورتین بہی اکیلی بیت اللہ کو زیارت کے واسطے جاتی ہین - اور اونہین راستہ مین بجز اللہ کے اور کسی کا خوف نہین ہوتا ہے - اسیطرح مجہے یقین ہے کہ وہ تیسری بات کہ مال ایسا بہہ پڑے گا جس کا کوئی لینے والا نہ ہوگا ضرور سچ نکلے گی -

رسول اللہ کے پاس وفود کا آنا

۱۶۰ عربون کا فوج فوج مسلمان ہونا

جب رسول اللہ صلعم نے مکہ فتح کر لیا - اور ثقیف بہی مسلمان ہو گئے - اور تبوک سے بہی آپ کو فراغت حاصل ہوگئی تو چارون طرف سے آپ کے پاس عرب کے وفود یعنی ایلچی آنے لگے عرب لوگ اسوقت تک اپنے اسلام لانے اور نہ لانے کے باب مین قریش کا انتظار کر رہے تہے اور چاہتے تہے کہ اس معاملہ مین قریش جو کارروائی کرین وہی ہم بہی کرین - کیونکہ قریش لوگون کے امام اور حرم والے تہے - اور اسمعیل بن ابراہیم علیہ السلام کی اولاد مین تہے جسے سب

عرب والے مانتے اور کوئی اِس سے انکار نہین کرتا تہا۔ اور یہی قریش تہے کہ جنہون نے
رسول اللہ سے لڑائی کی تہی اور آپ کے خلاف مین کہڑے ہو گئے تہے۔ لیکن
جب مکہ فتح ہو گیا اور قریش مسلمان ہو گئے۔ تو عربون نے جان لیا کہ وہ رسول اللہ صلعم
سے کسی طرح نہین لڑ سکتے۔ اور آپ کی عداوت کی اون مین طاقت نہین ہے۔
اِس لئے عرب دین اسلام مین فوج فوج داخل ہونے لگے چنانچہ اللہ تعالےٰ
فرماتا ہے اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ وَرَاَیْتَ النَّاسَ یَدْخُلُوْنَ فِیْ دِیْنِ
اللّٰهِ اَفْوَاجًا ۝ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا ۝ (اے پیغمبر جب
کہ خدا کی نصرت آپہونچی اور مکہ فتح ہو گیا۔ اور تم نے لوگون کو بچشم خود دیکھہ لیا کہ دین حنیف یعنی
اسلام مین جوق جوق لوگ داخل ہو رہے ہین تو اپنے پروردگار کی حمد و ثنا کے ساتہہ اوسکی تسبیح
و تقدیس مین مشغول ہو جاؤ۔ اور اوس سے گناہون کی معافی مانگو بے شک وہ بڑا توبہ قبول
کرنے والا ہے)

۱۶۱ رسول اللہ کے پاس بنی اسد و بنی بلی و بنی زرابین کی سفارتون کا آنا۔

اِسی واسطے عربون کے وفود اِس سن مین رسول اللہ کے پاس آئے چنانچہ بنی اسد کا وفد
رسول اللہ کے پاس آیا۔ اور کہنے لگے کہ اِس سے پیشتر کہ آپ کسی آدمی کو ہمارے
بلانے کے واسطے بہیجین ہم خود ہی آپ کے پاس چلے آئے۔ اسواسطے اللہ تعالےٰ
کے بیان سے یہ آیت نازل ہوئی یَمُنُّوْنَ عَلَیْكَ اَنْ اَسْلَمُوْا ۝ قُلْ لَّا
تَمُنُّوْا عَلَیَّ اِسْلَامَكُمْ بَلِ اللّٰهُ یَمُنُّ عَلَیْكُمْ اَنْ هَدٰىكُمْ لِلْاِیْمَانِ اِنْ كُنْتُمْ
صٰدِقِیْنَ ۝ (اے پیغمبر یہ لوگ تم پر اپنے اسلام لانے سے منت رکہتے ہین۔ تم ان
سے کہو کہ مجہہ پر اپنے اسلام لانے سے منت مت رکہو۔ بلکہ اللہ تم پر منت رکہتا ہے کہ اوس

اوس نے تم کو ایمان کا راستہ دکھایا - بشرطیکہ تم دعوی اسلام مین سچے ہو ( ) اسی سنہ مین زرابین کا وفد بہی آیا جس مین دس آدمی تہے -

۱۶۲ بنی تمیم کے وفد کا آنا اور رسول اللہ کو چلاکر پکارنا اور اون کے خطیب و شاعر کا رسول اللہ کے خطیب و شاعر سے مقابلہ -

اور نیز اسی سنہ مین رسول اللہ پاس حاجب بن زرارہ بن عدس کے ساتہ بنی تمیم کا وفد بہی آیا - جس مین اقرع بن حابس زبرقان بن بدر عمرو بن الاہتم قیس بن عاصم خبات معتمر بن زید ایک عظیم وفد کے ساتہ تہے - اور اونکے ساتہ عیینۃ بن الحصن الفزاری بہی تہا -

جب یہ لوگ مسجد نبوی مین داخل ہوے تو رسول اللہ کو چلاکر پکارا - کہ یا محمد باہر آئیے - اِس سے رسول اللہ صلعم کو تکلیف ہوئی - اور آپ اونکے واسطے باہر نکلکر آئے - وہ آپ کو دیکھکر بولے کہ ہم اِس لئے آئے ہین کہ باہم مفاخرت کرین - آپ ہمارے خطیب اور ہمارے شاعرون کو بولنے کی اجازت دیجئیے - رسول اللہ نے اونہین بولنے کی اجازت دی اون مین سے ایک شخص عطارد نام اُٹہا - اور بولا اللہ کو سب طرح کی حمد ہے جس نے ہمارے اوپر فضل و کرم کیا - اور ہمین بادشاہی عطا فرمائی - اور مال و منال بہت کثرت سے عنایت کیا اوس سے ہم اچہے کام کرتے ہین - اور اوسی نے ہم کو اہل مشرق مین بڑا عزت والا اور بہت کثرت سے کیا ہے جو کوئی ہم سے مفاخرت کرے اوسے چاہیئے کہ وہ بہی جیسے ہم نے اپنے مکارم کو بیان کیا ہے بیان کرے -

رسول اللہ نے ثابت بن قیس کو حکم دیا - کہ اِس شخص کا جواب دو - ثابت کہڑا ہوا اور کہا - اوس خدائے پاک کو حمد و ثنا ہے کہ جو زمین اور آسمانون کا مالک ہے - اور

اوس نے اونہین پیدا کیا ہے۔ اور اوسی کا حکم اون مین جاری ہے۔ اوس کے
فضل کے بغیر کوئی کام کبھی نہین ہوا۔ اوسی کی قدرت ہے کہ اوس نے ہمین بادشاہ
کیا۔ اور اپنی خلق مین سے ایک رسول منتخب کیا جو نسب مین اکرم الناس اور گفتگو
مین سب سے اصدق اور حسب مین سب سے افضل ہے۔ اوس پر اللہ تعالی نے
ایک کتاب نازل کی۔ اور اپنے رسول کو خلق مین امین بنایا چنانچہ وہ تمام عالم کے
لوگون مین برگزیدہ ہے۔ پھر اوس رسول نے مخلوق کو اسلام کی دعوت کی۔ اور
اوس کی قوم کے اور ذورحم مہاجر اوس پر ایمان لائے۔ جو نسب مین اکرم اور چہرون کے
احسن اور افعال مین خیر الناس ہین اون کے بعد جس قوم نے سب سے اوّل اللہ کی
باتون کو قبول کیا اور رسول کی دعوت کو مانا وہ ہم ہین۔ اس لئے ہم اللہ تعالی کے
انصار اور اُسکے رسول کے وزیر ہین۔ ہم لوگون سے اوس وقت تک لڑین گے
کہ وہ ایمان نہ لائین۔ جب کوئی شخص اللہ پر اور اوس کے رسول پر ایمان لائے گا
اوس کا خون اور اوس کا مال ہمارے لئے ممنوع اور حرام ہے۔ اور جو شخص کفر کرے گا
اوس پر ہم اللہ کے واسطے ہمیشہ جہاد کرین گے۔ اوس کا قتل کرنا ہمارے لئے آسان
ہے۔ والسلام علیکم۔

پھر اونہون نے کہا یا رسول اللہ ہمارے شاعر کو بھی اجازت دیجیے۔ رسول اللہ
نے اجازت دی پھر زبرقان بن بدر (شاعر) کھڑا ہوا۔ اور کہا ؎

نحن الکرام فلا حیٌّ یعادلنا	منّا الملوک وفینا تنصب البیعُ

ہم کرام اور بزرگ ہین کوئی حی ہماری برابری نہین کر سکتا۔ ہم مین ملوک ہوتے ہین اور بیعت ہم مین نصب
کی جاتی ہے یعنی لوگ ہماری بیعت کیا کرتے ہین۔

وكم قسرنا من الاحياء كلهم ۔۔۔ عند النهاب وفضل العرب يتبع

ایسا بہت ہوا ہے کہ لوٹ کے وقت ہم نے تمام احیا کو مغلوب کر لیا ہے (اسوقت ہم کو تمام عرب پر فضلیت حاصل ہے) اور عرب کی فضلیت گردش کیا کرتی ہے - اور باری باری سے حصے مین آیا کرتی ہے -

ونحن يطعم عند القحط مطعمنا ۔۔۔ من الشواء اذا لم يونس القزع

ہم ایسے ہین کہ ہمارے کہانا کہلانیوالے اوس وقت جب کہ کہین طعام کی جہولی دکہائی نہ پڑے اور قحط ہو رہا ہو بہنا گوشت کہلایا کرتے ہین -

بما ترى الناس تاتينا سراتهم ۔۔۔ من كل ارض هويا ثم نصطنع

اسی سے آپ دیکہتے ہین کہ قومون کے سردار ملک کے ہر حصہ سے باشتیاق تمام ہماری طرف چلے آتے ہین - اور پہر ہم اونکے ساتہ احسان کرتے رہتے ہین -

ننحر الكوم عبطا في ارومتنا ۔۔۔ للنازلين اذا ما انزلوا شبعوا

اور مسافرون اور مہمانون کے لئے چہانٹ چہانٹ کر اپنے درختون کی جڑون کے پاس اونٹون کو ذبح کرتے ہین - اور اسی سے جب وہ لوگ ہمارے یہان ٹہیرتے ہین تو اونکا پیٹ بہر جاتا ہے -

فلا ترانا الى حي نفاخرهم ۔۔۔ الا استقادوا وكان الراس يقتطع

تم کسی حی کو ایسا نہ دیکہو گے کہ ہم نے اونکے روبرو فخر کیا ہو اور وہ ہم سے نہ دب گئے ہون - اور اگر ایسا نہوا تو اونکا سر اوڑا دیا گیا ہوگا -

انا ابينا ولم ياب لنا احد ۔۔۔ انا كذلك عند الفخر نرتفع

جب ہم لوگون سے منہ پہیرتے ہین تو اوسوقت کون ایسا ہے جو ہمسے منہ پہیرے اور ہماری اطاعت نہ کرے - فخر کے وقت ہم اسی طرح بلند ثابت ہوتے ہین -

فَرْجِعُ الْقَوْلُ وَالْاَخْبَارُ تُسْمَعُ		فمن نفاخرنا فی ذاک یعرفنا

جو شخص ہمسے مفاخرت کرے اور فخر کے باب مین گفتگو ہو تو وہ ہمارا حال خوب جانتا ہے کہ ہم کیسے ہین - کیونکہ باتین لوٹتی پلٹی رہتی اور حالات مشہور ہوا کرتے ہین -

پھر اقرع بن حابس اون کی طرف سے اُٹھا اور یہ اشعار اوسنے پڑھے -

اِذَا اخْتَلَفُوْا عِنْدَ اِذْکَارِ الْمَکَارِم		اَتَیْنَاکَ کَمَا یَعْرِفُ النَّاسُ فَضْلَنَا

ہم آپ کے پاس آئے ہین اس طرح پرکہ تمام لوگ ہماری فضیلت کو جانتے ہین - اوس وقت کہ لوگ مکارم کے ذکر و تذکرے کیا کرتے ہین - اور ایک دوسرے کی فضیلت کے بارہ مین اون مین اختلاف پڑا کرتا ہے -

وَاِنْ لَیْسَ فِیْ اَرْضِ الْحِجَازِ کَدَارِم		وَاِنَّا رُءُوْسُ النَّاسِ مِنْ کُلِّ مَعْشَرٍ

اور ہم لوگ ہر گروہ کے آدمیون کے سردار ہین - اور قبیلہ دارم کی طرح فخر و عزت والا سرزمین حجاز مین کوئی دوسرا شخص نہین ہے -

تَکُوْنُ بِنَجْدٍ اَوْ بِاَرْضِ التَّهَائِمِ		وَاِنَّ لَنَا الْمِرْبَاعَ مِنْ کُلِّ غَارَةٍ

اور ہمین لوگون کو ہر جگہہ کے مال غنیمت کی چوتھہ ملا کرتی ہے وہ غنیمت خواہ نجد مین ہو یا تہامہ کے علاقہ مین ہو (تہامہ اوس علاقہ کو کہتے ہین کہ جسمین مکہ بستا ہے)-

رسول اللہ کے ارشاد کے بموجب حسان نے اسکے جواب مین چند اشعار پڑھے جن مین سے بعض یہ ہین ؎

یَعُوْدُ وَبَالًا عِنْدَ ذِکْرِ الْمَکَارِم		بَنِیْ دَارِمٍ لَا تَفْخَرُوْا اِنَّ فَخْرَکُمْ

اے بنی دارم ہمارے روبرو فخر نہ کرو - کیونکہ ذکر مکارم کے وقت تمہارا فخر ہی تمہارے لئے وبال ہو جائے گا -

سَبَلتُم علینا تفخرُون وَانتم	لنا خُول مِن بین ظِئرِ وخادِم

تم ہمارے پاس فخر کرنے کے لئے آئے ہو۔ حالانکہ تم ہمارے مملوک ہو اور دایون اور خادمون کے کام کیا کرتے ہو۔

وافضل ما نلتم من المجد والعلا	وفادتنا من بعد ذکر المکارم

بڑی بڑی مجد وعلا جو تم کو حاصل ہوئی ہے وہ یہ ہے کہ تم ہمارے پاس سفیر ہو کر آئے ہو۔ اور پھر تم مکارم کا ہمارے روبرو ذکر کرتے ہو۔

فان کنتم جئتم لحقن دماء کم	واموالکم ان تقسموا فی المقاسم

دیکھو تم اس لئے آئے ہو کہ اپنے خون معاف کراؤ۔ اور اپنے مال واپس لو تاکہ تم اپنے آپس مین انہین تقسیم کرلو

فلا تجعلوا اللہ اندادًا واسلموا	ولا تفخروا عند النبی بدارم

تو تمہین چاہیے کہ اللہ کا کسی کو شریک نہ ٹھیراؤ اور مسلمان ہوجاؤ اور دارم کے سبب سے نبی صلعم کے روبرو فخر وبڑائی نہ کرو۔

والا ورب البیت مالت اکفنا	علی روسکم بالمرھفات الصوارم

ورنہ رب البیت کی قسم ہے کہ ہمارے ہاتھ تمہارے سرون پر تیز تلوارین لئے جھکین گے اور سر کاٹکر پھینکدین گے

راوی کہتا ہے کہ حسان بن ثابت اوسوقت موجود نہ تھے۔ رسول اللہ صلعم نے انہین بلوایا۔ کہ اونکے شاعر کو جواب دین۔ حسان کہتے ہین کہ جب مین نے اون کا قول سُنا تو مین نے بھی اوسی کے طریق پر یہ اشعار کہے ۵

اِنّ الذوائب مِن فھرٍ واِخوتھم	قد بیّنوا سُنّۃً للناس تُتّبع

قبیلہ فہر کے شریف لوگون نے اور اونکے بھائی بندون نے ایسی سنت اور طریق مخلوق کے لئے نکالے ہین کہ جن پر لوگ چلا کرتے ہین اور اون پر لوگون کا عملدرآمد ہے۔

قومٌ اذا حاربوا ضرّوا عدوّھمُ ۔۔۔ او حاولوا النفع فی اشیاعھم نفعوا

وہ ایسے لوگ ہین کہ جب لڑائی لڑتے ہین تو اپنے دشمن کو نقصان وضرر پہونچاتے ہین۔ اور جب نفع رسانی کا قصد کرتے ہین تو اوسوقت اپنے شیعون اور طرفدارون کو نفع پہونچاتے ہین۔

یرضی بھا کلُّ من کانت سریرتہٗ ۔۔۔ تقوی الالٰہ وکلَّ البرّ یصطنعُ

اوس طریق سے ہر ایسا شخص راضی ہے جسکی طبیعت مین اللہ کا خوف بیٹھا ہوا ہے اور ہر طرح کا نیک کام کیا کرتا ہے۔

سجیّةٌ تلک منھم غیر محدثۃٍ ۔۔۔ ان الخلائق فاعلم شرّھا البدعُ

اونکی یہ عادت کچھہ نئی نہین ہے (بلکہ قدیمی ہے) یہ یاد رکھو کہ جو عادتین نئی ہوتی ہین وہ بہت ہی بری ہوتی ہین

ان کان فی الناس سبّاقون بعدھمُ ۔۔۔ فکلُّ سبقٍ لادنی سبقھم تبعُ

اگر اونکے بعد کہین مخلوق مین کوئی سبّاق اور صاحب فضل کمال پیدا ہون تو ایسے ہونگے کہ اونکے ادنی سبقت سے بھی اون لوگون کی سبقت پیچھے اور گری گذری ہوگی۔

لا یرقع الناس ما اوھت اکفّھمُ ۔۔۔ عند الدفاع ولا یوھون ما رقعوا

جسے وہ لڑائی کے وقت اپنے ہاتھون سے پھاڑ دیتے ہین اوسے لوگ جوڑ نہین سکتے اور نہ جسے وہ جوڑ دیتے ہین اوسے پھاڑ سکتے ہین۔

ان سابقوا الناس یومًا فاز سبقھمُ ۔۔۔ او وازنوا اھل مجدٍ بالندی متعوا

اگر وہ کبھی لوگون سے مسابقت کرتے ہین تو وہ سبقت مین کامیاب ہوتے ہین۔ اور اگر وہ دادودہش مین اہل مجد سے موازنہ کرتے ہین تو وزن مین بڑھ کر اترتے ہین۔

اعفّةٌ ذکرت فی الوحی عفّتھمُ ۔۔۔ لا یطمعون ولا یزری بھم طمعُ

وہ بے مانگے دینے والے ہین۔ اور اون کا بے مانگے دینا وحی مین مشہور ہے۔ اور اونہین طمع نہین ہے

اور نہ کسی کی طمع اونین کوئی عیب نکال سکتی ہے ۔

لا یبخلون علی جارہم بفضلہم	ولا یمسّہم من مطمع طبع

وہ اپنی جار سے اپنی نعمتون سے بخیلی نہین کرتے ۔ اور نہ کسی لالچ دلانے والے سے اونکی طبیعت کو ہی لالچ کا میل کچیل ہی چہو سکتا ہے ۔۔

اذا نصبنا لحیّ لم ندبّ لہم	کما یدبّ الی الوحشیّۃ الذرع

جب ہم کسی حی کی غارت کرنے کے واسطے کہڑے ہوتے ہین تو اونکی طرف آہستہ نہین چلتے جیسے کسی جنگلی جانور کے پیچہے اوسکا بچا چلتا ہو ۔

کأنّہم فی الوغی والموت مکتنع	اسد بحلیۃ فی ارساغہا فدع

وہ جسوقت لڑائی مین ہون تو موت (مخلوق پر) چلی آتی ہے اور وہ اوس وقت صورت مین شیر کی طرح ہوتے ہین کہ جنکے ہاتہہ پیرون کے جوڑون مین کجی ہو ۔

اکرم بقوم رسول اللّٰہ شیعتہم	اذ تفرّقت الاہواء والشیع

رسول اللہ کی قوم اور اون لوگون کے گروہ عجب اکرم ہین (کہ سب کی ایک ہی خواہش اور سب کا ایک ہی گروہ ہے) حالانکہ دوسرے لوگون کی خواہشین اور گروہ متفرق اور جدا جدا ہین ۔

فانّہم افضل الاحیاء کلّہم	ان جدّ بالناس جدّ القول وسمعوا

کیونکہ وہ لوگ تمام احیا سے افضل و اکرم ہین ۔ اگر لوگون مین کوئی بات سچ ۔ کسی نے کہی ہو یا اونہون نے کسی سے سنی ہو تو وہ یہ ہی بات ہے ۔

جب حسان فارغ ہو گئے تو اقرع بن حابس نے کہا اس شخص (یعنی رسول اللہ) کو کچہہ (غیب سے) مدد ملتی ہے اون کا خطیب ہمارے خطیب سے اور اون کا شاعر ہمارے شاعر سے بہتر ہے ۔ پہر وہ مسلمان ہو گئے اور رسول اللہ صلعم نے اونہین

پناہ دی - انہین لوگون کی نسبت یہ آیت نازل ہوئی ہے اِنَّ الَّذِیْنَ یُنَادُوْنَکَ مِنْ وَّرَآءِ الْحُجُرٰتِ اَکْثَرُهُمْ لَا یَعْقِلُوْنَ - وَلَوْ اَنَّهُمْ صَبَرُوْا حَتّٰی تَخْرُجَ اِلَیْهِمْ لَکَانَ خَیْرًا لَّهُمْ - وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ (اسے پیغمبر جو لوگ تم کو تمہارے رہنے کے حجرون کے باہر سے پکارتے ہین - ان مین سے اکثر تو ایسے ہین جن کو مطلق عقل نہین - اور اگر یہ لوگ اتنا صبر کرتے کہ تم از خود حجرون سے نکل کر انکے پاس آتے تو انکے حق مین بہتر ہوتا اور اللہ بخشنے والا اور مہربان ہے)

۱۹۳ ملوک حمیر کے وفد اور قبیلہ بہرا اور بکا اور فزارہ اور ثعلبہ بن منقذ اور سعد بن بکر کے وفود -

اسی سنہ مین رسول اللہ کے پاس ملوک حمیر کے خطوط آئے - جنہین حارث بن عبد کلال اور نعمان بن مُقرن جسے بعض نے ذی رعین ہی بتایا ہے اور ہمدان قاصد لائے تھے - ان خطوط مین اونہون نے اسلام کا اقرار کیا تھا - اور زرعہ ذو یزن نے مالک بن مرۃ الرہاوی کو آپ کے پاس بھیجکر اسلام کا اظہار کیا - اور رسول اللہ صلعم نے بھی اونکو خط لکھا اور اوس مین اون کو وہ باتین لکھین جن کے اسلام مین کرنے یا نہ کرنے کا حکم ہے - یعنی اون کو کیا کیا کرنا چاہئیں اور کیا کیا چیزین اون پر حرام ہین -

اسی سال قبیلہ بہرا کی سفارت بھی رسول اللہ صلعم پاس آئی - اور مقداد بن عمرو کے یہان اون کے رہنے کا انتظام ہوا اور اسی سال بنی البکا کا وفد بھی آیا - اور نیز بنی فزارہ کا وفد بھی اسی سال آیا - جس مین خارجۃ بن حصن بھی شامل تھا اور اسی سال ثعلبہ بن منقذ کا وفد رسول اللہ پاس آیا -

اور نیز اسی سال مین سعد بن بکر کا وفد بھی آپ کے پاس آیا جن کا وافد ضمام بن ثعلبۃ تھا - وہ آکر مسلمان ہوگیا - اور آپ سے اسلام کے شرائع کو دریافت کیا - اور

ایسی صداقت اوسکی باتون سے ظاہر ہوئی کہ جب وہ لوٹ کر اپنی قوم کی طرف چلا تو
رسول اللہ نے فرمایا - کہ اگر وہ اپنی باتون مین دل سے سچا ہے تو بے شک جنت مین
داخل ہوگا - پہر جب وہ اپنی قوم کے پاس آیا تو لوگ اوسکے پاس اکٹھے ہوے اور
ضمام نے جو اون سے سب سے اوّل کلام کیا وہ یہی تہا - کہ لات اور عزیٰ بُرے ہین -
اوس کی قوم والون نے کہا ایسا نہ کہو - برص اور جذام اور جنون سے ڈر - کہین تجہے یہ
بیماریان نہ لگ جائین کیونکہ اونکے نزدیک لات اور عزیٰ کے بُرا کہنے سے یہ بیماریان
لگ جایا کرتی تہین - ضمام نے کہا بہلے مانسو لات اور عزیٰ نہ تو کچہہ نفع دے سکتے
ہین اور نہ کچہہ مضرت ہی پہونچا سکتے ہین - اللہ تعالیٰ نے اپنا رسول دنیا مین بہیجا ہے
اور اوس پر ایک کتاب نازل کی ہے - اوس سے جن غلطیون مین تم پڑے ہوے
ہو اوس نے بچایا ہے - اور اون سے کہا کہ مین تو مسلمان ہوگیا - ضمام کے کہنے
کا اون لوگون پر ایسا اثر ہوا - اور اوس کی گفتگو نے اون کے دلون مین ایسی سرایت
کی کہ شام کو اوسکی بستی مین نہ تو کوئی مشرک مرد رہا - اور نہ کوئی مشرک عورت رہی - اور
اسی وجہ سے کہتے ہین کہ کسی قوم کا وافد ضمام بن ثعلبہ سے افضل نہین ہوا ہے -

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا حج

۱۶۴ حضرت ابوبکر کا حج کو امیر ہوکر اور حضرت علیؓ کا سورۂ برات سنانے کو مکہ کو جانا

اسی سال حضرت ابوبکر حج کو لوگون کے ساتہہ تشریف لے گئے رسول اللہ کی طرف سے اونکے ساتہہ بیس بُدنہ تہے اور اون کے اپنے بدنہ پانچ تہے اور اونکے ساتہہ تین سو آدمی تہے - جب وہ ذی الحلیفہ مین پہونچے -

تو رسول اللہ صلعم نے اونکے پیچھے حضرت علی کو بھیجا - اور حکم دیا کہ وہ مشرکین کو مکہ مین جاکر سورۂ برات سنا دین - جب حضرت علی ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس گئے - اور جاکر رسول اللہ کا اون کو یہ حکم سنایا - تو حضرت ابو بکر واپس ہوکر رسول اللہ پاس آئے اور پوچھا یا رسول اللہ کیا اللہ تعالیٰ کے یہان سے اور کوئی حکم میرے باب مین آیا ہے - آپ نے فرمایا کہ نہین - لیکن یہ مناسب ہے - کہ جو حکم میری طرف سے دیا جائے اوسے یا تو خود مین ہی لوگون کو سناؤن یا وہ شخص سناوے جو مجھہ سے ہی ہو - کیا ابو بکر تم اس سے راضی نہین ہو - کہ تم غار ثور مین میرے ساتھہ تھے - اور حوض پر بھی میرے ہمراہ ہوگے - ابو بکر نے عرض کیا بے شک مین راضی ہون - پھر ابو بکر قافلہ کے امیر ہوکر روانہ ہوے - اور لوگون نے حج کیا - اور عرب کے کفار نے بھی زمانۂ جاہلیت کے موافق اپنی عادت کے طور پر حج کیا - اور حضرت علی نے اونہین سورۂ برات سنائی اور یوم الاضحیٰ کو منادی کی کہ اس سال کے بعد کوئی مشرک حج نہ کرے گا - اور نہ کوئی شخص برہنہ ہوکر بیت اللہ کا طواف کرے گا اور جن سے رسول اللہ سے کسی طرح کا عہد و پیمان ہے اوسکی مدت وہی رہے گی جو عہد و پیمان مین مقرر ہوئی ہے - جب مشرکون نے یہ بات سُنی حج سے لوٹے تو آپس مین ایک دوسرے نے ایک دوسرے کو ملامت کی - اور کہا کہ تم لوگ ابھی کس خیال مین ہو - اور کیا کر رہے ہو - قریش تو مسلمان ہوگئے تم سب کو بھی مسلمان ہونا چاہیئے - پھر وہ بھی مسلمان ہوگئے -

۱۶۵ فرضیت صدقات اور عمال کا تقرر اسی سنہ مین صدقات کا دینا فرض ہوا - اور رسول اللہ صلعم نے اپنے عمال کو جابجا روانہ کیا -

۱۶۶ ام کلثوم بنت رسول اللہ زوجۂ عثمان کا فوت اسی سال کے شعبان مہینے مین ام کلثوم بنت النبی ؑ

نے وفات پائی - جو حضرت عثمان بن عفان کی بی بی تہین - اونہین اسماء بنت عمیس (مادر محمدؐ بن ابی بکر) اور صفیہ بنت عبدالمطلب سے نے اونہین غسل دیا - لیکن بعض سے نے یہہ بہی بیان کیا ہے کہ انصار کی بعض عورتون نے جن مین سے ایک ام عطیہ بہی تہی انہین نہلایا تہا - اور رسول اللہ صلعم نے اون کی نماز پڑہائی - اور قبر مین اونہین ابوطلحہ نے اُتارا تہا -

۷۶ اعبداللہ بن ابی بن سلول منافق کی موت اور حضرت عمر کی راے کے بموجب منافقین پر نماز پڑہنے کی ممانعت

اِسی سال عبداللہ بن ابی بن سلول بہی جو رئیس المنافقین تہا مرگیا - اس کا مرض شوال کے مہینے مین شروع ہوا تہا - جب وہ مرگیا تو اوسکا بیٹا عبداللہ نبی صلعم کے پاس آیا - اور رسول اللہ کا قمیص اوسکے کفن کے واسطے مانگا - رسول اللہ صلعم نے اپنا قمیص اوسے دیا - اور عبداللہ نے اپنے باپ کو اوسکا کفن بناکر پہنایا - اور رسول اللہ صلعم چلے کہ اوس پر جاکر نماز پڑہین - حضرت عمر آپ کے سامنے کہڑے ہو گئے - اور عرض کیا - یارسول اللہ کیا آپ اوس پر نماز پڑہنے کو جاتے ہین - اوس نے تو فلان روز ایسا ایسا کہا تہا - اور اوسکی سب پچہلی باتین بیان کین - رسول اللہ سنکر مسکرانے لگے - اور فرمایا عمر ہٹ جاؤ - مجہے اللہ تعالی نے اختیار دیا ہے کہ مین چاہے تو ایسے لوگون کے لئے مغفرت مانگون یا نہ مانگون - اور مین نے اِن دونون مین سے مغفرت کا مانگنا پسند کیا ہے - مجہہ سے اللہ تعالی نے فرمایا ہے اِسْتَغْفِرْ لَهُمْ اَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِيْنَ مَرَّةً فَلَنْ يَّغْفِرَ اللهُ لَهُمْ ط (اے پیغمبر تم اگر اون کے لئے مغفرت چاہو یا نہ چاہو اونکے لئے یکسان ہے اگر ستر بار بہی اونکے لئے استغفار کرو تب بہی خدا تعالی اونہین ہرگز نہ بخشے گا) اور اگر مین جانتا کہ ستر بار سے زیادہ مانگنے سے بہی اونکی مغفرت ہوجاے گی تو مین اِس سے بہی زیادہ اونکے لئے مغفرت کی

درخواست کرتا - پہر رسول اللہ نے اوس پر نماز پڑہی اور قبر پر اوس وقت تک کہڑے رہے کہ وہ دفن نہ ہوگیا - پہر اللہ تعالی کے بیان سے (اسی حضرت عمر کی راے بموجب) اس باب مین یہ آیت نازل ہوئی وَلَا تُصَلِّ عَلٰی اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا وَّلَا تَقُمْ عَلٰی قَبْرِهٖ ؕ اِنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَمَاتُوْا وَهُمْ فٰسِقُوْنَ ؕ (اور اے پیغمبر ان مین سے اگر کوئی مرجاے - تو تم ہرگز اوسکے جنازہ کی نماز نہ پڑہنا اور نہ اوس کی قبر پر جاکر کہڑے ہونا - کیونکہ اونہون نے اللہ اور اوس کے رسول کے ساتہہ کفر کیا - اور وہ اسی سرکشی کی ہی حالت مین مرگئے)

۱۶۸ نجاشی اور ابو عامر کا مرنا اسی سال مین نبی صلعم نے مسلمانون کو خبر دی کہ نجاشی بادشاہ حبش اپنے ملک مین مرگیا ہے جو رجب کے مہینے مین مرا تہا - اس پر رسول اللہ صلعم نے غائبانہ نماز جنازہ پڑہی تہی -

اسی سنہ مین ابو عامر راہب بہی نجاشی کے پاس مرا تہا -

سنہ ۱۰ ہجری کے واقعات

سفارت نجران عاقب اور سید کے ساتہہ

۱۶۹ حضرت خالد کا اہل نجران کو جاکر مسلمان کرنا اور رسول اللہ کا ابن حزم کو وہان کا عامل مقرر کرنا -

اسی سال مین رسول اللہ صلعم نے نجران کی طرف حضرت خالد بن الولید کو بنی الحارث بن کعب کے پاس بہیجا - اور حکم دیا کہ وہ اونہین اسلام کی دعوت کرین - اگر وہ مان جائین تو اونکے پاس قیام کرین اور اونہین اسلام کی

شرائع کی تعلیم کرین - اور اگر وہ نہ مانین تو تین مرتبہ اون سے یہی کہین - اور نہ ماننے پر اون سے لڑائی کرین -

جب خالد اونکے پاس گئے اور اونہین اسلام کی دعوت کی - اونہون نے خالد کی دعوت قبول کر لی - اور مسلمان ہو گئے - خالد اس لئے اونکے یہان ٹھیرے - اور رسول اللہ صلعم کو ایک عریضہ کے ذریعہ سے اطلاع دی کہ یہ لوگ مسلمان ہو گئے -

پہر خالد وہان سے رسول اللہ پاس لوٹ آئے - اور اون کے ساتھ اہل نجران کا ایک وفد بہی آیا جس مین قیس بن الحصین بن یزید بن قینان ذی الغصا یزید بن عبد المدان وغیرہ تھے - وہ رسول اللہ پاس آئے اور آپ کی خدمت سے مشرف ہو کر آخر شوال یا ذی الحجہ مین چلے گئے -

رسول اللہ صلعم نے اون کے یہان عمرو بن حزم کو بہیجا - کہ وہ جا کر اونہین اسلام کے طریقہ سکہلاوین - اور اون سے صدقات وصول کرین - انہین رسول اللہ صلعم نے ایک نوشتہ بہی دیا تہا - رسول اللہ صلعم کی جس وقت وفات ہوئی ہے تو اوس وقت بہی عمرو بن حزم نجران کے عامل تھے -

۷۰ انصاری کی درخواست رسول اللہ سے مباہلہ کی اور پہر دو ہزار حلہ دینے پر صلح -

رہے نجران کے نصاری - سو اون کا یہ حال ہے - کہ اونہون نے عاقب اور سید دو وکیلون کو چند اور آدمیون کے ساتھ رسول اللہ کے پاس بہیجا تہا کہ رسول اللہ سے مباہلہ کرین - (مباہلہ ایک دوسرے کے کوسنے اور بد دعا دینے کو کہتے ہین) اس واسطے رسول اللہ صلعم نے حضرت علیؑ اور بی بی فاطمہؑ اور حسنؑ اور حسینؑ کو اپنے ساتھ لیا - اور اونکے مباہلہ کے واسطے مکان سے نکلے - لیکن جب نصاریٰ کے وکیلون نے آپ کو دیکہا - تو کہا

یہ جیرے ایسے ہین - کہ اگر اونہون نے اللہ کو قسم دی - اور اوس سے درخواست کی
کہ پہاڑ کو گرا دے تو خدا تعالیٰ اِن کے کہنے سے اوسے بہی گرا دے گا - اور یہ کہکر
مباہلہ سے دست بردار ہوئے - اور اس بات پر صلح کر لی کہ وہ دو ہزار حلے دیا کرین گے
جن مین سے ہر ایک کی قیمت چالیس درہم ہوگی - اور جب رسول اللہ کے رسول
اور قاصد اون کے پاس آوین گے تو اونکی ضیافت اور مہمانداری کیا کرین گے - رسول
اللہ نے اسے قبول فرمایا - اور اللہ تعالیٰ کو واسطہ کر کے اون سے یہ عہد کیا کہ اون
کے دین سے کچھہ پُرخاشش نہ کی جائیگی - نہ اون سے عشر لیا جاوے گا - مگر اسی کے
ساتھہ یہہ بہی شرط ٹھیرا لی - کہ وہ سود نہ کہایا کرین - اور نہ سود پر کاروبار لین دین کیا کرین (اِن نصرانیون
کی عربون سے اوس زمانہ مین وہی نسبت تہی جو آجکل ہندوستان کے بنیون
کو ہندوستانی مسلمانون سے ہے کہ سود کے بوجہہ سے مسلمانون کی حالت اونہون
نے تباہ کر رکہی ہے - اور اس سے یہ مقصود تہا کہ عربون کو سود کے بوجہہ سے بچائین)

۱۷ انجران کے نصرانیون کو حضرت عمر کا عرب سے نکالنا اور اونکے اِن حلون کا خلیفہ رشید کے زمانہ تک کا حال -

جب حضرت ابوبکر خلیفہ ہوے تو اونہون نے
اون نصرانیون سے اِسی عہد و پیمان کے
بموجب عمل کیا - لیکن جب حضرت عمر کا زمانہ آیا -
تو اونہون نے اہل کتاب کو (اون کی شرارتون کے باعث) حجاز سے نکالدیا اور اونکے
ساتھہ ان نجرانیون کو بہی باہر کیا اِن مین سے کچھہ تو شام کو چلے گئے اور نجرانیۃ الکوفہ مین
جا بسے - اور حضرت عمر نے اون کی اون زمینون کی جو نجران مین تہین اور اون کے اموال
کی قیمت اونہین دیدی - بعض لوگ اس معاملہ کو اس طرح بہی بیان کرتے ہین - کہ یہ نصرانی
بہت کثرت سے ہو گئے تہے - اور اون کی تعداد چالیس ہزار آدمی تک پہونچ گئی تہی -

کہین اون کے آپس مین کچھہ تنازع ہوگیا - اور باہم حسد کرنے لگے - اور حضرت عمر بن الخطاب کے پاس آکر درخواست کی کہ اون کو جلا وطن کردین - حضرت عمر بن الخطاب کو اون سے پہلے ہی خوف ہو رہا تہا - اور مسلمانون کے برخلاف اون سے اندیشہ تہا اونہون نے اون کی درخواست کو غنیمت سمجہا - اور اونہین عرب سے نکالدیا - جب اونہون نے نکالنے کا حکم دیا - تو نصاریٰ اپنی اِس درخواست سے بڑے نادم اور پشیمان ہوے - اور التجا کی کہ حضرت عمر اپنا حکم منسوخ کردین - مگر آپ نے اونکی التجا پر کچھہ توجہ نہ کی - اور اپنا حکم جاری کرادیا -

پہر وہ اسی طرح حضرت عمر کی خلافت تک رہے - جب حضرت علی حاکم ہوے تو یہ لوگ اونکے پاس آئے اور اونہین قسم دیکر کہا کہ یہ آپ کے ہی ہاتہہ کا نوشتہ ہے - جو رسول اللہ کے زمانہ مین آپ نے لکہا تہا - مگر حضرت علی نے اون سے کہا - کہ حضرت عمر رشید الامر تہے اور اون کے معاملات بہت اچہے تہے - اون کا خلاف مین پسند نہین کرتا ہون -

حضرت عثمان نے اپنے زمانہ مین اون سے دو سو حلہ کم کردیے تہے - اور کوفہ مین جو نجرانیہ کا حاکم تہا وہ اپنے آدمیون کو اون نجرانیون کے پاس حلہ وصول کرنے کے لیے بہیجا کرتا تہا - جو شام اور اوس کے نواحی مین بسا کرتے تہے - پہر جب حضرت معاویہ اور یزید بن معاویہ کا زمانہ آیا - تو اِن نجرانیون نے اون سے جاکر شکایت کی کہ ہمارے آدمی متفرق ہوگئے اور بہت لوگ مرگئے - اور کچھہ ہم سے مسلمان ہوگئے اور درحقیقت اون کی تعداد کم ہی ہوگئی تہی - اور اونہون نے حضرت معاویہ کو حضرت عثمان کا وہ نوشتہ بہی دکہایا - کہ جس سے اونہون نے دو سو حلے اون پر سے کم کردئے

تھے۔ اِس واسطے حضرت معاویہ نے اون سے اور دو سو حلے کم کر دیے۔ جس سے چار ہو حلہ کم ہو گئے۔

پھر جب حجاج بن یوسف الثقفی عراق کا حاکم ہوا۔ اور عبدالرحمن بن محمد بن الاشعث نے اوسکے برخلاف خروج کیا۔ تو حجاج نے دہاقین کو متہم کیا۔ کہ وہ عبدالرحمن سے ملے ہوئے ہین۔ اور انہین کے ساتھہ ان نجرانیون پر بھی اس کا اتہام لگایا۔ اور پھر اون پر پہلے کی طرح تیرہ سو حلے مقرر کر دیے۔ اور ۱۸۰۰ حلہ اون سے وصول کئے۔

پھر جب عمر بن عبدالعزیز حاکم ہوا۔ تو اونہون نے اوس سے شکایت کی کہ ہم لوگ فنا ہو گئے اور تعداد ہماری کم ہو گئی ہے۔ اور عربون نے ہمکو بہت غارت کر ڈالا ہے۔ اور حجاج نے ہم پر بڑے ظلم کئے ہین۔ عمر نے حکم دیا کہ اون کو شمار کیا جائے لیکن شمار سے معلوم ہوا کہ وہ پہلے سے دس گنا زیادہ ہو گئے ہین (مگر چونکہ عمر بن عبدالعزیز حجاج کے برخلاف تہا) اوس نے کہا کہ یہ صلح جزیہ والون کی سی ہے۔ لیکن اونکی زمین پر تو کوئی چیز پیدا نہین ہوتی ہے۔ اور مسلمان جو ہو گئے یا اونکے آدمی مر گئے اون سے جزیہ ساقط ہو گیا ہے۔ اِس لئے دو سو حلے اون پر لگا دئے۔

پھر جب یوسف بن عمر الثقفی حاکم ہوا تو اوس نے اون سے وہی حلے لئے جو پہلے لئے جاتے تھے۔ اور حجاج کے حکم کی رعایت کی۔

پھر جب سفاح خلیفہ ہوا۔ تو جس روز وہ کوفہ سے باہر نکلا ہے اوس روز یہ لوگ اوسکے راستہ مین سامنے آئے اور وہان پھول راستہ مین ڈالے۔ اور اوس پر سے پھول نثار کئے۔ جس سے سفاح کو اونکی اِس حرکت پر بڑا تعجب ہوا۔ پھر اونہون نے اپنا معاملہ اوسکے روبرو پیش کیا۔ اور اپنے اخوال بنی الحارث بن کعب کے ذریعہ سے

اسکی تقریب کی - عبدالله بن الحارث نے خلیفہ سے اوسکے معاملہ مین گفتگو کی - اِس سے سفاح نے اون پر وہی دو سو حلے لینے کا حکم دیدیا -

پہر جب خلیفہ رشید حاکم ہوا - تو ان نصرانیون نے اوس سے جاکر عمال کے تنگ کرنے کی شکایت کی - اوس نے حکم دیا - کہ عمال سے اونہین کوئی تعلق نہ رہے - بلکہ وہ حلے بیت المال مین داخل کیا کرین - (یہان حلون کی تعداد مین جابجا کچہہ فرق معلوم ہوتا ہی)

۱۷۲ اسلامان اور غسان اور عامر کا وفد اور صرد بن عبدالله کا اسلام اور جرش سے بنی خثعم پر اوسکی چڑہائی اور جرش والون کا مسلمان ہونا -

اِسی سال کے ماہ شوال مین قبیلہ سلامان کا وفد آیا - جس مین سات آدمی تہے - اور اون کا سردار حبیب السلامانی تہا - اور اسی سال مین اِسکے بعد ماہ رمضان مین غسان کا وفد آیا - اور نیز اسی رمضان کے مہینے مین بنی عامر کا وفد بہی آیا -

اور اِسی سال ازد کا وفد بہی آیا - جن کا سردار صرد بن عبدالله تہا اور اوسکے ساتہہ دس سے اوپر کچہہ آدمی تہے وہ مسلمان ہوگیا - اور رسول الله صلعم نے اوسے اون لوگون پر امیر بنادیا - جو اوس کی قوم کے مسلمان ہوگئے تہے اور حکم دیا کہ مشرکین پر جہاد کرے پہر صرد مدینہ جرش کی طرف گیا - وہان کچہہ یمن کے قبائل رہتے تہے - اور اون مین بنی خثعم بہی تہے - صرد نے اون کا کوئی ایک مہینے تک محاصرہ کیا - مگر جب اون پر کامیابی نہ ہوئی تو لوٹ آیا اور ایک پہاڑ تک چلا آیا - جس کا نام کشر تہا - اِس پر جرش والون نے جانا کہ صرد بہاگا جاتا ہے وہ اِسکے پیچہے پیچہے - اور اوسے آلیا - صرد لوٹ پڑا اور اون سے خوب لڑا -

اِسی زمانہ مین جرش والون نے اپنی قوم کے دو آدمی رسول الله صلعم پاس بہیجے تہے

کہ وہ جا کر آپ کا کچھہ حال دریافت کرین - یہ لوگ یہان رسول اللہ کے پاس ہی تھے
کہ آپ نے ایک روز فرمایا - کہ اللہ کے ملک مین شکر کہان پر ہے اون دونون نے
کہا کہ ہمارے ملک مین پہاڑ ہے جس کا نام کشر ہے - آپ نے فرمایا کہ وہ کشر
نہین ہے بلکہ شکر ہے - وہان اسوقت اللہ کے بدنہ ذبح ہو رہے ہین - یہ سُنکر
اون سے حضرت ابوبکر یا حضرت عثمان نے کہا ارے بہلے مانسو تم اپنی قوم کے
شکر بنو (یعنی رسول اللہ سے دعا چاہو) اس پر اوتہون نے رسول اللہ سے عرض کیا
کہ وہ اللہ تعالی سے دعا مانگین تاکہ یہ مصیبت اون کی قوم پر سے دفع ہو جاوے - آپ
نے اون کے حق مین دعا کی اور فرمایا اے اللہ تو اون سے یہ مصیبت دور کر - پہر وہ
دونون آدمی رسول اللہ کے پاس سے اپنی قوم مین گئے - وہان اونہین معلوم ہوا کہ اون
کے لوگ اوسی روز اوسی ساعت مین جس وقت آپ نے اون سے یہ بات کہی تہی
وہان مارے گئے تہے - پہر وہان سے جرش کا وفد بہی رسول اللہ پاس آیا
اور وہ لوگ مسلمان ہو گئے -

۲۳۷ افردہ بن مسیک کا رسول اللہ پاس آنا اور آپ کا اوسے مذحج کے قبائل پر اور خالد بن سعد کو صدقات پر عامل مقرر کرنا

اسی سال قبیلہ مراد کا وفد بہی آیا - جن کا وافد
فردہ بن مسیک المرادی تہا - یہ لوگ بنی کندہ
کے تابع تہے - اور اب اس وقت فردہ ملوک
کندہ کو چہوڑ کر آیا تہا - اسلام کی اشاعت سے کچہہ روز پہلے قبیلہ مراد اور ہمدان مین ایک
لڑائی ہوئی تہی جس مین ہمدان کو مراد پر فتح ہوئی تہی - اور اونہون نے مراد کے بہت
لوگ مار ڈالے تہے - اور اسی لیئے اس لڑائی کا نام یوم الروم (توسون کی آواز کا دن)
پڑ گیا تہا - اس لڑائی مین ہمدان کا سردار اجدع بن مالک تہا جو مسروق کا باپ تہا -

فروہ نے اس لڑائی کی نسبت یہ اشعار کہے تھے ؎

فان نغلب فغلّابون قدمًا | وان نہزم فغیر مُہزّمینا

اگر ہم دشمنون پر غالب ہون تو کوئی بری بات نہین ہمیشہ سے ہم غالب ہی ہوتے آئے ہین۔ اور اگر ہمکو شکست بہی ہوتی رہے تب بہی کبہی ہم دشمن سے نہین بہاگتے ہین۔

وما ان طبّنا جبنٌ ولکن | منایانا ودولۃ آخرینا

اس وقت ہم پر کچھہ بزدلی و نامردی نے اثر نہین کیا تہا۔ بلکہ ہماری موتین آگئی تہین اور دوسرون کے نصیب مین دولت تہی۔

کذالک الدھرُ دولتُہ سجالٌ | تکرّ صروفہ حینًا وحینا

زمانہ کا یہی حال ہے۔ دولت ہمیشہ پلٹے کہاتی رہتی ہے۔ اور اوس کی گردشین وقتاً فوقتاً حملہ کیا کرتی ہین۔

فبینا ما یسرّ بہ ویرضی | ولو لبست غضارتہ سنینا

ہم تو کبہی کبہی ایسی حالت مین ہوتے ہین کہ جس سے ہم خوش وخرم ہوتے ہین اور اس کی سرسبزی اگرچہ کبہی کبہی سالہا سال تک رہتی ہے۔

اذا انقلبت بہ کرّاتُ دھرٍ | فالفی للالی غبطوا طحینا

مگر یکایک زمانہ کے حملے آدمیون کو آکر لوٹ پلٹ دیتے ہین اور جن پر کہ لوگ غبطہ کرتے اور رشک کہاتے تہے وہ انہین پیس ڈالتا ہے۔

ومن یغبط بریب الدھر منھم | یجد ریب الزمان لھم خؤنا

اور جو کوئی اون مین سے زمانہ کے فریب و مکر مین آجاتا ہے اوسے معلوم ہوجاتا ہے کہ زمانہ کی دہوکہ بازیان اونکے معاملون مین خوب خیانت کرتی ہین۔

فلو اخلد الملوک اذن خلدنا		ولو بقی الکرام اذن بقینا

اگر بڑے بڑے بادشاہ زمانہ مین ہمیشہ رہے ہوتے تو ہم بھی یہان ہمیشہ رہتے۔ اور اگر کرام اور معززین دنیا مین باقی رہتے تو ہم بھی باقی رہتے۔

فافنی ذلکم سروات قوم		کما افنے القرون الاولینا

یہی وجہ ہے۔ کہ اے سرداران قوم تمہین زمانہ نے اوسیطرح فنا کر دیا جس طرح اوس نے ہمارے پہلے لوگون کو فنا کر دیا ہے۔

جب فردہ اپنی قوم سے مفارقت کر کے رسول اللہ صلعم کی طرف چلا تو اوس نے یہ اشعار کہے ؎

لما رایت ملوک کندۃ اعرضت		کالرجل خان الرجل عرق نسائہا

جب مین نے ملوک کندہ کو دیکھا کہ اونہون نے میری مدد سے چشم پوشی کر لی۔ جس طرح کسی کے پیر سے اوس کی رگ عرق النسا نے خیانت کی ہو (عرق النسا ایک رگ ہے جو ران سے ٹخنون تک چلی گئی ہے۔ اسمین جب درد ہوتا ہے تو انسان کو بڑی تکلیف ہوتی ہے)

یممت راحلتی اؤم محمدا		ارجو فضائلہا وحسن ثرائہا

تو مین نے اپنی سواری کا قصد کیا۔ کہ اوس پر سوار ہو کر محمد کے پاس چلا جاوٴن۔ اور یہ امید کی۔ کہ اون کی قوم کے فضائل اور حسن ثرا اور خیر و برکت سے فائدہ اوٹھاوٴن۔

جب وہ رسول اللہ پاس پہونچا۔ تو آپ نے اوس سے فرمایا۔ فردہ کیا تجھے وہ مصیبت بری معلوم ہوئی تھی جو یوم الردم مین تیری قوم پر پڑی تھی۔ عرض کیا یا رسول اللہ ایسا کون ہے جو اوس کی قوم پر ایسی مصیبت پڑے جیسی میری قوم پر پڑی تھی اور اوسے بری نہ معلوم ہو۔ رسول اللہ نے اوس سے فرمایا۔ کہ اسلام کے زمانہ مین اس سے تیری

قوم کو بہت فائدہ پہونچے گا - اور آپ نے فروہ کو قبیلہ مراد اور زبید اور تمام مذحج پر عامل مقرر کردیا اور خالد بن سعید بن العاص کو بھی اوسکے ساتھ بھیجا - جب آپ نے وفات پائی ہے تو یہ ہی وہان کے صدقات پر مقرر تہا -

۴۷ فروہ بن عمرو الجذامی کا اسلام اور رومیون کا اوسے مار ڈالنا -

اسی سال مین فروہ بن عمرو الجذامی و النفاثی نے اپنا قاصد رسول اللہ صلعم پاس بھیجکر اپنا اسلام ظاہر کیا - اور ایک بغلہ بیضا بھی ہدیۃً روانہ کیا - یہ فروہ روم والون کی طرف سے اون کے قرب وجوار کے عربون پر عامل تہا - اور شام کے علاقہ مین معان مقام پر رہتا تہا جب رومیون نے سُنا کہ فروہ مسلمان ہو گیا - تو اونہون نے اوسے بُلا کر پکڑ لیا - اور قید خانہ مین ڈالدیا اوس نے قید خانہ مین جو شعر کہے تہے وہ یہ ہین ؎

طَرَقَتْ سُلَیْمیٰ مُوْهِنًا اَصْحَابِی		وَالرُّوْمُ بَیْنَ الْبَابِ وَالْقُرْوَانِ

شام کو سُلیمے (میری بی بی) اہانت کرتی ہوئی آئی اور اوسکی گفتگو نے مجھے غم مین ڈالدیا - اور اوسوقت وہ آئی کہ رومی لوگ دروازہ اور قربان گاہ کے درمیان کہڑے تہے (کہ مجھے قتل کر ڈالین)

صَدَّ الْخَیَالُ وَسَاءَہٗ مَا قَدْ رَاٰی		وَهَمَمْتُ اَنْ اُغْفِیْ وَقَدْ اَبْکَانِیْ

اور اوسکی گفتگو نے میرا خیال پلٹ دیا - اور جو کچھ میرے خیال نے دیکھا وہ اوسے بُرا معلوم ہوا - اور مین نے چاہا کہ سو جاؤن اور اپنے خیال کو ٹال دون - مگر اوس نے مجھے رلا دیا اور سونے نہ دیا -

لَا تَکْحَلَنَّ الْعَیْنُ بَعْدِیْ اِثْمِدًا		سَلْمیٰ وَلَا تَدْنُنَّ لِلْاِنْسَانِ

اِسکے بعد سلمی آنکھون مین سرمہ نہ لگائیگی اور نہ کبھی کسی انسان کے قریب جائیگی -

جب روم والون نے ارادہ کر لیا کہ اوسے ایک چشمہ پر جسکا نام عفری تہا اور جو فلسطین مین واقع تہا صلیب دیدین تو اوس نے یہ اشعار کہے ؎

علی ماءٍ عضری فوقَ اِحدٰی المراحِلِ		الا ھل اتیٰ اسلمیٰ بانّ خلیلھا

کیا یہ حال سلمیٰ کو معلوم ہو گیا ہے - کہ اوس کا دوست چشمہ عضری پر جو ایک منزل سے
بہت زیادہ دور ہے موجود ہے -

مُشَدَّدٌ بہٖ اَطرافُھا بالمناجل		علی ناقۃٍ لم یُلقحِ الفحلُ اُمّھا

اور ایسے ناقہ پر سوار ہے کہ جس کی ماں پر سانڈ نہین گیا ہے - اور اوس ناقہ کو لوگ چارون طرف سے
برچھون سے چھید چھید کر ہنکا لتے ہین -

یہ اشعار اوس کے کتنے ہی اشعار مین سے ہم نے لکھدیے ہین - جب اوسے
صلیب دینے لگے تو اوس نے یہ شعر کہا ۵

سلّم لربّی اَعظمی ومقامی		بلّغ سراۃ المسلمین باَنّنی

اسے قاصد مسلمانون سے جا کر کہدے - کہ مین نے اپنی ہڈیان اور اپنا مقام اپنے رب کو سپرد
کر دیا (یعنی مین مرگیا)

پھر اونھون نے اوس کی گردن مار کر صلیب پر چڑھا دیا -

۷۵ عمرو بن معدی کرب کا رسول اللہ پاس آنا اور مرتد ہونا -

اسی سال مین رسول اللہ پاس قبیلہ زبید کا وفد بھی آیا - اِن کا وافد عمرو بن معدی کرب تھا -

رسول اللہ نے اِس عمرو بن معدی کرب کے آنے سے پیشتر ہی زبید اور مراد قبیلون پر فروہ بن مسیک کو اسی سنہ مین عامل مقرر کر دیا تھا - جسکا ذکر اوپر آچکا ہے - جب عمرو رسول اللہ کے پاس سے لوٹ کر گیا - تو اپنی قوم بنی زبید مین اوس نے اقامت کرلی اِس قوم کا حاکم فروہ تھا - (عمرو کو یہ بات نہایت ناگوار تھی - اور چاہتا تھا کہ وہ اون پر امیر مقرر کیا جائے - مگر جب یہ مراد اوس کی حاصل نہ ہوئی) تو جب رسول اللہ نے وفات پائی

یہ عمرو مرتد ہو گیا۔

۷۶ اعبد القیس کا وفد اور جارود منذر بحرین والے۔

اسی سال مین رسول اللہ پاس قبیلہ عبد القیس کا وفد بہی آیا۔ ان مین ایک شخص جارود بن عمرو نصرانی بہی تہا۔ یہ مسلمان ہو گیا۔ اور جو اوسکے ساتہی ستہے وہ بہی مسلمان ہو گئے جارود کا اسلام بہت ہی اچہا ہوا جس وقت نبی صلعم کی موت کے بعد قبائل عرب مرتد ہوئے ہین اور غرور کے ساتہ جس کا نام منذر بن النعمان تہا اوس کی قوم نے ارتداد کا ارادہ کیا تو اوس نے اپنی قوم والون کو وس سے منع کیا تہا۔

رسول اللہ صلعم نے فتح مکہ سے قبل علار بن الحضرمی کو منذر بن ساوی العبدری کے پاس بہیجا تہا۔ اور وہ مسلمان ہو گیا تہا۔ اور اسلام کا بڑا پابند تہا۔ پہر رسول اللہ صلعم کی جب وفات ہوئی۔ تو وہ بہی اوسی زمانہ مین مرگیا۔ بحرین والے ابہی مرتد بہی نہین ہونے پائے تہے۔ کہ اوس نے جنت کا راستہ لیا۔ اِس وقت رسول اللہ کی طرف سے بحرین پر علار بن الحضرمی امیر تہا۔

۷۷ ابنی حنیفہ کے وفد کے ساتہ مسیلمہ کا رسول اللہ پاس آنا۔

بنی حنیفہ کا وفد بہی اسی سال آیا تہا۔ اِن مین ایک شخص مسیلمہ بہی تہا۔ یہ اکر بنت الحارث کے گہر مین ٹہیرا تہا جو انصار کی ایک عورت تہی۔ اور رسول اللہ صلعم سے ملکر یمامہ کو لوٹ کر چلا گیا تہا وہان جاکر یہ نبی بن گیا۔ اور جہوٹ بکنے لگا۔ اور دعوی کیا کہ وہ نبوت مین رسول اللہ صلعم کا شریک ہے۔ بنی حنیفہ اِسکے تابع ہو گئے۔ اور اسکو اونہون نے پیغمبر مان لیا۔

۷۸ ابنی کندہ کا وفد اشعث کی ساتہ اور بنی محارب اور رہاوئین اور بنی عبس اور صدف اور خولان اور عامر بن صعصعہ کے وفود اور عامر واربد کا رسول اللہ سے غدر کا ارادہ۔

اِسی سال بنی کندہ کا وفد بہی اشعث بن قیس کے ساتہ رسول اللہ پاس آیا جس مین ساٹہ[60]

سوار تھے - اشعث نے رسول اللہ سے کہا - کہ ہم بنی آکل المرار ہین - اور آپ بھی آکل المرار کی اولاد مین ہین - نبی صلعم نے اوس سے فرمایا - کہ ہم بنی نضر بن کنانہ ہین - اپنی عورتون سے ہم نسب نہین ملاتے - اور باپ دادا کو نہین چھوڑتے ہین -

اور اسی سال بنی محارب کا بھی وفد آیا - اور نیز رہاوین کا وفد بھی اسی سال آیا جو مذحج کا ایک بطن ہے - اور اسی سال عبس کا وفد بھی آیا - اور صدف کا وفد بھی اسی سال رسول اللہ پاس اوس وقت آیا جب کہ آپ حجۃ الوداع کو روانہ ہوے تھے اور اسی سال خولان کا وفد بھی آیا جس مین دس آدمی تھے اور بنی عامر بن صعصعہ کا وفد بھی اسی سال آیا - جس مین عامر بن الطفیل اور اربد بن قیس اور جبار بن سُلمی بن مالک بن جعفر بھی تھے - اس عامر کا ارادہ تھا کہ رسول صلعم سے غدر کرے - اوس کی قوم نے اوس سے کہا تھا کہ عرب لوگ مسلمان ہو گئے ہین تو بھی مسلمان ہو جا - اوس نے کہا مین تو اس جوان کی پیروی اور اتباع نہ کرون گا - پھر اوس نے اربد سے کہا - کہ جب ہم محمد کے پاس پہونچین تو مین اونہین باتون مین لگاؤن گا - اور تو پیچھے سے اون پر تلوار کا وار کرنا - اور مار ڈالنا - جب یہ لوگ آپ پاس آئے تو اوس نے نبی صلعم سے باتین کرنا شروع کین - تاکہ اربد آپ کو قتل کر دے - مگر اربد نے کچھ بھی نہین کیا - لیکن تب بھی عامر نے رسول اللہ صلعم سے گفتگو مین کہا کہ مین آپ کی لڑائی کے لئے سوار اور پیادون سے ملک کو بھر دون گا - غرض جب یہ سب آپ کے پاس سے لوٹے - تو رسول اللہ صلعم نے دعا مانگی - کہ اے اللہ عامر کے مقابلہ مین تو میری مدد کر - عامر نے نکلکر اربد سے کہا - کہ تو نے محمد کو کیون نہین قتل کیا - اربد نے کہا کہ جب مین نے اون کے قتل کا ارادہ کیا - تو تو میرے اور اون کے درمیان مین آگیا اور تیرے سوا مجھے

اور کچھہ دکھائی ہی نہین دیا - تو کیا اوس وقت مین تجہہ پر تلوار چلاتا - پہر یہ لوگ لوٹ گئے - راستہ مین مشیت ایزدی نے اپنا جلوہ دکھایا - اور عامر کو طاعون نے آدبوچا جس سے وہ مرگیا - اس وقت وہ ایک سلولیہ عورت کے گھر مین تہا - اُس وقت جب وہ مر رہا تہا - تو اوس نے از راہ حسرت یہ کہا - کہ غدود تو میرے ایسے اُٹھہ کھڑے ہوئے ہین جیسے اونٹون کے غدود ہوتے ہین - اور میری موت ایک سولیہ عورت کے گھر مین ہوئی ہے - (اوسے افسوس اسکا تہا - کہ میدان جنگ مین لڑکر نہین مارا گیا - ایک ذلیل مقام پر بیماری سے مرا) اُدہر اربد پر بجلی گری اور وہ اوس سے جلکر مرگیا - اربد بن قیس لبید بن ربیعہ کا مادر زاد بہائی تہا -

۱۷۹ بنی طے کا وفد اور زید الخیل اسی سال رسول اللہ پاس بنی طے کا وفد بہی آیا جس مین زید الخیل بہی تہے اور یہ اون لوگون کے سیّد تہے - یہ مسلمان ہوگئے - اور اسلام کے بڑے پابند رہے - ان کی نسبت رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے - کہ عرب کے جو لوگ میرے پاس آئے اون مین جن لوگون کی مین نے پہلے کچھہ تعریف سنی تہی اونہین مین نے اوس مین کم پایا - مگر زید الخیل ہی ایک ایسا شخص ہے جس کو مین نے پورا پایا پہر آپ نے اون کا نام زید الخیل کی بجاے زید الخیر رکہدیا - اور قریہ فید اونہین جاگیر مین دیا اور کچھہ زمین بہی اوسکے ساتہہ دی - پہر جب زید الخیر لوٹ کر گئے تو راستہ مین کسی قریہ مین اونہین بخار آیا اور وہ مر گئے -

۱۸۰ مسیلمہ اور رسول اللہ صلعم کی مراسلت اسی سال مین مسیلمہ کذاب نے رسول اللہ صلعم کو ایک خط لکھا - اور اوس مین بیان کیا کہ مین نبوت مین آپ کا شریک ہون - اور یہ خط اپنے دو آدمیون کے ہاتہہ رسول اللہ پاس بہیجا - رسول اللہ صلعم نے اون سے مسیلمہ کی

بنوت کی نسبت سوال کیا - اونہون نے کہا کہ وہ نبی ہے - اس پر آپ نے فرمایا - کہ
اگر قاصدون کا قتل کرنا ناروا نہ ہوتا تو مین تم دونون کو قتل کرا دیتا - اور مسیلمہ کا خط یہ تہا -
مِنْ مُسَيْلَمَةَ رَسُولِ اللهِ اِلٰى مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللهِ اَمَّا بَعْدُ فَاِنِّيْ قَدْ اُشْرِكْتُ
مَعَكَ فِي الْاَمْرِ وَاِنَّ لَنَا نِصْفُ الْاَرْضِ وَلِقُرَيْشٍ نِصْفُهَا وَلٰكِنْ قُرَيْشًا
قَوْمٌ يَعْتَدُوْنَ (یہ خط مسیلمہ رسول اللہ کی طرف سے محمد رسول اللہ کے نام ہے - بعد حمد و ثنا
کے معلوم ہو کہ مین اور آپ اس (نبوت کے) کام مین شریک ہین - نصف زمین ہمارے لیے
ہے اور نصف قریش کے لئے مگر قریش ایسے لوگ ہین کہ حد سے بڑہ جایا کرتے ہین) اس خط
کا جواب رسول اللہ صلعم نے یہ لکہا بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مِنْ مُحَمَّدٍ رَسُوْلِ اللهِ
اِلٰى مُسَيْلَمَةَ الْكَذَّابِ اَمَّا بَعْدُ فَالسَّلَامُ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى فَاِنَّ
الْاَرْضَ لِلّٰهِ يُوْرِثُهَا مَنْ يَّشَاءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ (یہ خط محمد رسول اللہ
کی جانب سے مسیلمہ کذاب کے نام ہے - بعد حمد و ثنا کے معلوم ہو کہ سلام اوس شخص پر ہے جو ہدایت
کے راستہ کی تبعیت کرتا ہے - یہ تمام زمین اللہ کے لئے ہے وہ جسے چاہتا ہے اپنے
بندون مین سے اوسے اوس کا وارث بنا دیتا ہے - اور عاقبت کی بہلائی متقیون کے واسطے ہے)
بعض لوگ کہتے ہین کہ یہ مسیلمہ وغیرہ نے جو نبوت کے دعوے کیے تہے
وہ حجۃ الوداع کے اور رسول اللہ کے اوس مرض کے بعد کئے تہے جس سے آپ نے
انتقال فرمایا ہے - جب لوگون نے سُنا کہ آپ بیمار ہین تو اسود عنسی یمن مین اور مسیلمہ
یمامہ مین اور طلیحہ بنی اسد مین اٹہہ کہڑے ہوے اور اونہون نے طرح طرح کے
فتنہ و فساد برپا کیے -

رسول اللہ کا حضرت علی کو یمن بھیجنا اور ہمدان کا اسلام

۱۸۱ حضرت خالد اور علی کا یمن جانا اور یمن والون کا اسلام۔

اِسی سنہ ہجری مین رسول اللہ صلعم نے حضرت علی کو یمن روانہ کیا۔ اِس سے پیشتر حضرت خالد بن الولید کو رسول اللہ نے یمن والون کی طرف بھیجا تھا۔ کہ وہ جاکر اونہین اسلام کی دعوت کرین مگر اونہون نے اون کی بات نہ مانی۔ اس واسطے رسول اللہ نے اب حضرت علی کو بھیجا۔ اور اونہون نے حکم دیا۔ کہ خالد کو اور اون کے ہمراہیون مین سے جسے چاہین اوسے وہ اپنے ہمراہ لے لین۔ حضرت علی نے اونہین اپنے ساتھ لیا۔ اور جو خط رسول اللہ نے حضرت علی کو دیا تھا وہ پڑھ کر اونہون نے یمن والون کو سنایا۔ ہمدان سب کے سب ایک ہی دن مین مسلمان ہو گئے اس کا حال حضرت علی نے رسول اللہ صلعم کو لکھا۔ آپ نے خط کو سنکر تین مرتبہ فرمایا السلام علی ہمدان۔ پھر یمن والے پیاپے مسلمان ہونے لگے۔ اور حضرت علی نے اس کی رسول اللہ کو اطلاع دی۔ آپ نے اس خوشی مین اللہ تعالیٰ کی جناب مین شکریہ کا سجدہ ادا کیا۔

رسول اللہ کا اپنے امرا کو صدقات پر مقرر کرنا

۱۸۲ رسول اللہ کا مہاجر زیاد عدی مالک زبرقان قیس اور علی کو صدقات پر عامل مقرر کرنا۔

اِسی سنہ مین رسول اللہ نے اپنے امرا اور عمال صدقات کے وصول کرنے کے لئے بھیجے۔ مہاجر بن ابی امیۃ بن مغیرہ کو صنعا کی طرف روانہ کیا۔ جس وقت وہان عنسی نے خروج کیا ہے تو یہ مہاجر اوسی جگہہ تھے۔ اور زیاد بن

بعید الانصاری کو آپ نے حضرموت کی طرف صدقات کے لیئے بہیجا تہا - اور عدی بن حاتم الطائی کو بنی طے اور بنی اسد کے صدقات پر مقرر کیا - اور مالک بن نویرہ کو حنظلہ کے صدقات پر اور زبرقان بن بدر اور قیس بن عاصم کو سعد بن زید مناۃ بن تمیم کے صدقات پر متعین فرمایا - اور علاء بن الحضرمی کو بحرین کی طرف بہیجدیا - اور علی بن ابیطالب کو نجران کی جانب روانہ کیا کہ وہان جاکر اون کے صدقات اور اون کا جزیہ وصول کرین اور پہر لوٹ آئین چنانچہ اونہون نے حکم کی تعمیل کی - اور لوٹ کر رسول اللہ صلعم کو مکہ مین حجۃ الوداع کے وقت ملے - اور لشکر مین ایک شخص کو اپنے بجاے اپنے ہمراہیون سے مقرر کر آئے - اور نبی صلعم کے پاس کو سب سے آگے ہی چلدیئے - اور مکہ مین آپ سے جاملے - اوس شخص نے جسے علی لشکر پر مقرر کر گئے تہے لشکر پر توجہ کی اور وہ کپڑا جو حضرت علی کے ساتہہ تہا اوس سے لشکر کے ہر ایک شخص کو ایک ایک حلہ بناکر پہنادیا جب لشکر مکہ کے قریب پہونچا تو علی اون لوگون سے ملنے کو نکلے اور جب اونہون نے وہ حلے دیکہے تو اون کے بدن پر سے اوتار ڈالے - اِس کی لشکر والون نے رسول اللہ سے شکایت کی - اِس واسطے رسول اللہ نے خطبہ کیا اور فرمایا کہ لوگو علی کی شکایت نہ کرو - وہ اللہ کے کامون مین بہت سخت ہین

رسول اللہ کا حجۃ الوداع

۱۸۳ رسول اللہ کا حج کو جانا اور ایک خطبہ کرنا اور جاہلیت کے رسوم کو منسوخ فرمانا اور قتل و زنا کی حرمت اور نسی سے منع کرنا اور مناسک حج مخلوق کو سکہانا -

رسول اللہ صلعم اِس حج کے واسطے ۲۵ - ذی قعدہ کو نکلے اور چلتے وقت لوگون سے کہدیا کہ حج کو جاتے ہین - جب آپ مقام

سرف مین آئے تو لوگون کو حکم دیا کہ حج کے احرام سے حلال ہو جائین اور اوسے عمرہ کا
احرام کرلین صرف وہی لوگ حج کا احرام باندہے رہین جن کے پاس ہدی ہے - رسول اللہ
صلعم کے پاس اور اور چند آدمیون کے پاس ہدی تہی -

اسی مین حضرت علی آپ سے آکر ملے جو احرام باندہے ہوئے تہے - نبی صلعم نے
اون سے فرمایا - کہ تم بہی اسیطرح حلال ہو جاؤ جس طرح کہ تمہارے ہمراہی حلال ہو گئے ہین
یعنی حج کا احرام کہول ڈالو - علی نے کہا کہ مین نے احرام باندہتے وقت وہ ہی نیت
کی ہے جو رسول اللہ نے نیت کی ہے - اس لئے وہ ویسے ہی اپنا احرام باندہے رہے

پہر رسول اللہ نے اپنی طرف سے اور نیز حضرت علی کی طرف سے قربانی کی -
اور لوگون کے ساتہہ حج ادا کیا اور مناسک حج اونکو دکہائے اور حج کے طریق اونکو سکہائے
اور ایک خطبہ کیا جس مین آپ نے وہ باتین بیان فرمائین جو مشہور ہین - چونکہ وہان آدمی
کثرت سے تہے اس لئے جو کچہہ آپ بیان فرماتے اوسے ربیعہ بن امیہ بن خلف
دور کے لوگون کو سناتے جاتے تہے - آپ نے پہلے تو اللہ تعالی کی حمد و ثنا کی -
اور پہر فرمایا لوگو میری بات سنو - شاید مین اس سال کے بعد اس موقف پر تم کو پہر کبہی نہ
ملون گا - اے لوگو تمہارے خون اور تمہارے اموال تم مین سے ایک دوسرے
کے لئے ایسے ہی حرام ہین جیسے کہ آج کا یہ روز حرام ہے (یعنی کسی کا کسی کو تم مین سے
مار ڈالنا یا کسی کا کسی کے مال کو لے لینا تمہارے لئے حرام ہے) اور جو سود کسی کا کسی
پر چاہئے ہے وہ باطل ہے کوئی دعوی اوس کا نہ کرے - صرف تم اپنے اصل المال
لے لو - اور عباس بن عبد المطلب کا سود جو کسی پر چاہئے ہے وہ کل معاف ہے -
اور جاہلیت مین جو کسی نے کسی کا خون کیا ہے وہ معاف ہے - اوس کا قصاص

نہ لیا جاوے گا - اور سب سے اوّل ربیعہ بن الحارث بن عبد المطلب کا خون مین خود معاف
کرتا ہون - جو بنی لیث مین دودہ پیتا اور پرورش پاتا تہا اور اوسے ہذیل نے قتل کر دیا
تہا اے لوگو شیطان اِس سے مایوس ہو گیا کہ تمہاری سرزمین مین کبہی اوسکی پرستش
کیجائے - ہان البتہ اور باتون مین لوگ اوسکی اطاعت کرین گے - وہ اِس سے راضی
ہے کہ تم اپنے اعمال کو حقیر اور ذلیل سمجہتے ہو لوگو نسی زیادۃ فی الکفر ہے (یعنی تم ذی الحجہ
محرم صفر اور رجب کے ماہ ہاے حرام کو جنمین اہل عرب مین لڑائی حرام تہی فراموش کر دیتے
اور اپنے جوش کے وقت اون مین لڑائی لڑنا مباح کر لیتے ہو اور اونکے بجاے دوسرے
مہینے حرام قرار دے لیتے ہو یہ بہت بُرا ہے گویا کفر مین ایک اور نئی شاخ پیدا کر لینا ہے
اسے چہوڑ دو - اب زمانہ جو نسی کے سبب سے بدل گیا اور کہین کے مہینے کہین چلے
گئے تہے وہ) زمانہ گہومتے گہومتے وہین اور اوسی ہیئت پر آگیا ہے جس طرح کہ اللہ تعالےٰ
نے اوسے اوس روز پیدا کیا تہا جس روز کہ آسمان زمین اوس نے بنائے تہے - اللہ تعالےٰ
کے نزدیک مہینون کی تعداد بارہ ہے لوگو تم اپنی عورتون کے ساتہہ بہلائی سے پیش آؤ -
یہ خطبہ بہت بڑا ہے -

پہر جب آپ عرفہ مین جا کر ٹہیرے تو اوس پہاڑ کی نسبت جس پر آپ اوس وقت
تہے فرمایا - کہ یہ موقف ہے اور تمام عرفہ موقف ہے - اور ایسے ہی مزدلفہ مین فرمایا کہ یہ
موقف ہے اور کل مزدلفہ موقف ہے - اور جب منیٰ پر قربانی کی - تو فرمایا کہ یہ منحر اور قربان گاہ
ہے اور تمام مِنیٰ منحر ہے -

پہر رسول اللہ صلعم نے حج تمام کیا - اِس حج کو حجۃ الوداع کہتے ہین - کیونکہ رسول اللہ
صلعم نے اِس کے بعد پہر حج نہین کیا - یہ آپ کا حج وداعی تہا - اور حجۃ البلاغ بہی اوسکو

کہتے ہین اس لئے کہ رسول اللہ نے لوگون کو جو مناسک حج تہے وہ انہین بتائے۔ اور حج کے طریق سب سکہا دیئے۔ اور جو احکام تہے اوس کی تبلیغ کر دی۔

رسول اللہ صلعم کے غزوات اور سرایا کی تعداد

۱۸۴ رسول اللہ کے غزوات اور سرایا اور بعوث کی تعداد اور نام۔

رسول اللہ صلعم نے بہ نفس نفیس جو آخری غزوہ کیا ہے وہ غزوہ تبوک تہا۔ اور آپ نے جس قدر غزوے خود کیئے ہین اور جن مین خود آپ موجود رہے ہین اونکی تعداد اونیس[۱۹] ہے واقدی رحمہ اللہ کہتے ہین کہ اہل عراق نے جو زید بن ارقم سے روایت کی ہے وہ ایسی ہی ہے۔ لیکن یہ خطا ہے۔ کیونکہ زید بن ارقم عبد اللہ بن رواحہ کے ساتھہ غزوہ موتہ مین اونکے اونٹ کے پیچہے بیٹہا ہوا تہا۔ رسول اللہ صلعم کے ساتہہ بجز تین چار غزوات کے اور کبہی نہین گیا۔ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلعم نے سب چہبیس[۲۶] غزوہ کئے ہین اور بعض کا قول ہے کہ ستائیس[۲۷] غزوہ کئے ہین۔ جو لوگ ان غزوات کی تعداد چہبیس[۲۶] بتاتے ہین وہ غزوہ خیبر اور وادی القری کو ایک غزوہ کہتے ہین۔ کیونکہ آپ خیبر سے اپنے مقام پر واپس تشریف نہین لائے تہے اور جو لوگ کہ اونہین ستائیس[۲۷] کہتے ہین وہ خیبر کے غزوہ کو جدا اور وادی القری کے غزوہ کو جدا سمجہتے ہین۔

سب سے اول غزوہ آپ کا غزوہ[۱] ودان ہے جسے غزوہ الابواہی کہتے ہین پہر رضوی کی طرف غزوہ[۲] بواط ہوا ہے پہر غزوۃ العشیرہ[۳] ہے۔ پہر بدر الاولی[۴] کا غزوہ ہے جس مین آپ کرز بن جابر کے پیچہے نکلے تہے پہر بدر[۵] کا دوسرا غزوہ ہے جس مین آپ نے قریش کو قتل کیا تہا۔ پہر غزوہ بنی[۶] سلیم پہر غزوۃ السویق[۷] ہے۔ پہر اسی طرح غزوہ

غطفان سے ہے جسے غزوہ ذی امر بھی کہتے ہین - پہر غزوہ بحران[9] حجاز مین غزوہ[10] احد غزوہ[11] حمراء الاسد غزوہ[12] بنی النضیر غزوہ[13] ذات الرقاع غزوہ[14] بدر الآخرہ غزوہ[15] دومۃ الجندل غزوہ[16] خندق غزوہ[17] بنی قریظہ غزوہ[18] بنی لحیان من ہذیل غزوہ[19] ذی قرد غزوہ[20] بنی المصطلق غزوہ حدیبیہ[21] غزوہ[22] خیبر غزوہ[23] عمرۃ القضا غزوہ[24] فتح مکہ غزوہ[25] حنین غزوۃ الطائف اور سب سے آخر مین غزوہ[27] تبوک ہے -

ان مین لڑائی صرف نو غزوات مین ہوئی ہے اور اونکے نام یہ ہین - بدر[1] - احد[2] - خندق[3] - قریظہ[4] - مصطلق[5] - خیبر[6] - فتح مکہ[7] - حنین[8] - طائف[9] -

اور آپ کے سرایا مین اختلاف ہے - بعض لوگ کہتے ہین کہ آپ کے سب سریہ اور بعوث پینتیس ۳۵ ہوئے ہین اور بعض کہتے ہین کہ اون کی تعداد اڑتالیس ہے -

۱۸۵ جریر اور باذان کا اسلام اور صنم ذی الخلصہ کا گرایا جانا -

اسی سنہ کے ماہ رمضان مین جریر بن عبداللہ البجلی بھی آپ پاس مسلمان ہوکر آیا - اور اوسے رسول اللہ نے ذی الخلصہ کو بھیجا - جس نے وہان جاکر اوسے گرا دیا یہ بتخانہ سنگ سپید کا تبالہ مین تہا (جو یمن کا ایک شہر ہے) اور یہ ذی الخلصہ قبیلہ بجیلہ اور خثعم اور ازد السراۃ کا ایک صنم تہا - جس وقت رسول اللہ پاس خبر آئی کہ وہ ڈہا دیا گیا تو آپ نے اللہ تعالے کا شکریہ ادا کیا - اور جناب باری مین سجدہ کیا - اسی سنہ مین باذان حاکم یمن بھی یمن مین مسلمان ہوگیا - اور رسول اللہ صلعم کو اپنے اسلام کی خبر بہیجی -

رسول اللہ کے حج اور عمرون کی تعداد

۱۸۶ رسول اللہ کے حج اور عمرہ اور اونمین اختلاف

جابر کہتے ہین کہ رسول اللہ صلعم نے دو حج کئے

ہین - ایک حج تو ہجرت سے قبل کیا تہا اور ایک حج ہجرت کے بعد کیا تہا جس کے ساتہ
عمرہ بہی کیا تہا - اور حضرت عمر نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلعم نے تین عمرے کئے
ہین - اور بی بی عائشہ کہتی ہین کہ چار عمرے آپ نے کئے تہے - اسی طرح حضرت ابن عمر
سے بہی روایت ہے -

رسول اللہ صلعم کا حلیہ مبارک اور آپ کے اسماے مقدس اور خاتم نبوت

۸۷ احلیہ شریف اور اسما اور القاب اور بالون کی سپیدی اور خضاب -

حضرت علی نے رسول اللہ صلعم کا حلیہ مبارک بیان کیا ہے وہ کہتے ہین کہ آپ نہ تو بلند بالا
تہے اور نہ پست قامت - اوسط درجہ کا قد تہا - سر اور ریش مبارک کے بال گنجان
دونون ہاتہ کے پنجہ اور قدم شثن یعنی بہاری اور پر گوشت کر اودیس یعنی شانہ آپ کے
بہاری چہرہ کا رنگ سرخی مائل طویل المسربہ یعنی سینہ کے اوپر سے ناف تک
بال لنبے لنبے رفتار مین دبدبۂ شاہی و بزرگی منودار مین نے ایسا متناسب الاعضا نہ
آپ سے پہلے کسی کو دیکہا نہ آپ سے بعد ویسا کسی کو پایا - آنکہین ادعج یعنی سیاہ
بال آپ کے سبط یعنی لنبے لٹکتے ہوئے نہ گہونگروالے رخسارہ صاف اور سڈول سر کے
بال کان کی لو تک گردن ایسی منور جیسی نقرہ صراحی - جب کسی طرف التفات کرتے
تو پورا پورا التفات کرتے - چہرہ پر عرق کے قطرے صفائی اور خوشبو سے دُرِ آبدار کی طرح
نظر آتے دونون شانون کے درمیان خاتم نبوت تہی - یعنی کچہہ گوشت اُبہرا ہوا تہا

جس کے گرد بال تھے -

آپ کے نام اور لقب بھی کئی ہی ہین - چنانچہ آپ نے اپنے اسمار شریف کی نسبت خود فرمایا ہے میرا نام محمد ہے اور احمد بھی ہے اور مجھے کہتے ہین مقتفی (یعنی پیچھے آنیوالا تمام انبیا کے) اور حاشر کہ آپ کے قدمون پر قیامت کے دن اللہ تعالی مخلوق کو قبرون سے اُٹھاوے گا - اور بنی الرحمۃ (کیونکہ آپ رحمۃ للعالمین تھے) اور بنی التوبہ اور بنی المُلحمہ (یعنی آپ کی نبوت تالیف الناس اور اصلاح امت کے لیے ہوئی تھی) اور عاقب یعنی خاتم الانبیا اور ماحی کہ اللہ تعالی نے آپ کی ذات پاک کی وجہ سے آثار کفر وضلالت کو دنیا سے محو کردیا -

اور آپ کی بالون کی اور اون کی سپیدی کی نسبت بھی کئی روایتین آئی ہین چنانچہ انس رضی اللہ عنہ کہتے ہین - کہ اللہ تعالی نے آپ کو بڑہاپے کے ضعف سے اپنے امن مین رکہا تہا - مگر بعض نے بیان کیا ہے کہ آپ کے محاسن مبارک مین آگے کی طرف بیس بال سپید تھے - اور آپ خضاب نہین کرتے تھے - جابر بن سمرہ کہتے ہین - کہ آپ کے فرق مبارک پر کچھ بال سپید تھے - جب تیل لگاتے تو بالون مین خوب تیل ملتے تھے - ام سلمہ کہتی ہین کہ مین نے آپ کے سر مین سے منہدی اور وسمہ لگائے ہوے بال نکالے تھے - ابورمثہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلعم خضاب کیا کرتے تھے اور آپ کے بال شانون یا کندہون تک لٹکے چلے جاتے تھے - بی بی ام ہانی کہتی ہین کہ آپ کی چار کاکلین تھین

رسول اللہ صلعم کی شجاعت وجود

۱۸۸ رسول اللہ کی بے انتہا شجاعت وسخاوت۔

انس رضی اللہ عنہ کہتے ہین۔ کہ رسول اللہ صلعم تمام آدمیون سے زیادہ شجاع اور تمام بنی آدم سے زیادہ سخی اور سب سے بڑہکر احسان کرنے والے تھے۔ ایک مرتبہ مدینہ مین کچھ گڑبڑی مچی۔ آپ فوراً گھوڑے پر ننگی پیٹھ سوار ہوئے اور اُدھر کو جہان بلڑ تہا تشریف لے گئے۔ لوگ بھی آپ کے پیچھے پیچھے روانہ ہوے۔ اوس وقت آپ کہتے جاتے تھے لوگو ڈرو مت۔ ڈرو مت۔ حضرت علی کہتے ہین کہ جب کبھی بہت خوف ہوتا تو ہم سب رسول اللہ صلعم کو اپنی پناہ کے لئے ڈہونڈ ہتے تھے۔ حضرت علی سا دلاور وشجاع آدمی ایسا کہے تو رسول اللہ کی شجاعت کی شہادت اوس سے بخوبی ظاہر ہے۔ کیونکہ اوپر اون کے غزوات مین بیان ہوچکا ہے۔ کہ شجاعت مین آپ کس درجہ پر تھے۔ کوئی دلاور اون کی شجاعت کو نہین پہونچتا ہے۔

رسول اللہ صلعم کے ازواج او کنیزون اور اولاد کی تعداد

۱۹۹ رسول اللہ صلعم کی بیبیون کی تعداد اور بی بی خدیجہ سے نکاح۔

ابن الکلبی نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلعم نے پندرہ عورتون سے نکاح کیا۔ مگر خلوت صرف تیرہ سے ہی کی تھی۔ اور ایک وقت مین کبھی گیارہ سے زیادہ نہ ہوئین۔ اور جب آپ نے وفات پائی تو نو اون مین سے زندہ تھین۔

سب سے اوّل آپ نے بی بی خدیجہ بنت خویلد سے نکاح کیا تھا۔ جو بیوہ

تہین۔ اور پیشتر عتیق بن عائذ بن عبد اللہ بن عمرو بن مخزوم کے نکاح مین تہین۔
جب وہ مرگیا تو ابوہالہ بن زرارہ بن نباش بن عدی التمیمی نے اون سے نکاح کرلیا
اور اوس سے ایک بیٹا ان کے پیٹ سے ہند بن ابی ہالہ پیدا ہوا پہر جب ابوہالہ بہی مرگیا
تو اون سے رسول اللہ صلعم نے نکاح کرلیا۔ اور اونکے بطن اطہر سے رسول اللہ صلعم کے
آٹہہ بچے پیدا ہوئے جنکے اسماے گرامی یہ ہین۔ قاسم طیب طاہر عبد اللہ
زینب رقیہ ام کلثوم فاطمہ۔ ان مین سے اولاد ذکور تو آپ کے سب ایام طفولیت
مین ہی مرگئے البتہ لڑکیان بالغ ہوئین اور اون کے نکاح بہی ہوئے اور اون سے
اولاد بہی پیدا ہوئی۔

بی بی خدیجہ کے ایام حیات مین رسول اللہ صلعم نے کسی دوسری عورت سے نکاح
نہین کیا۔ اون کی وفات ہجرت سے تین سال قبل ہوئی تہی۔ اور رسول اللہ صلعم کی اولاد
ابراہیم کے سواے اور کسی بی بی کے پیٹ سے پیدا نہ ہوئی۔

۱۹۰ رسول اللہ کا نکاح بی بی سودہ اور بی بی عائشہ سے۔

جب بی بی خدیجہ کا انتقال ہوگیا تو اون کے بعد
آپ نے سودہ بنت زمعہ سے اور بعض کہتے ہین
کہ بی بی عائشہ سے نکاح کیا ہے جس وقت عائشہ سے نکاح کیا ہے تو اوس وقت وہ نہایت خردسال صرف چہہ برس کی
تہین۔ بی بی سودہ البتہ ثیبہ تہین اور آپ سے پیشتر سکران بن عمرو بن عبد شمس کے نکاح
مین تہین جو سہیل بن عمرو کا بہائی تہا۔ اور مہاجرین حبش سے تہا۔ لیکن وہان جاکر نصرانی
ہوگیا اور مرگیا۔ اوس سے بعد رسول اللہ نے اوس سے نکاح کرلیا۔ آپ نے مکہ ہی
مین نکاح کیا اور خولہ بنت حکیم زوجہ عثمان بن مظعون نے آپ کی اوس سے منگنی کرائی
اور مکہ مین آپ نے بی بی سودہ سے خلوت کی۔ اور اونہین آپ سے اون کے باپ

زمعہ بن قیس نے بیاہ دیا تھا - جس وقت آپ سے سودہ کا نکاح ہوا ہے تو اوس وقت
اِن کا بہائی عبد بن زمعہ مکہ مین نہ تہا - جب وہ مکہ مین آیا تو اوسے بڑا رنج ہوا - اور اِس غصّہ
مین اوس نے اپنے سر پر خاک اُڑائی - لیکن جب وہ مسلمان ہوگیا تو کہنے لگا کہ مین بڑا ہی
نادان و سفیہ ہون جو مین نے یہ نالائق حرکت کی - اور اپنے کئے سے نہایت ہی
شرمندہ ہوا -

رہین بی بی عائشہؓ تو اون سے آپ نے مدینہ مین آکر خلوت کی تہی - اِس وقت وہ
نو سال کی ہوگئی تہین - جس وقت رسول اللہ صلعم نے وفات پائی ہے تو بی بی عائشہ اوس وقت
اٹھارہ برس کی تہین - اور آپ کے بعد زندہ رہین اور ۵۸ھ ہجری مین وفات پائی -
عائشہ کے سوا آپ کی بیبیون مین اور کوئی کنواری عورت نہ تہی - جس سے آپ نے
نکاح کیا ہو - یہی ایک کنواری تہین -

۱۹۱ رسول اللہ کا نکاح بی بی حفصہ و ام سلمہ و زینب بنت خزیمہ و جویریہ سے -

پہر بی بی عائشہ کے بعد رسول اللہ نے بی بی حفصہؓ بنت عمر بن الخطاب سے نکاح کیا جو پہلے
خنیس بن حذافہ السہمی کے نکاح مین تہین - خنیس صحابہ بدری مین سے تہے -
اور بنی سہم مین سے اون کے سوا اور کوئی بدر کی لڑائی مین شریک نہین ہوا تہا - بی بی
حفصہ کے پیٹ سے رسول اللہ کے کوئی اولاد نہین ہوئی - اور اون کا انتقال مدینہ
مین حضرت عثمان کی خلافت مین ہوا -

پہر آپ نے اونکے نکاح کے بعد بی بی ام سلمہؓ بنت ابی امیہ زاد الراکب المخزومیہ
سے نکاح کیا یہ بہی پہلے ایک شخص ابو سلمہ بن عبد الاسد المخزومی کے نکاح مین تہین
جو بدر کی لڑائی مین شریک تہے اور جنگ اُحد مین اونکے ایک زخم لگا تہا جس سے وہ مر گئے تہے

اونکے بعد رسول اللہ نے جنگ احزاب سے قبل ہی ام سلمہ سے نکاح کر لیا تھا۔ ان کا انتقال سنہ ۵۹ھ مین ہوا ہے۔ لیکن ایک روایت یہ بھی ہے کہ حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے قتل کے بعد ان کی وفات ہوئی ہے۔

پھر بی بی ام سلمہ کے بعد آپ نے بی بی زینب بنت خزیمہ سے نکاح کیا۔ جو بنی عامر بن صعصعہ سے تھین اور جنھین ام المساکین بھی کہتے تھے۔ یہ اور بی بی خدیجہ دونون رسول اللہ صلعم کے ایام حیات مین ہی انتقال کر گئی تھین۔ ان دو کے سوا آپ کی سب بیبیان آپ کے بعد زندہ رہی تھین۔ بی بی زینب پہلے طفیل بن الحارث بن المطلب کے نکاح مین تھین۔

ان کے بعد مریسیع کے سال مین جویریہ بنت الحارث بن ابی ضرار الخزاعیہ سے آپ نے نکاح کیا جو بنی المصطلق سے تھین اور پہلے مسافع بن صفوان المصطلقی کے نکاح مین تھین۔ ان سے بھی آپ کے کوئی اولاد نہین ہوئی۔

۲۹۵ رسول اللہ کا نکاح بی بی ام حبیبہ اور زینب بنت جحش سے۔

پھر آپ نے بی بی ام حبیبہ بنت ابی سفیان بن حرب سے نکاح کیا۔ جو پہلے عبید اللہ بن جحش کے نکاح مین تھین۔ یہ عبید اللہ مسلمان تھا اور حبش کو ہجرت کر گیا تھا مگر وہان جا کر نصرانی ہو گیا اور وہین مر گیا۔ اس پر رسول اللہ نے نجاشی کے پاس آدمی بھیجا۔ اور ام حبیبہ کے لئے اوس سے درخواست کی۔ اور اوس سے نکاح کر لیا۔ جب نکاح ہوا ہے تو ام حبیبہ حبش مین ہی تھین۔ اور خالد بن سعید بن العاص نے ام حبیبہ کو آپ کے نکاح مین دیا تھا۔ لیکن بعض یہ کہتے ہین آپ نے عثمان بن عفان سے اون کو مانگا تھا۔ اور اونھون نے ہی ام حبیبہ کو آپ کے نکاح مین دیا تھا۔ اور اونھون نے نہی نجاشی کے پاس سے اون کو

منگایا تہا - نجاشی نے چارسو دینار اونہین آپ کی طرف سے مہر مین دئے اور اونہین رسول اللہ پاس بہیجدیا - یہ اپنے بہائی حضرت معاویہ کے ایام خلافت مین مری ہین - ان سے رسول اللہ کے کوئی اولاد نہین ہوئی -

پہر آپ نے زینب بنت جحش سے نکاح کیا جو زید بن حارثہ مولای رسول اللہ کے پہلے نکاح مین تہین آپ کے پیٹ سے بہی آپ کے کوئی اولاد نہین ہوئی - ان کا بیاہ رسول اللہ سے اللہ تعالی نے کیا تہا اور اوس کے واسطے جبریل کو بہیجا تہا - اس سے بی بی زینب رسول اللہ صلعم کی تمام بیبیون پر فخر کیا کرتی تہین اور کہتی تہین کہ مین ولی اور وکیل کے لحاظ سے اون سب مین اکرم ہون - یہ بی بی آپ کی وفات کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت مین آپ کی اور سب بیبیون سے پہلے مری ہین -

۱۹۴ رسول اللہ کا نکاح صفیہ اور میمونہ سے پہر واقعہ خیبر کے سال بی بی صفیہ بنت حیی بن اخطب سے آپ نے نکاح کیا جو پہلے سلام بن مشکم کے نکاح مین تہین - جب وہ مر گیا تو اون سے کنانہ بن الربیع بن ابی الحقیق نے نکاح کر لیا تہا - یہ رسول اللہ کے پاس گرفتار ہو کر آیا - اور محمد بن مسلمہ نے نبی صلعم کے حکم سے اوسے قتل کر دیا - پہر نبی صلعم نے اونہین آزاد کر دیا - اور سنہ ہجری مین اون سے نکاح کر لیا - یہ سنہ ۳۶ ہجری مین مری ہین

پہر آپ نے میمونہ بنت الحارث الہلالیہ سے نکاح کیا - جو پہلے مسعود بن عمرو بن عمیر الثقفی کے نکاح مین تہین - اون سے بہی کچہ اولاد نہین ہوئی - پہر اوس کے بعد ابو رہم بن عبد العزی نے نکاح کر لیا - اوس کے بعد اون سے رسول اللہ صلعم نے نکاح کیا - میمونہ ابن عباس اور خالد بن الولید کی خالہ تہین اور رسول اللہ نے اون سے سرف کے مقام پہ عمرۃ القضا مین نکاح کیا تہا -

۱۹۴ رسول اللہ کی وہ عورتین جنہین آپنے علیحدہ کردیا یا اون سے خلوت کی۔

پہر آپ نے بنی کلاب کی ایک عورت سے نکاح کیا جس کا نام شاہ بنت رفاعہ اور بعض کے قول کے بموجب سنی بنت اسما بن الصلت یا بنت الصلت بن حبیب تہا یہ عورت قبل اس سے کہ آپ خلوت کرین مرگئی۔

پہر آپ نے شبنا بنت عمرو الغفاریہ یا کنانیہ سے نکاح کیا۔ اسی مین قبل خلوت کے ابراہیم ابن رسول اللہ کا انتقال ہوگیا۔ تو وہ کہنے لگی کہ اگر آپ اللہ کے رسول ہوتے تو آپ کا بیٹا نہ مرتا اس لئے آپ نے اوسے طلاق دیدی۔

پہر آپ نے عربہ بنت جابر الکلابیہ سے نکاح کیا۔ جسکی ابو اسید (بضم الہمزہ) الساعدی نے آپ سے منگنی کرائی تہی۔ جب وہ نبی صلعم کے پاس آئی تو آپ سے اوس نے اللہ کی پناہ مانگی۔ اس واسطے آپ نے اوسے جدا کردیا۔

پہر آپ نے اسما بنت النعمان بن الاسود بن شراحیل الکندی سے نکاح کیا۔ جب آپ خلوت کے لئے تشریف لے گئے تو دیکہا کہ اوسکے جسم پر سپید داغ ہین۔ اس واسطے آپ نے اوس سے متعہ کرلیا۔ اور پہر اوسے اوسکے گہر والون کے پاس واپس کردیا۔ بعض نے یہ بہی بیان کیا ہے کہ اوس نے بہی آپ سے اللہ کی پناہ مانگی تہی۔ اس لئے آپ نے اوسے واپس کردیا تہا۔

اور عالیہ بنت ظبیان سے بہی نکاح کیا اور مجامعت کی تہی۔ مگر بعد اوس کے اوسے الگ کردیا۔

اور قتیلہ بنت قیس سے بہی جو اشعث کی بہن تہی نکاح کیا تہا۔ مگر خلوت سے پیشتر ہی آپ کا انتقال ہوگیا۔ اس کے بعد یہ عورت مرتد ہوگئی۔

اور فاطمہ بنت سرع سے بہی نکاح کیا تہا (مگر غالباً رسول اللہ نے اِس سے خلوت نہین کی)
ابن الکلبی نے بیان کیا ہے کہ یہی عربہ شریک کی مان ہے اور کہا ہے کہ لوگ
بیان کرتے ہین کہ رسول اللہ نے خولہ بنت ہذیل بن ہبیرہ سے اور لیلی بنت الخطیم
الانصاریہ سے بہی نکاح کیا تہا - اِس لیلی نے خود نکاح کی خواہش کی تہی آپ نے اوس
سے نکاح کرلیا - لیکن جب اِس نے جاکر اپنی قوم کے آدمیون سے اِس کا ذکر کیا تو
اونہون نے اوس سے کہا - کہ تو تو بڑی غیرت والی ہے - اور رسول اللہ کی اور عورتین
بہی ہین تو جا اور اپنا نکاح فسخ کرالے - اِس لیئے وہ آئی اور فسخ نکاح کی درخواست کی -
آپ نے اوسے منظور کرلیا اور اوسے جدا کردیا -

۱۹۵ وہ عورتین کہ جن سے آپ کی صرف منگنی ہوئی اور نکاح نہ ہوا -

اور بہی چند عورتین تہین جن سے رسول اللہ کی منگنی
ہوئی مگر نکاح نہین ہوا - اونمین [illegible] تو
ام ہانی بنت ابی طالب ہے کہ اوس سے آپ نے منگنی کی مگر نکاح نہین کیا [illegible]
صناعہ بنت عامر ہے جو بنی قشیر سے تہی - تیسری صفیہ بنت [illegible] اور
العنبری کی بہن تہی - چوتہی ام حبیبہ بنت عباس ہے جو آپ کے چچا تہے جب آپ
کو یہ معلوم ہوا کہ عباس آپ کے رضاعی بہائی ہین تو آپ نے ام حبیبہ سے نکاح
نہین کیا - پانچوین جمرہ بنت الحارث بن ابی حارثہ ہے کہ اوس سے آپ نے
منگنی کی تہی - لیکن اوس کے باپ نے بہانہ کیا کہ اوس کی لڑکی بیمار ہے - حالانکہ
بیمار نہ تہی لیکن جب لوٹ کر گیا تو دیکہتا کیا ہے کہ اوس کے بدن پر برص کے داغ ہین

۱۹۶ رسول اللہ کی کنیزین

رسول اللہ کی کنیزون مین سے ایک تو بی بی ماریہ بنت
شمعون قبطیہ ہین جن کے بطن اطہر سے ابراہیم بن رسول اللہ پیدا ہوئے تہے -

دوسری بی بی ریحانہ بنت زید قرظیہ ہین جنہین بعض نے بنی نضیر مین سے بہی بتایا ہے۔

رسول اللہ صلعم کے موالی

۱۹۷ رسول اللہ کے موالی زید اسامہ ثوبان شقران ابورافع۔

(رسول اللہ صلعم کا کوئی غلام نہ تہا۔ آپ کے جس قدر غلام تہے اونہین آپ نے آزاد کردیا تہا۔ آزاد غلام کو مولی کہتے ہین) ان موالی مین سے ایک تو زید بن حارثہ اور دوسرے اونکے بیٹے اسامہ بن زید تہے۔ تیسرے ثوبان تہے جن کی کنیت ابوعبداللہ تہی۔ اور جو اصل مین سراۃ کے رہنے والے تہے۔ مگر رسول اللہ کی وفات کے بعد حمص مین سکونت اختیار کرلی تہی۔ یہ سنہ ۵۴ ہجری مین مرے ہین۔ لیکن بعض نے یہ بہی بیان کیا ہے۔ کہ وہ رملہ مین رہنے لگے تہے۔ اون کی اولاد باقی نہین رہی۔

چوتہے شقران ہین جنہین بعض نے حبشی اور بعض نے فارسی بیان کیا ہے۔ ان کا نام صالح تہا۔ کہتے ہین کہ یہ رسول اللہ صلعم کو اپنے باپ سے ورثہ مین ملے تہے بعض نے کہا ہے کہ وہ عبدالرحمن بن عوف کے غلام تہے اونہون نے نبی صلعم کو اونہین دیدیا تہا۔ اِن کی اولاد بہی باقی رہی تہی۔

پانچوین ابورافع تہے جن کا نام ابراہیم اور ایک روایت مین ہے کہ اسلم تہا۔ کہتے ہین کہ یہ عباس کے غلام تہے اور اونہون نے نبی صلعم کو اونہین دیدیا تہا۔ انہین بہی نبی صلعم نے آزاد کردیا تہا۔ بعض کہتے ہین کہ یہ پہلے ابواحیحہ بن سعید بن العاص کے غلام تہے احیحہ نے ابورافع کے تین بیٹون کو آزاد کردیا تہا۔ جو اون کے حصّہ مین تہے۔ اور اونہین لیکر بدر

کی لڑائی مین شریک ہوے تھے - حالانکہ وہ تینون کافر تھے - وہ لوگ اوس لڑائی مین مارے گئے - اور خالد بن سعید نے اپنا حصہ جو ابو رافع مین تہا رسول اللہ صلعم کو دیدیا تہا - رسول اللہ نے اونہین اور اونکے بیٹے کو بہی جن کا نام رافع تہا آزاد کردیا - رافع کا بہائی عبید اللہ بن ابی رافع حضرت علی بن ابی طالب کا کاتب تہا -

۱۹۸ رسول اللہ کے موالی سلمان سفینہ ابو کبشہ -

چھٹے سلمان فارسی تھے جن کی کنیت ابو عبد اللہ تھی اور اصفہان والون مین سے تھے - مگر بعض لوگ اونہین رامہرمز کا بتاتے ہین - کسی کلب کے شخص نے اونہین پکڑ لیا تہا - اور کسی یہودی کے ہاتھ وادی القری مین بیچ دیا تہا - اِس یہودی نے اون سے مکاتبت کرلی (مکاتبت کہتے ہین - کہ غلام اپنے مالک کو کچھہ دیکر آزاد ہوجائے) نبی صلعم نے سلمان کی مکاتبت مین اعانت کی جس سے وہ آزاد ہو گئے -

ساتوین سفینہ ام سلمہ کے غلام تھے - جنہین اونہون نے آزاد کردیا تہا - مگر یہ شرط کردی تہی کہ رسول اللہ کی خدمت کیا کرین - کہتے ہین کہ اِن کا نام مہران یا ریاح تہا - اور یہ بہی کہتے ہین کہ وہ فارس کے عجمیون کی نسل سے تھے - اونکے بیٹے کی کنیت ابو مسرح تہی - اور یہ سراة کے مولدین سے تھے - اور رسول اللہ کے ساتھہ اذان بہی دیا کرتے تھے - اور بدر اور احد وغیرہ کی تمام لڑائیون مین شریک رہے تھے - اور بعض نے اونہین اہل فارس سے بہی بتایا ہے -

آٹھوین ابو کبشہ تھے جن کا نام سلیم تہا - کہتے ہین کہ یہ مکہ کے موالی مین سے تھے اور بعض کا قول ہے کہ ارض دوس کے مولدین مین سے تھے - رسول اللہ صلعم نے اونہین مول لیکر آزاد کردیا تہا - یہ بدر وغیرہ کے کل مشاہد مین موجود رہے تھے - اِن کا انتقال

اوس روز ہوا ہے جس روز حضرت عمر بن الخطاب سنہ ۱۳ ہجری مین خلافت کی کرسی پر جلوہ افروز ہوے ہین۔

۱۹۹ رسول اللہ کے موالی رویفع رباح الاسود فضالہ مدعم ابوضمیرہ یسار مہران ابوبکرہ اور ایک خصی۔

نوین رویفع ابومویہبہ تہے جو مزینہ کے مولدین سے تہے انہین بہی رسول اللہ نے مول لیکر آزاد کردیا تہا۔

دسوین رباح الاسود تہے۔ جو رسول اللہ صلعم کے موذن تہے۔

گیارہوین فضالہ تہے جو شام مین رہنے لگے تہے۔

بارہوین مدعم تہے جو وادی القری مین قتل ہوے تہے۔

تیرہوین ابوضمیرہ تہے۔ کہتے ہین کہ یہ فارس والون مین گشتاسب بادشاہ کی نسل سے تہے۔ رسول اللہ صلعم کو کسین کسی لڑائی مین ہاتہہ پڑ گئے تہے۔ آپنے اونہین بہی حسب دستور آزاد کردیا تہا۔ یہی ابوحسین کے دادا ہین۔

چودہوین یسار یونانی الاصل تہے۔ یہ کسی غزوہ مین آپ کے ہاتہہ آ گئے تہے۔ اور انہین بہی آپ نے آزاد کردیا تہا۔ انہین کو عرنیون نے اوسوقت مار ڈالا تہا۔ جب کہ اونہون نے آکر رسول اللہ کے شیردار اونٹ لوٹے تہے۔

پندرہوین آپ کے مولا مہران تہے۔ انہون نے نبی صلعم سے حدیثین بہی بیان کی ہین۔

ایک خصی بہی رسول اللہ کے پاس تہا جس کا نام مابور تہا۔ اور اوسے مقوقس نے آپ کو ہدیہ مین بی بی ماریہ اور شیرین کے ساتہہ دیا تہا۔ کہتے ہین کہ اسی کے ساتہہ بی بی ماریہ کو لوگون نے مطعون کیا تہا اس واسطے رسول اللہ نے حضرت علیؑ کو بہیجا۔ کہ اوسے قتل

کردین۔ مگر اونہین معلوم ہوا کہ وہ خصی ہے اِس لیئے چھوڑ دیا۔

جس وقت رسول اللہ نے طائف پر محاصرہ ڈالا تہا تو اوسوقت محصورین کے پاس سے چار غلام نکلکر رسول اللہ پاس چلے آئے تہے۔ آپ نے اونہین بہی آزاد کردیا تہا ایک کا نام اون مین سے ابوبکرہ تہا۔

رسول اللہ صلعم کے کاتب

۲۰۰ رسول اللہ کے کاتب عثمان علے معاویہ وغیرہ۔

ذکر کرتے ہین کہ کبہی تو رسول اللہ کی تحریرات حضرت عثمان بن عفان لکہا کرتے اور کبہی حضرت علی لکہا کرتے تہے۔ اور کبہی کبہی خالد بن سعید اور ابان بن سعید اور علا بن الحضرمی بہی لکہتے تہے اول اول آپ کی تحریرات اُبَیّ بن کعب نے لکہی ہین۔ اور زید بن ثابت نے بہی آپ کی تحریرات کا کام کیا ہے۔ عبداللہ بن سعد بن ابی سرح بہی آپ کے نوشتہ لکہا کرتا تہا۔ لیکن یہ مرتد ہو کر پہر فتح مکہ کے وقت مسلمان ہوگیا۔ حضرت معاویہ بن ابی سفیان اور حنظلہ الاُسَیِّدی نے بہی آپ کی تحریرین لکہی ہین۔ اُسَیّد بضم الہمزہ و تشدید الیا ہے۔ محدث اسی طرح بیان کرتے ہین۔ اور یہ نسبت اُسَیّد بن عمرو بن تمیم کی طرف ہے۔

رسول اللہ صلعم کے گہوڑونکے نام

۲۰۱ رسول اللہ کے گہوڑے اور اون کے نام وغیرہ۔

کہتے ہین۔ کہ رسول اللہ صلعم نے جو سب سے اَوّل گہوڑا لیا ہے وہ وہ گہوڑا تہا جو آپ نے فزارہ کے ایک اعرابی سے مدینہ مین دس اوقیہ کو لیا تہا اور اوس کا نام سکب (تیز گام)

رکہا تہا - گویا کہ وہ آب رواں کی طرح بہتا تہا - اور سب سے اوّل اس پر سوار ہو کر غزوۂ اُحد کو گئے تہے -

پہر ابو بردہ بن ابی نیار کا گہوڑا آپ نے لیا جس کا نام ملاوح (بلند) تہا - ایک اور آپ کا گہوڑا مرتجز (رجز پڑہنے والا) نام تہا - اس کا یہ نام اِس گہوڑے کی خوش آوازی کے سبب سے رکہا تہا - اور اسے خزیمہ بن ثابت لائے تہے جو بنی مرہ مین سے رسول اللہ کے ایک صحابی تہے -

رسول اللہ کے تین گہوڑے لزاز ظرب اور لحیف بہی تہے - لزاز تو مقوقس نے رسول اللہ کو ہدیہ مین بہیجا تہا - اُسے لزاز (پشتیوان در) اِس وجہ سے کہتے تہے کہ وہ بدن کا بڑا مضبوط تہا - اور ظرب آپ کو فروہ بن عمرو الجذامی نے دیا تہا - ظرب چہوٹی پہاڑی کو کہتے ہین - اِس کی توانائی کے سبب سے اوس کا یہ نام رکہدیا تہا - اور لحیف آپ کو ربیعہ بن ابی البرا نے نذر کیا تہا - اس گہوڑے کی دم بڑی لمبی تہی - اسی لئے اوسے لحیف (یعنی لحاف والا) کہتے تہے - گویا وہ اپنی دم سے زمین کو چہپا لیتا تہا -

اور نیز آپ کا ایک گہوڑا ورد (گلگون) بہی تہا - جو تمیم الداری نے آپ کو دیا تہا - نبی صلعم نے اسے حضرت عمر بن الخطاب کو دیدیا تہا - اور بعض لوگ کہتے ہین کہ آپ کے پاس ایک گہوڑا الیعسوب نام بہی تہا (یعسوب شہد کی ملکہ مکہی کو کہتے ہین) چونکہ یعسوب رئیس ہوتی ہے اور یہ بہی رسول اللہ کے سب گہوڑونمین بہتر تہا اسواسطے اسے یعسوب کہنے لگے تہے -

رسول اللہ کے خچر اور گدہے اور اونٹ

رسول اللہ کے ایک خچر کا نام دُلدُل (خار پشت)	۲۰۲ رسول اللہ کے خچر گدہے اونٹ اور اونکے نام

تھا اہل اسلام مین سب سے پہلا خچر یہی ہوا ہے - اسی مقوقس نے رسول اللہ کو ہدیہ مین بھیجا تھا اور اوسکے ساتھ ایک گدہا بھی تھا جس کا نام عفیر (خاکستری) تھا عُفَیر مصغر مرخم اعفر کا ہے اعفر ایسے سپید کو کہتے ہین جس کی سپیدی خالص نہ ہو - یہ خچری حضرت معاویہ کے زمانہ تک موجود تھی اور ایک خچری آپ کے پاس اور تھی جو فردۃ بن عمرو نے آپ کو دی تھی - اِس کا نام فضہ (چاندی) تھا رسول اللہ نے یہ خچری حضرت ابوبکر کو دیدی تھی - ایک گدہا بھی رسول اللہ پاس تھا جسے یعفور (خاکی) کہتے تھے - یہ لفظ بھی اسی طرح بنا ہے جیسے اخضر سے یخضور ہے - یہ رسول اللہ کے حجۃ الوداع سے واپسی کے وقت مرگیا تھا - (مگر بعض لوگون نے لکھا ہے کہ یہ رسول اللہ کی وفات کے بعد رنج کے سبب سے ایک کنوے مین گرکر مرا تھا)-

اب آپ کے اونٹون کا حال سنیئے - آپ کے پاس ایک اونٹنی تھی جس کا نام قصوا (کن کٹی) تھا یہ وہی اونٹنی تھی جسے رسول اللہ نے حضرت ابوبکر سے چارسو درہم مین مول لیا تھا - اور اسی پر سوار ہوکر مدینہ کو ہجرت کی تھی - یہ بنی الحریش کے اونٹون کی نسل سے تھی - اور آپ کے پاس مدت تک رہی تھی - اِسی کو غضبا اور جدعا (کن کٹی) بھی کہتے تھے - ابن المسیب نے بیان کیا ہے کہ اوس کا ایک طرف کا کان کٹا ہوا تھا - لیکن بعض نے کہا ہے کہ نہین اوس کا کان کٹا ہوا نہ تھا -

آپ کے لقاح (یعنی شیردار) اونٹ بیس تھے - اور غابہ مین (یعنی جھاڑی مین) چرا کرتے تھے - انہین کو غارت گرون نے آکر لوٹا تھا - اِن کا دودہ ہر روز رسول اللہ کے گھر کو آیا کرتا تھا - اور ان مین سے اچھے اچھے اونٹون کے یہ نام تھے - حِنَّار (مندی

کے رنگ کی) سَمراء (گندم گون) عرِیس (دولہا) سعدیہ بنوم یہ لفظ بغام سے ہے جسکے معنی اونٹ کی نرم آواز کے ہین (یعنی نرم آواز والی اونٹنی) یسیرہ (مطیعہ) رَیّار (سیراب مہرہ (جوان سانڈنی) شقراء (سرخ چتنک دار)

رہے مسائح (یعنی وہ جانور جو ایام سرما مین دودہ دیا کرتے تھے) اون مین سے سات تو آپ پاس بکریان تہین جنکے نام تہے عَجرہ (دوہرے جسم کی) زمزم - سُقیا (جہڑی بَرَکہ (حوض) وَرِسَہ (سبک و شادمان) اَطلال (پیاریا ملکامینہ) اِطّراف (نئی چیز) اور سات بہیڑین تہین - اونہین ایمن ابن ام ایمن چرایا کرتا تہا -

رسول اللہ صلعم کے ہتیارون کے نام

۲۰۳ رسول اللہ کی تلوارین نیزہ زرہین ڈہالین ایک تلوار آپ کی ذوالفقار تہی جو آپ کو بدر کے روز غنیمت مین ملی تہی - پہلے یہ منبہ بن الحجاج کی اور بعض کہتے ہین کہ کسی اور کی تہی - اور قینقاع کی لوٹ مین سے تین تلوارین ملی تہین - ایک کا نام قلعی (یعنی مقام قلعہ کے بنی ہوئی) تہا اور ایک کو بَتّار (قطاع) اور ایک کو حتف (موت) کہتے تہے اور مِخذَم (تیغ بران) اور رسوب (تیز تلوار) یہی دو تلوارین آپ کے پاس تہین - اور آپ اپنے ہمراہ مدینہ کو دو تلوارین اور بہی لائے تہے - جن مین سے ایک کا نام عضب (شمشیر قاطع) تہا جو آپ کے پاس بدر کی لڑائی مین موجود تہی - اور آپ کے پاس تین رمح (نیزہ) اور تین قوسین بہی تہین - ایک قوس کا نام روحاء (اوتہلا پیالہ) دوسرے کا نام بیضا تہا اور تیسری کا جو نبع کے درخت کی لکڑی کی تہی صفرا تہا (صفرا اوس کمان کو کہتے ہین - جو نبع کے درخت کی لکڑی کی ہو) آپ کی ایک زرہ کا نام صعدیہ تہا - اور ایک

کا نام فضہ تہا جو آپ کو بنی قینقاع مین لوٹ مین ملی تہی - اور ایک اور زرہ بہی ذات الفضول
نام آپ کے پاس تہی - اِسے اور فضہ کو آپ اُحد کی لڑائی مین پہنے ہوے تہے -

آپ کے پاس ایک ڈہال تہی جس مین بکرے کے سر کی ایک تصویر بنی ہوئی تہی
رسول اللہ صلعم کو یہ دیکہکر اوس سے کراہیت ہوئی اِسی مین ایک روز صبح جو ہوئی تو وہ زرہ
خدا تعالی نے آپکے پاس سے ندارد کر دی -

سنہ ۱۱ ہجری

۲۰۴ رسول اللہ صلعم کا اسامہ کی امارت مین شام کو لشکر روانہ کرنے کا حکم -

اِسی سال کے محرم مہینے مین رسول اللہ نے کچہہ فوج شام کے ملک کو بہیجی - اور اوس کا
امیر اسامہ بن زید اپنے مولا کو کیا - اور اونہین حکم دیا کہ سوارون کو بلقا کی اور نیز دارم کی سرحد
تک لیجائین جو فلسطین کے علاقہ مین ہے -

اِس پر بعض منافقون نے ایک بحث نکالی کہ رسول اللہ نے بڑے بڑے مہاجرین
اور انصار پر ایک غلام کو امیر بنا دیا - رسول اللہ نے فرمایا - کہ تم لوگ جو اسامہ کی امارت کی نسبت
طعنہ کرتے ہو تو یہی نہین ہے بلکہ تم نے اِس سے پیشتر اوس کے باپ زید بن حارثہ
کی امارت کی نسبت بہی طعنہ کیا تہا - درحقیقت وہ امارت کے لائق ہے اور اوس کا
باپ بہی امارت کے لائق تہا -

پہر تمام اول مہاجرین اسامہ بن زید کے ساتہہ ہوئے جن مین حضرت ابو بکر اور عمر بہی
داخل تہے - یہ لشکر ابہی اچہی طرح تیار ہو کر چلنے نہین پایا تہا اور لوگ اسی کی گفت و
شنید مین ہی تہے کہ اِسی مین رسول اللہ صلعم کا وہ مرض شروع ہوا کہ جس مین آپ نے

اِس جہان فانی سے رحلت فرمائی ہے

رسول اللہ کی بیماری اور وفات

۲۰۵ رسول اللہ کی بیماری اور عرب مین فسادون کا برپا ہونا اور اسامہ کی روانگی مین تاخیر

رسول اللہ صلعم کو یہ مرض ماہ صفر کے آخر مین شروع ہوا اسوقت آپ بی بی زینب بنت جحش کے مکان مین تھے آپ کا قاعدہ تہا کہ اپنی بیبیون مین سے ہر ایک بی بی کے مکان مین نوبت نبوبت تشریف لیجایا کرتے تھے جس وقت مرض کو شدت ہوئی تو آپ بی بی میمونہ کے مکان مین تشریف رکھتے تھے ۔ اِس وقت آپ نے اپنی بیبیون کو جمع کر کے اجازت چاہی کہ تیمارداری کے واسطے بی بی عائشہ کے حجرہ مین چلے جائین ۔ اور پہر اونکے حجرہ مین چلے گئے ۔

(اِس زمانہ مین جب رسول اللہ کی بیماری کی خبرین مشتہر ہوئین تو عرب کے سرکشون نے سر اٹھایا) اور یہ خبر آئی کہ یمن مین اسود العنسی نے اور یمامہ مین مسیلمہ نے اور بنی اسد مین طلیحہ نے سمیرا مین لشکر ڈالکر خروج کیا ہے جن کا ذکر انشاء اللہ آیندہ آتا ہے ۔

پہر اِس وجہ سے کہ رسول اللہ کی بیماری کو ترقی ہوگئی اور اسود العنسی اور مسیلمہ کی سرکشی کی خبرین متواتر آنے لگین حضرت اسامہ کی روانگی مین تاخیر ہوئی ۔

پہر نبی صلعم درد سر کے باعث سر کو باندہے ہوے باہر تشریف لائے اور فرمایا ۔ کہ مین نے خواب مین دیکہا ہے کہ میرے بازدون مین سونے کے دو کنگن ہین اور اونہین مین نے پہونکا ہے اور اوس سے وہ اڑ گئے ہین ۔ اِن کی تعبیر مین نے یہ

کی ہے کہ یہ دو کنگن کذاب یمامہ اور کذاب صنعا ہین (جو ایک پہونک مارنے سے اُڑجائینگے) اور اسامہ کے لشکر کو جانے کا حکم دیا۔

اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اون لوگون پر لعنت کرے جنہون نے اپنے انبیا کے قبور کو مساجد قرار دے لیا ہے۔

پہر اسامہ نکلے اور جرف کے مقام پر جاکر خیمہ ڈالے۔ مگر رسول اللہ کی گرانی بڑہتی گئی جس سے لوگون نے چلنے مین دیر لگائی۔ لیکن گو کہ رسول اللہ کی بیماری بڑی شدت سے ہوگئی تہی تاہم آپ نے اللہ تعالیٰ کے احکام مین تساہل نہ کیا۔ اور اسود العنسی کی تادیب کے واسطے انصار کے لوگون کو کہلا بہیجا۔ کہ اوسکی خبر لین۔ جس سے وہ رسول اللہ کے ایام حیات ہی مین وفات سے ایک روز قبل مارا گیا۔ پہر بہی رسول اللہ نے اپنے لوگون کو حکم بہیجا کہ جو لوگ وہان مرتد ہو گئے ہین اونکی تنبیہہ و تادیب کرین۔

۲۰۶ رسول اللہ کا گورستان بقیع کو جانا ابو موہیبہ رسول اللہ کے مولی نے بیان کیا ہی کہ رسول اللہ نے مجہے ایک شب کو بیدار کیا۔ اور فرمایا کہ مجہے گورستان بقیع والون کی مغفرت مانگنے کے واسطے حکم ہوا ہے اور آپ وہان کو تشریف لے چلے مین بہی آپ کے ساتہہ چلا۔ وہان آپ نے جاکر اون پر سلام کیا پہر فرمایا کہ جو نعمت خدا تعالیٰ نے تمکو دے رکہی ہے اور اون فتنون سے تمہین بچا رکہا ہے جو تاریکی شب کی طرح علی الاتصال مخلوق پر آتی رہتی ہین۔ یہ حالت تمہاری تمکو مبارک رہے پہر ابو موہیبہ کی طرف توجہ کرکے فرمایا کہ "مجہے اللہ تعالیٰ نے خزائن زمین کی کنجیان عطا فرمائین کہ یہان ہمیشہ رہو اور پہر جنت مین آنا اور فرمایا کہ چاہو تو تم یہ بات اختیار کرلو۔ اور چاہے میرے پاس چلے آؤ مین نے اپنے رب کے پاس جانا اختیار کیا۔ پہر آپ

سے نے بہت دیر تک اہل بقیع کے لئے استغفار کیا - اور آمرزش کی دعا مانگتے رہے -
پہر آپ وہان سے لوٹ آئے اور وہ مرض شروع ہوگیا جس سے آپ کی وفات ہوئی -

۲۰۷ رسول اللہ کا کہنا کہ جس کسی کا مجہہ پر حق ہو وہ لے لے اور اپنی موت کا اشارہ کرنا اور حضرت ابوبکر کا اوسے سمجہہ جانا -

بی بی عائشہ کہتی ہین کہ جب رسول اللہ گورستان بقیع سے لوٹ کر آئے - تو آپ میرے پاس ایسے وقت آئے کہ میرے سر مین درد ہو رہا تہا - اور مین کہہ رہی تہی وا راساہ (ہائے میرا سر) آپ نے فرمایا واللہ میرے سر کے درد سے مجہے کہنا چاہیئے وا راساہ - پہر کہا کیا اچہا ہوتا کہ تم مجہہ سے پہلے مر جاتین اور مین تمہاری تجہیز و تکفین کا انتظام کرتا اور کفن دیکر اور نماز پڑہکر تمکو دفن کر دیتا - عائشہ کہتی ہین مین نے کہا کہ جب آپ یہ سب کچہہ کر چکتے تو میرے مکان کو لوٹ کر آتے - اور کسی اور بی بی کو لیکر وہان خوشیان کرتے - اِس سے آپ مسکرا پڑے (یہ بیان بی بی کی ناز و نیاز کی باتین تہین) اِس وقت آپ کی بیماری انتہا کو پہونچ گئی تہی - اور آپ تیمارداری کے لئے میرے ہی مکان مین رہتے تہے - اِسی مین ایک روز آپ فضل بن عباس اور علی دو آدمیون کے سہارے سے باہر نکلے فضل کہتے ہین کہ مین آپ کو باہر لیکر آیا تو آپ منبر پر بیٹہے اور اللہ تعالیٰ کی حمد کی - اور پہر سب سے اوّل جو آپ نے کلام کیا وہ یہ تہا - کہ آپ نے اصحاب اُحد پر دعا کی - اور بہت دیر تک اِس مین مصروف رہے - اور اون کے لئے استغفار کرتے رہے -

پہر فرمایا - کہ اے لوگو اگر کسی کا کوئی حق مجہہ پر چاہیئے ہو تو وہ مجہہ سے لے لے - اگر مین نے کسی کی پشت پر کوڑا مارا ہو تو یہ میری پیٹہہ موجود ہے - چاہیئے کہ اوس کا عوض لے لے - اگر مین نے کسی کو گالی دی ہو اور عزت کو اوس کی نقصان پہونچایا ہو - تو میری عزت

سے جو چاہے وہ مجھہ سے معاو[illegible] مین موجود ہون - اگر مین نے کسی کا مال لیا ہو تو میرا مال موجود ہے مجھہ سے وہ لے لے - اور میری طرف سے اوسے کسی بات کا خوف کرنا نہ چاہیئے - کہ مین اوس سے بغض و عداوت کرون گا - کیونکہ یہ میری شان سے بعید ہے - یاد رکھو میرے نزدیک میرا وہی بڑہکر دوست ہے کہ جس کسی کا مجھہ پر کچھہ حق ہو اور وہ مجھہ سے لے لے - یا مجھے حلال کر دے یعنی معاف کر دے - کہ مین اپنے پروردگار کے پاس بخوشی خاطر اور باطمینان تمام جاؤن - پھر آپ منبر پر سے اُتر آئے اور ظہر کی نماز پڑہی - پھر نماز کے بعد منبر پر گئے اور جو باتین پہلے کہی تہین وہ مکرر بیان کین - اس مین ایک شخص نے رسول اللہ سے تین درہم کا دعوی کیا (جنہین اوس نے بیان کیا کہ آپ نے ایک روز مجھہ سے کسی محتاج کو دلا دئے تھے) رسول اللہ نے اوسے درہم دلا دئے - پھر آپ نے فرمایا لوگو جس کسی کے پاس دوسرے کی کوئی شے ہو تو اوسے چاہیئے کہ وہ اوسے دیدے - اور یہ نہ کہے کہ اس دنیا مین مجھے نضیحت ہوگی کیونکہ دنیا کی فضیحت عقبیٰ کی فضیحت سے بدرجہا خفیف ہے - پھر اصحاب اُحد پر دعا کی اور اونکے لئے استغفار کرتے رہے -

پھر آپ نے فرمایا - کہ خدا کا ایک بندہ ہے - اوسے اللہ تعالیٰ نے اختیار دیا - کہ چاہے [illegible] دنیا لے لے اور چاہے وہ وہ چیز لے لے جو خدا تعالیٰ کے پاس ہے اس پر اوس بندہ نے وہ چیز لے لی جو خدا تعالیٰ کے پاس ہے (یہ سنکر حضرت ابو بکر [illegible] سمجھہ گئے - کہ بندہ حضرت رسول مقبول ہین - اور اونہون نے آخرت کو اختیار کر لیا - [illegible] ہم سے بہت جلد جدا ہو جائینگے اور اسی واسطے) ابو بکر نے رو کر عرض [illegible] ہماری جانین اور ہمارے ماں باپ آپ پر سے قربان ہون

(یعنی آپ ہمکو اس قدر جلد چ... کے بچانے کے واسطے یہ
ضرور ہو کہ ہم اپنی جانین اور اپ... بان کردین تو ہم موجود ہین - مگر اور صحابہ اس
رمز کو نہ سمجھے تہے اور کہنے لگے تہے - کہ دیکہو رسول خدا کیا کہہ رہے ہین - اور یہ
بوڑہے آدمی یعنی حضرت ابو بکر جن کو چاہیئے تہا کہ کوئی عقل کی بات کہتے کیا کہہ رہے
ہین - مگر آخر کو معلوم ہوا - کہ حضرت ابو بکر نے جو آپ کے بیان کا مطلب سمجہا تہا
وہ ہی صحیح تہا - اور اسی واسطے) رسول اللہ نے فرمایا کہ مسجد مین بجز ابو بکر کے اور کسی کا
دروازہ نہ رہے کیونکہ مین جانتا ہون کہ صحابہ مین میرے نزدیک کوئی اون سے بہتر و
افضل نہین ہے - اگر مین چاہتا کہ کسی کو اپنا خلیل بناؤن تو مین ابو بکر کو ہی اپنا خلیل
بناتا - مگر اسلام کی اخوت کافی ہے اور یہ فضیلت اور درجہ اونکو مل چکا ہے -

۲۰۸ رسول اللہ کا اپنی موت کی خبر پہلے سے دینا اور تجہیز و تکفین کے طریق بتانا -

ابن مسعود کہتے ہین کہ ہمارے نبی اور ہمارے
حبیب نے اپنے انتقال کی خبر ہم کو ایک مہینا
پیشتر بتا دی تہی - جب زمانۂ فراق قریب آیا تو آپ نے ہم سب کو بی بی عائشہ کے
حجرہ مین جمع کیا - اور ہم کو دیکہا - اور خوب گہور کر آنکہون مین آنسو بہر لائے اور فرمایا
مرحبا بکم حیاکم اللہ رحمکم اللہ آواکم اللہ رفعکم اللہ وفقکم اللہ سلمکم
اللہ قبلکم اللہ مین تمہین اللہ سے تقوی اور خوف کرنے کی وصیت ک... ہین - اور
اوسے تم پر اپنا خلیفہ کر کے تمہین اوسکے حوالہ کرتا ہون - خدا کی طرف سے مین تمہارے
لئے نذیر و بشیر تہا - تم کو چاہیئے کہ اللہ کے بندون اور اوسکے ملک... کا سرکشی کا
کام نہ کرو - کیونکہ اوس نے میرے لئے اور تمہارے لئے کہد... آخرت کا
گہر ہم نے اون لوگون کے لئے بنایا ہے جو دنیا مین سرکشی او... نا

کتب خانہ جامعہ عثمانیہ